وما توفیقی الا با للہ علیہ تو کلت و الیہ ا نیب

تلاش رسول

عالم آ$ سے میں پوچھوں ☆ رسول میرا کہاں ہے

مصنف

سکندر احمد کمال

نگلہ پٹواری،. ولی روڈ، سول لائن، علیگڑھ

اO ب

دادی مرحومہ

اور

شروع سے آ ‍ - آنے والے جملہ

مسلمین کے ‍ م

*·م کتاب	تلاش رسول
مصنف	سکندر احمد کمال، قصبہ چا+ پور، محلّہ شاہ چندن، ضلع بجنور، یوپی (*+ ی)
مقیم حال	پٹواری کا نگلہ، آدم نگر، ولی روڈ، علی گڑھ (یوپی)
سن طبا (	۲۰۱۲ء
قیمت	۴۰ روپے
صفحات	۸۳
کمپیوٹر کمپوز :-	سیدٌ قر ; علی گڑھ (09897412312)
ملنے کا پتہ	سکندر احمد کمال، نگلہ پٹواری، آدم نگر، ولی روڈ، علی گڑھ
فون نمبر	۹۳۱۹۵۹۳۰۲۰ (09319593020)
د V تصانیف	(۱) قانون الٰہی یا K نی؟
	(۲) علم الفقہ فی القرآن
	(۳) ·موس رسولؐ
	(۴) منظّم مفہوم القرآن (اردو ہندی)
	(۵) صلوٰۃ الرسول یعنی صلوٰۃ فی القرآن
	(۶) اطیعواللہ واطیعوا الرسول
	(۷) کیا حسین خواب ہے یہ، 1 تعبیر؟
	(۸) ذکر O ء علیہم السلام

فہر ت مضامین

*بسمہ تعالیٰ

(Ü†Óô] äôç‰... o×Â o× ' Þ æ åù Ûvþ

(, Ãe ^Ú]

دیباچہ

ستارے ڈوبتے جاتے ہیں یوں تقو یمسلم کے۔۔۔۔۔۔۔۔کہ تہہ کرکے انہوں نے بھی کتاب آسماں رکھ دی

سورۃ نور (۲۴) آ $ ۵۵:۔ جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے ان سے اللہ کا وعدہ ہے کہ ان کو ملک کا حاکم بنا دے گا، جیسا ان سے پہلے لوگوں کو حاکم بنا یا تھا۔ اور ان کے دین کو جسے اس نے ان کے لئے پسند کیا ہے، مستحکم و پا ئیدار کرے گا، اور خوف کے بعد ان کو امن بخشے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے اور میرے ساتھ کسی کو شر یک نہ بنا N گے اور جو اس کے بعد کفر کرے گا تو ایسے لوگ بد کردار ہیں۔

حٰم السجدہ (۴۱) آ $ ۳۰:۔ جن لوگوں نے اقرار کیا کہ اللہ ہی ہمارا رب ہے پھر اپنے اقرار پر $ قدم رہے، ان پر فرشتے نازل ہوں گے (اور کہیں گے) کہ نہ خوف کرو اور نہ غم کرو اور اس A کی K رت سے خوش ہو جاؤ جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے۔

حٰم السجدہ (۴۱) آ $ ۳۱:۔ ہم د* کی زند گی میں تمہارے مددگار ہیں اور آ ت میں بھی، وہاں جس نعمت کا تمہارا دل چاہے گا وہ تمہارے لئے موجود ہوگی اور جو چیز تم طلب کرو گے وہ تمہارے سامنے پیش کی جائے گی۔

سورۃ آل عمران (۳) آ $ ۳۹:۔ تم نہ سستی کرو اور نہ غمگین ہو، تم ہی غا رہو گے، اگر تم ایمان دار یعنی مومن ہو۔

مذکورۃ با لا آیت میں اللہ کے کچھ وعدے ہیں اور اللہ کے وعدے پورے ہوتے ہیں۔ لیکن ایک شرط ہے، وہ یہ کہ اگر تم مومن ہو گے۔ ان وعدوں کو سن کر اللہ کے رسول ﷺ نے ان پر پورا عمل کیا اور جو ان کے ساتھ K ن ایمان لائے انہوں نے بھی پورا عمل کیا اور مومن بنے۔ جس کی شہادت قرآن دے رہا ہے کہ اللہ ان سے راضی ہوا، اور وہ اللہ سے راضی ہو گئے۔ تو اللہ نے بھی اپنا وعدہ پورا کیا۔ وہ یہ کہ بہت کم عرصہ میں بہت بڑے علاقے کا حاکم بنا یا اور بڑی بڑی سلطنتیں زیر ہو گئیں۔ اور # -- وہ مومن رہے اللہ کی مدد شامل

حال رہی۔ اللہ کا یہ وعدہ کوئی وقتی کسی خاص قوم کے ساتھ نہیں ہے، بلکہ جو بھی شرط کو پوری کرے گا، اس کے لئے یہ وعدہ ہر وقت ہر زمانے کے لئے ہے۔ جیسا کہ آیت میں ہے کہ ہم تم کو حاکم بنا دیں گے، جیسا پہلے لوگوں کو بنایا تھا، گویا ہر زمانے کے مومن کے لئے یہ بشارت ہے۔ لیکن دوسری خبر بھی ساتھ میں ہے یعنی اگر تم کفر کرو گے، تو تم پر ظالم حکمراں مسلط کر دیئے جائیں گے، اور تمہاری ساری عزت خاک میں مل جائے گی، ذلت و مسکنت طاری ہو جائے گی۔ جب تک وہ لوگ مومن رہے، اللہ کی مدد ان کے شامل حال رہی۔

مومن کون ہے؟

مومن اس وقت ہوتا ہے، جب قرآن والے نبی کے فرمان اور عمل پر یعنی نبیؐ کی سنت پر عمل کرے۔

اور نبیؐ کی سنت کیا ہے؟

وہ قرآن ہے۔ کیونکہ اصلی اور سچے نبیؐ نے قرآن پر عمل کیا۔ اگر وہ قرآن کے خلاف عمل کرتے یا بتاتے تو اللہ ان کی رگ گردن کاٹ دیتا (سورۃ الحاقہ)۔

اس لئے محمد ﷺ نے کسی بھی وقت قرآن کی مخالفت نہیں کی۔ قرآن پر عمل ہی سنت ہے۔ اس سنت پر عمل کرنے والا غالب رہنا چاہئے، وعدہ کے مطابق۔ لیکن آج مسلمان کہیں غالب نہیں، ہر جگہ مغلوب ہے۔ کیوں؟

اللہ کے وعدے کے مطابق اس کو غالب رہنا چاہئے لیکن نہیں، تو ثابت ہوا کہ آج کا مسلمان مومن نہیں ہے، کیونکہ اس نے یہ اقرار تو کر رکھا ہے کہ ہمارا رب اللہ ہے اور محمد ﷺ رسول۔ لیکن یہ اقرار صرف زبانی ہے، اس لئے یہ غالب نہیں۔ غالب ہونے کے لئے اس کو قرآن پر عمل کرنا پڑے گا، اس قرآن پر، جس کو محمدؐ نے اللہ سے لے کر دیا۔ جو اس کے اندر احکام درج ہیں، ان پر جوں کا توں عمل کرنا ہے۔ کسی فرضی شریعت پر عمل کرنے سے مومن نہیں ہوگا اور مغلوب ہو جائے گا۔ اللہ کہتا ہے کہ متحد رہو فرقے بن کے مشرک نہ ہو جاؤ۔

قرآن والے نبیؐ نے بھی یہی کہا کہ متحد رہنا، اختلاف نہ کرنا۔ اگر اختلاف کیا تو تمہاری ہوا اُکھڑ جائے گی۔

اور نبیؐ نے ہی اس لئے تھا کہا کہ جن لوگوں نے جو اختلاف کر رکھا ہے، اس کو اللہ کے حکم سے ختم کرے، اور نبیؐ نے آخری خطبہ میں بھی یہی کہا ہے کہ میرے بعد ایک دوسرے کو قتل کر کے کافر نہ ہو جانا، راوی کہتا ہے کہ ''اختلاف امت رحمت'' یہ جملہ تو قرآن کے خلاف ہے، اور عقل و فہم اس کو ماننے سے قاصر ہے۔ اللہ کہتا ہے کہ غیب اللہ کے علاوہ اور کوئی نہیں جانتا ہے، معجزے صرف اللہ کے اختیار میں رہے ہیں۔ اور دور محمدؐ میں

قرآن کے علاوہ کوئی اور معجزہ نہیں دیا۔ نبیؐ نے بھی یہی کہا۔ راوی کا فرمان ہے کہ نبیؐ غیب بھی جانتے تھے، معجزے بھی بہت دکھاتے تھے وغیرہ وغیرہ۔ تو کیا اللہ جھوٹا ہے؟ (نعوذ باللہ)۔

اس مغلوب قوم کو دیکھ کر ہی میرے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ کہیں مجھ سے میرا وہ نبی جس کو اللہ نے قرآن دے کر مبعوث کیا تھا گم تو نہیں ہو گیا، غور کرنے سے یہ بات سمجھ میں آئی کہ یقیناً اصلی نبی گم ہو گیا ہے، اس لئے ہی ہم مغلوب ہیں۔ یہ سوال اکیلے میرا ہی نہیں، اور بھی بہت حق کے متلاشی مسلمان ہیں جو حق کے لئے تڑپ رہے ہیں، لیکن کسی میں زبان کھولنے کی ہمت نہیں ہو رہی، جو بھی زبان کھولتا ہے اس کی خیر نہیں، میں بھی پریشان ہوں، لیکن بقول شاعر:-

کچھ سمجھ کر ہی ہوا ہوں موج دریا کا حریف
ورنہ میں بھی جانتا ہوں عافیت ساحل میں ہے

اس مغلوب قوم کو دیکھ کر حق کا متلاشی بے چین ہے، کسی روشنی کی تلاش میں اس ہرن کی طرح، جس کی ناف میں مشک ہوتی ہے، لیکن ہر جگہ بھٹک رہا ہے، مشک کی مہک کو وہ محسوس کرتا ہے، اس کو یہ علم نہیں ہوتا ہے کہ یہ مشک میرے ہی جسم میں ہے، اس کی تلاش میں وہ اِدھر اُدھر دوڑتا ہے، لیکن اس کو نہیں ملتی۔ اس تلاش میں وہ تھک کر چور ہو جاتا ہے تو آرام کرنے کے لئے وہ کہیں سہارا چاہتا ہے۔ اگر وہ بیٹھ جاتا ہے تو کھڑا نہیں ہو پاتا۔ اس لئے کسی سہارے پر ٹیک لگا کر کھڑے کھڑے آرام کرتا ہے آرام کرنے کے بعد پھر اپنی تلاش میں سرگرم عمل ہوتا ہے، اس کی یہ مشک بہت قیمتی ہوتی ہے، اس کو حاصل کرنے کے لئے چالاک آدمی ایک سہارا کھڑا کر دیتے ہیں، جب وہ آ کر اس ٹٹی (سہارے) پر ٹیک لگاتا ہے، تو فوراً وہ آدمی اس ٹٹی سے لگی لکڑی گرا دیتا ہے، تو وہ سہارا گر جاتا ہے اور وہ غزال بھی گر جاتا ہے، پھر وہ آدمی اس کی مشک بھی نکال لیتا ہے اور اس کا گوشت بھی استعمال کرتا ہے۔

اس طرح مسلمانوں کو بھی ایک مشک کی مہک آ رہی ہے جس کی تلاش کرتا ہے لیکن کچھ مفاد پرست اس کو اس تک نہیں آنے دیتے اور اس کو ایسا بہکا دیتے ہیں کہ پھر وہ اس مشک کی تلاش چھوڑ دیتا ہے اور آخر میں اس غزال کی طرح ختم ہو جاتا ہے۔ یہ مسلمان، جس مشک کی تلاش میں ہے وہ قرآن مجید ہے، جو ہر گھر میں رکھا ہوا ہے، لیکن اس روشن بصیرت کو اس سے دور کر دیا گیا ہے اور جس نے وہ مشک اللہ سے لے کر دی، وہ بھی گم ہو گیا، گم ہونے سے ہی ہم مغلوب ہو گئے ہیں اور مغلوب آدمی کی آخرت بھی خراب ہو جاتی ہے۔

اور بھی حالات تلاش رسول کی‌ٹ لیف کا L بنے ہیں، جن کو اس مختصر کتابچہ کی شکل میں پیش کر رہا ہوں۔امید ہے کہ حق کے متلاشی اس کو پڑھ کر صحیح راہ پر گامزن ہو جا N گے، اور مومن بن کر غا ہوں گے۔اس کتابچہ میں یہ لکھا H ہے کہ قرآن میں محمد ﷺ V کو کیا حکم دیا جا رہا ہے کہ آپ اس وحی کی پیروی کرو، تو انہوں نے پیروی کی۔اور ان لوگوں نے بھی پیروی کی جو ایمان لائے تھے۔بیشتر کتابوں میں لکھا ملتا ہے کہ رسول ﷺ V نے فلاں عمل کیا، اور فلاں بات کہی، # کہ وہ عمل قرآن کے خلاف ہیں۔اس کتابچہ میں * توں کو واضح کیا ہے، جن کو قار M صحیح محسوس کریں گے۔اللہ سے دعا ہے کہ ہم کو صحیح دین جس کو محمد ﷺ V نے اللہ سے لے کر دیا ہے، پر عمل کرنے والا بنا دے۔

تقبل۔

سکندر احمد کمال، نگلہ پٹواری

ولی روڈ، علیگڑھ

فون:-09319593020

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

چند ابتدائی آیات

اللہ نے اس کائنات میں نہ معلوم کتنی مخلوقات پیدا کیں، جنہیں Kl ن پوری طرح جا { بھی نہیں۔ اپنی مخلوقات کو بنانے کے بعد اس Kl ن کو بنایا، سے بعد اس لئے بنایا کہ یہ Kl ن بعد میں آنے والا ان پہلی مخلوقات سے کام لے گا۔اگر ان مخلوقات کو پہلے نہ پیدا کرتا تو Kl ن کو کچھ پریشانی ہوتی۔اس پریشانی سے بچانے کے لئے ہی مخلوقات کو پہلے بنایا اور کہا کہ ان سے کام لو۔اس کے بعد Kl ن سے کہا کہ اب تم آرام سے رہو، ہر طرح کا آرام اور غذا تمہارے لئے مہیا کر دی ہے، ان سے فائدہ اٹھاؤ، 1 اس شجر (یعنی لڑائی، جھگڑا، نافرمانی،) وفریب) کے پاس مت جانا، یہ برے کام ہیں، ان سے بچنا۔

1 آدمؑ سے بھول ہوگئی اور اس شجر کا مزہ چکھ لیا، تو اللہ نے اس آرام سے منتقل کر دیا اور کہا کہ اب تم یہ چیزیں اپنے آپ مہیا کرو، کیوں کہ آدمؑ میں کچھ عقل آ گئی تھی، جس کا اللہ کو انتظار تھا۔ساتھ میں ایک بات اور کہہ دی کہ # بھی میری طرف سے کوئی ہدایت آئے اس کی پیروی کرنا۔ جو اس ہدایت کی پیروی کرے گا، وہ دنیا اور آخرت میں آرام سے رہے اور جو اس ہدایت کی نافرمانی کرے گا وہ دونوں جگہ ذلت میں رہے گا۔اللہ کا فرمان بیان کر رہا ہے کہ Kl ن کو اللہ کی ہدایت کی ضرورت ہے ضرورت کے ساتھ ساتھ اس ہدایت کی پابندی بھی ضروری ہے۔ہدایت کی ضرورت اس وقت ہوتی ہے # Kl ن گمراہی کا شکار ہو جاتا ہے۔

گمراہی سے بچانے کے لئے جس ہدایت کی ضرورت ہے وہ ہدایت ہر Kl ن کو براہ راست نہیں دی جا سکتی تھی، بلکہ Kl ن تک پہنچانے کے لئے اللہ کسی رسول کے ذریعہ اس ہدایت کو پہنچاتا رہا ہے اپنے وعدے کے مطابق۔اس ہدایت کو Kl نوں تک پہنچانے والے اس دنیا میں بہت رسول آئے اور اس وقت تک آتے رہے # تک اس کی ضرورت تھی۔ضرورت پوری ہونے پر ہادی آنے بند ہو گئے۔آنے کیوں بند ہو گئے؟ اس سلسلے کی آخری کڑی حضرت محمدؐ ہیں۔ان کے آنے کے بعد نبی آنے بند ہو گئے، کیونکہ محمدؐ پر دین مکمل ہو گیا۔اور ہر علاقے میں اللہ نے اپنے پروگرام کے مطابق اپنے نبیوں کے ذریعہ اپنا پیغام پہنچا کر Kl نوں کا ذہن بنا دیا تھا۔اس لئے محمدؐ پر دین مکمل کر دیا۔اور نبی ارسال کرنے کا سلسلہ بند کر دیا۔

اللہ نے بشر رسول کے ساتھ اپنی کتاب بھی ارسال کی ایسے ہی خالی نبی کو مبعوث نہیں کیا، کتاب اس لئے کہ اللہ یہ چاہتا ہے کہ Kن ا ی ہی قانون کو ما 3 اور قرآن میں بھی درج ہے کہ جو قرآن میں ہے وہی پہلی کتابوں میں تھا۔ اور جو شریعت محمدؐ کی ہے وہی پہلے نبیوں کی شریعت تھی۔ ہر علاقہ اور ہرK نی* دی میں رسول ارسال کئے اور کی شریعت ای ہے۔ تصدیق کے لئے قرآنی *یت پیش ہیں:

سورۃ النحل (١٦) آ$ ٣٦:- اور حقیقت یہ ہے ہم نے ہر امت میں رسول ضرور مبعوث کیا* کہ کوئی قوم ہمارے قانون سے بے خبر نہ رہے اور نے یہی اعلان کیا کہ اللہ کی بندگی کرو اور بتوں کی پوجا سے بچو۔ اللہ کے قانون نے بعض قوموں کو (جنہوں نے چاہا) سیدھی راہ دکھا دی اور بعض ایسی تھیں جن پ ان کے بُرے اعمال کی وجہ سے گمراہی* $ ہوگئی۔ سو زمین میں چل پھر کر دیکھو، جھٹلانے والوں کا ا م کیسا ہوا۔

سورۃ النحل (١٦) آ$ ٦٣:- (اے رسول) میں اللہ، گواہ ہوں کہ میں نے تم سے پہلے کتنی ہی امتوں کی طرف رسول بھیجے، تو شیطان نے ان امتوں کے بُرے کردار ان کو آراستہ کر دکھا*ی، تو آج بھی وہی ان کا دو ہے اور ان کے لئے عذاب علیم ہے۔

سورۃ النحل (١٦) آ$ ١١٣:- ان کے* پ س انہی میں سے ای رسول*ی تو انہوں نے اس کو جھٹلا*ی، سو ان کو عذاب نے آ پکڑا، اور وہ ظالم تھے۔

سورۃ فاطر (٣٥) آ$ ٢٤:- ہم نے تم کو حق کے ساتھ خوش خبری سنانے والا، ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے اور بے شک جو بھی امتیں گذری ہیں، یقیناً ان میں متنبہ کرنے والا بھیجاH ہے۔

سورۃ فاطر (٣٥) آ$ ٢٥:- اور اَ وہ تمہاری تکذی$ کریں تو جو لوگ ان سے پہلے تھے وہ بھی جھٹلا چکے ہیں۔ ان کے* پ س ان کے رسولK * ں اور صحیفے اور روشن کتابیں لے کر آتے رہے ہیں۔

سورۃ شوریٰ (٤٢) آ$ ١٣:- اللہ نے تمہارے لئے دین کا وہی طر i مقرر کیا ہے جس کا اس نے نوحؑ کو حکم *ی تھا، اور (اے محمدؐ) یہ وہی دین ہے جس کی ہم نے تمہاری طرف وحی کی ہے اور یہی حکم اِ اہیمؑ، موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کو بھی *ی تھا کہ اسی دین کو قائم کرو اس میں کسی طرح کا تفرقہ نہ ڈالنا۔ اے محمدؐ جس دین کی طرف تم لوگوں کو بلا رہے ہو وہ مشرکوں کو دشوار اَ* ہے اور اللہ کا قانون جو چاہتا ہے اسے اپنا سیدھا رستہ دکھا دیتا ہے۔

سورۃK ء (٤) آ$ ١٦٣:- (اور اے محمدؐ) ہم نے تمہاری طرف اسی طرح وحی بھیجی ہے جس طرح نوحؑ اور اس کے بعد اور نبیوں کی طرف بھیجی تھی اور اِ اہیمؑ، اسماعیلؑ، اسحٰقؑ، یعقوبؑ اور اولاد

یعقوبؑ، عیسیٰؑ، ایوبؑ، یونسؑ، ہارونؑ اور سلیمانؑ کی طرف بھی ہم نے وحی بھیجی تھی اور داؤدؑ کو ہم نے زبور دی تھی۔

اللہ نے اپنے وعدے کے مطابق ہر امت میں رسول مبعوث کئے اور ہر امت کے لئے ای ہی شریعت ارسال کی اور حکم *ی کہ اس کے مطابق عمل کرو۔ اس ہدای$ پ عمل عوام کے لئے ہی ضروری نہیں ہے بلکہ ہر رسول کو بھی یہی حکم تھا کہ تم بھی اس* زل شدہ ہدای$ پ عمل کر* ، اس کے خلاف نہیں اور نہ اس کے خلاف اپنے قول سے بتا* ، اس کا ثبوت بھی قرآن سے پیش ہے۔

سورۃ بقرۃ (٢) آ$ ٩٩:- ہم نے تمہاری طرف ایسی *یت* زل کی ہیں جو صاف صاف حق کا اظہار کرنے والی ہیں، اور ان کی پیروی سے جو انکار کریں گے، یقیناً وہی کافر ہیں۔

سورۃ بقرۃ (٢) آ$ ٢٨٥:- رسول ایمان لا*ی اس چیز پ جو اس کی طرف اللہ کی جا$ سے اِ ی اور مومن بھی ایمان لائے، یہ اللہ اور اس کے فرشتوں پ اور اس کی کتابوں پ اور اس کے رسولوں پ ایمان لائے۔

سورۃ آل عمران (٣) آ$ ٧:- اے نبیؐ! وہی اللہ ہے جس نے یہ کتاب تم پ* زل کی۔ اس کتاب میں دو طرح کی *یت ہیں۔ ای ''محکمات'' جو کتاب کی اصلC ی د ہیں اور دوسری ''متشابہات''۔ جن کے دلوں میں کجی ہے، وہ فتنے کی تلاش میں ہمیشہ متشابہات کے پیچھے پڑے رہتے ہیں (اپنی کج فہمی کی وجہ سے) ان کو معنیٰ پہنانے کی کوشش کرتے رہتے ہیں، حالاè ان کا حقیقی مفہوم کوئی نہیں جا{ ،1 اللہ۔ اور وہ لوگ جو راسخ علم ر p ہیں، جا... ہیں۔ اور راسخ علم والے کہتے ہیں کہ ہمارا ان پ ایمان ہے، یہ ہمارے رب کی طرف سے ہی ہیں۔ اور سچ یہ ہے کہ کسی چیز سے صحیح سبق صرف دانش مند لوگ ہی حاصل کرتے ہیں۔

سورۃK ء (٤) آ$ ٢٦:- (مذکورہ* لاقوا 2 کی وضا # کے ذریعہ) اللہ ارادہ کر* ہے کہ وہ تم پ ان مومنین کے طر j واضح کرے، جو تم سے پہلے اَ ر چکے ہیں اور انہیں طر h ں کو بتائے۔ اور اس طرح وہ تم پ مہر* نی کرے۔ اور اللہ بہت جاننے والا، حکمت والا ہے۔

سورۃK ء (٤) آ$ ١٠٥:- یقیناً ہم نے تمہاری طرف حق کے ساتھ اپنی کتاب* زل فرمائی ہے* کہ تم اللہ کے* زل کئے ہوئے فرمان کے مطابق لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو اور خیا$ کرنے والے بے ایمانوں کی طرف سے بحث نہ کرو۔

سورۃ المائدہ (۹۵) آیت ۴۴:- بے شک ہم نے تورات نازل فرمائی جس میں ہدایت اور روشنی ہے، اسی کے
مطابق انبیاء جو فرمانبردار تھے، یہودیوں کو حکم دیتے رہے ہیں اور مشائخ اور علماء بھی۔ کیونکہ وہ اللہ کی کتاب
کے نگہبان مقرر کئے گئے تھے اور اس پر گواہ تھے۔ تو تم لوگوں سے مت ڈرنا اور مجھ ہی سے ڈرنا، اور میری آیت
کے بدلے تھوڑی سی قیمت نہ لو (جو دنیوی نفع ہے) اور جو اللہ کے نازل فرمائے ہوئے احکام کے مطابق حکم
نہ دیں، تو ایسے لوگ کافر ہیں۔

سورۃ المائدہ (۵) آیت ۴۵:- وہ ظالم ہیں۔

سورۃ المائدہ (۵) آیت ۴۷:- وہ فاسق ہیں۔

سورۃ المائدہ (۵) آیت ۴۸:- اور اے رسول! ہم نے تم پر سچی کتاب نازل کی ہے جو اپنے سے پہلی کتابوں کی
تصدیق کرتی ہے، جو حفاظت کے درمیان ہیں اور ان کی محافظ اور نگہبان ہے۔ لہٰذا اللہ کے نازل کئے ہوئے
کے مطابق ان کے درمیان فیصلہ کرو۔ جو سچائی تمہارے پاس آچکی ہے، اسے چھوڑ کر ان کی خواہشوں کی پیروی
نہ کرو، ہم نے تم میں سے ہر ایک کے لئے ایک ہی دستور مقرر کیا ہے۔

سورۃ المائدہ (۵) آیت ۶۷:- اے رسول! جو کچھ تمہارے رب کی طرف سے نازل کیا گیا ہے وہ لوگوں کو
پہنچا دو۔ اگر تم نے ایسا نہ کیا تو اس کی رسالت کا حق ادا نہ کیا۔ اللہ تم کو لوگوں کے شر سے بچانے والا ہے، یقین
رکھو کہ وہ کافروں کو کامیابی کی راہ ہرگز نہ دکھائے گا۔

سورۃ الانعام (۶) آیت ۱۹:- تم ان سے کہو، یعنی معلوم کرو کہ کونسی چیز بڑی یعنی اہم ہے شہادت کے لحاظ
سے؟ کہہ دو کہ اللہ گواہ ہے میرے اور تمہارے درمیان اور میری طرف یہ قرآن وحی کیا گیا ہے کہ اس کے
ذریعہ میں تمہیں اور جس شخص تک یہ پہنچ سکے، آگاہ کر دوں۔

سورۃ الانعام (۶) آیت ۳۵:- اور اگر ان کی روگردانی تم پر شاق گزرتی ہے تو اگر طاقت ہو تو زمین میں کوئی
سرنگ ڈھونڈ نکالو یا آسمان میں سیڑھی لگا لو، پھر ان کے پاس کوئی معجزہ لاؤ۔ اور اگر اللہ چاہتا تو سب کو ہدایت پر
جمع کر دیتا، پس تم ہرگز نادانوں میں نہ ہونا۔

سورۃ الانعام (۶) آیت ۴۸:- اور ہم جو رسول بھیجتے رہے ہیں، تو صرف خوشخبری سنانے اور ڈرانے کو۔ پھر جو
شخص ایمان لائے اور نیک عمل کرے تو ایسے لوگوں کو نہ کچھ خوف ہوگا اور نہ وہ غمزدہ ہوں گے۔

سورۃ الانعام (۶) آیت ۵۰:- کہہ دو کہ میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں، اور نہ میں

غیب ہی جانتا ہوں، اور نہ تم سے یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں، میں تو صرف اس حکم کی پیروی کرتا ہوں جو مجھ
پر اللہ کی طرف سے آتا ہے۔ کہہ دو کہ بھلا اندھا اور آنکھوں والا برابر ہو سکتا ہے؟ تو پھر غور کیوں نہیں کرتے۔

سورۃ الانعام (۶) آیت ۵۱:- (اے رسولؐ) قرآن کے ذریعہ سے ان لوگوں کو نصیحت کرو جو ڈرتے ہیں کہ
انہیں اپنے رب کے سامنے حاضر ہونا ہے۔ جہاں اس کے علاوہ نہ ان کا کوئی مددگار دوست ہوگا اور نہ شفاعت
کرنے والا۔ امید ہے کہ وہ لوگ متقی بن جائیں گے۔

سورۃ الانعام (۶) آیت ۱۰۶:- تمہارے رب کی طرف سے جو تم پر احکام نازل کئے جاتے ہیں، ان کی پیروی
کرو۔

سورۃ الانعام (۶) آیت ۱۵۳:- اور یہ کہ میرا سیدھا راستہ یہی ہے تو تم اسی پر چلنا اور دوسرے راستوں پر نہ
چلنا کہ اللہ کے راستے سے الگ ہو جاؤ گے۔ ان باتوں کا اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ تم پرہیزگار بنو۔

سورۃ الانعام (۶) آیت ۱۵۵:- اور یہ ایک کتاب ہے جسے ہم نے نازل کیا ہے، بابرکت ہے لہٰذا اس پر عمل کرو
اور اللہ کی نافرمانی سے بچو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

سورۃ الانعام (۶) آیت ۱۶۱:- کہہ دو! مجھے میرے رب نے سیدھا راستہ دکھا دیا ہے دین ابراہیم کا جو ایک اللہ ہی
کی طرف کے تھے، اور مشرکوں میں سے نہ تھے۔

سورۃ الاعراف (۷) آیت ۲:- یہ کتاب جو تم پر نازل ہوئی ہے اس سے تمہارے دل میں کوئی جھجک نہ ہو (یہ
نازل) اس لئے ہوئی ہے کہ تم اس کے ذریعہ سے (لوگوں کو) ڈر سناؤ اور یہ ایمان والوں کے لئے نصیحت
ہے۔

سورۃ الاعراف (۷) آیت ۳:- لوگو! جو کتاب تمہارے لئے تمہارے رب کے یہاں سے نازل ہوتی
ہے اس کی پیروی کرو اور اس کے سوا، اور رفیقوں کی پیروی نہ کرو۔ مگر تم کم ہی نصیحت قبول کرتے ہو۔

سورۃ الاعراف (۷) آیت ۲۰۳:- اور جب تم ان کے پاس کوئی آیت نہیں لاتے تو کہتے ہیں کہ تم نے کیوں
نہیں بنالی؟ کہہ دو میں تو اس حکم کی پیروی کرتا ہوں جو میرے رب کی طرف سے میرے پاس آتا
ہے۔ (قرآن) تمہارے رب کی جانب سے دانش و بصیرت اور مومنوں کے لئے ہدایت اور رحمت ہے۔

سورۃ یونس (۱۰) آیت ۱۵:- جب ان کے سامنے ہماری آیات پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو وہ لوگ جن کو (مرنے
کے بعد) ہمارے سامنے آنے کی امید نہیں (رسول سے) کہیں گے (چونکہ اس قرآن میں ہمارے بتوں کی

,, ائی ہے اس لئے) تم اس قرآن کے علاوہ کوئی اور قرآن لے آؤ (جس میں ہمارے بتوں کی ,, ائی نہ ہو) کہہ دینا کہ مجھ کو اختیار نہیں ہے کہ اسے اپنی طرف سے +ل دوں، میں تو اس حکم کا* پ بند ہوں جو مجھ پ وحی کیا جا* ہے۔ اگر میں اپنے رب کی* فرمانی کروں (اور اس قرآن کا ای- حرف بھی +ل دوں) تو مجھے ڈر لگتا ہے کہ کہیں مجھ پ عذاب کا بہت ڈ ا دن نہ آ جائے۔

سورۃ یونس (۱۰) آ$ ۱۰۹:- اور (اے رسولؐ) تمہیں وحی کے ذریعہ جو حکم ڈ* جا رہا ہے اس کی پیروی کرو اور (تکلیفوں کا) ہمت سے سامنا کرو یعنی صبر کرو۔ یہاں -- کہ اللہ (تمہارے اور کافروں کے درمیان) فیصلہ کرے اور وہی . سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔

سورۃ ھود (۱۱) آ$ ۱۲:- کافر لوگ کہیں گے کہ یہ کیسا نبی ہے کہ اس پ نہ کوئی ۱نہ ا* ا اور نہ اس کے ساتھ کوئی فرشتہ آ* ی۔ وہ اس امید پ یہ کہیں گے کہ تم تنگ ہو کر شا+ کچھ وحی میں سے چھوڑ دو* ی کچھ ڈ ھا دو، جیسا وہ کہتے ہیں۔ تنگ کرنے اور انکار کرنے سے وہ یہی امید لگائے بیٹھے ہیں (1تم ایسا نہیں کرو گے) تم تو صرف ڈرانے والے ہو۔ سو صبر کے ساتھ اپنا کام کئے جاؤ اور اللہ ہر چیز پ نگہبان ہے۔

سورۃ عنکبوت (۲۹) آ$ ۸۷:- اور ایسا کبھی نہ ہونے* پ ئے کہ اللہ کی آ* یت . # تم پ* زل ہوں تو کفار تم کو ان کی تبلیغ سے روک دیں۔ اپنے رب کے دین کی طرف دعوت دو اور مشرکوں میں ہرا* شامل نہ ہو*۔

سورۃ ا, اہیم (۱۴) آ$ ۱:- اے محمدؐ! یہ ای- (پ نور) کتاب ہے جو ہم نے تم پ* زل کی ہے (مقصد یہ ہے کہ) تم لوگوں کو ان کے رب کے حکم سے (کفر کی)* ریکیوں میں سے نکال کر (ایمان کی) روشنی میں لے آؤ (یعنی) ان کو غا . اور لائق اللہ کے راستے پ ` وَ۔

سورۃ النحل (۱۶) آ$ ۱۲۳:- پھر ہم نے تمہاری طرف وحی کی کہ دین ا, اہیمؑ کی پیروی اختیار کرو جو . سے ڈ کر ای- اللہ کے ہو رہے تھے اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھے۔

سورۃ النحل (۱۶) آ$ ۱۲۵:- اے نبیؐ! اپنے رب کے راستے کی طرف دعوت دو، حکمت اور عمدہ نصیحت کے ساتھ اور لوگوں سے* . ت ایسے طر j پ کرو جو بہترین ہو۔

سورۃ بنی اسرا L (۱۷) آ$ ۴۱:- اور ہم نے اس قرآن میں طرح طرح سے (اپنے احکام) بیان کئے ہیں* کہ لوگ (بآسانی) سمجھ سکیں لیکن ان پ اس کا کوئی ا* نہیں پ ڈ ا سوائے اس کے کہ ان کی Đت اور* ی دہ ,, ڈ ھ گئی۔

سورۃ الکہف (۱۸) آ$ ۲۸:- اور اپنے رب کی کتاب جو تمہارے* پ س وحی سے بھیجی جاتی ہے پ ڈ ھتے رہا کرو (پیروی کرتے رہا کرو) اسکی* . توں کو کوئی + لنے والا نہیں (اور اگر مشرکوں کے کہنے سے کسی نے اسکو + لنے کا ارادہ کیا تو) ہرا* اس کے سوا کہیں پناہ بھی نہیں* پ ئے گا۔

سورۃ الکہف (۱۸) آ$ ۵۶:- ہم نے رسولوں کو اسلئے بھیجا ہے کہ وہ K* رت دے دیں اور خبردار کر دیں (نیکوں اور + وں کو) لیکن جن لوگوں نے کفر کی راہ اختیار کی ہے وہ جھوٹی* . توں کا سہارا لے کر جھگڑا کرتے ہیں* کہ سچائی کو ڈ* . دیں انہوں نے ہماری آ* یت کو اور ان* . توں کو جن سے انہیں ڈ را* ی H ہے مذاق بنا لیا۔

سورۃ طٰہٰ (۲۰) آ$ ۲:- اے محمد ﷺ V ہم نے تم پ یہ قرآن اس لئے* زل نہیں کیا کہ مشقت (رنج و محنت) میں پ ڈ و۔

سورۃ طٰہٰ (۲۰) آ$ ۳:- (یہ تو اس لئے* زل ہوا ہے کہ) جس شخص کے دل میں اللہ کا خوف موجود ہو اس سے نصیحت حاصل کرے اور ڈرے۔

سورۃ النور (۲۴) آ$ ۴۵:- کہہ دو کہ اللہ کی فرما, داری کرو رسول کے ذریعہ اور رسول کی اطا ؤ کرو اللہ کے حکم کے مطابق۔ اگر منہ موڑو گے تو رسول پ وہ ہے جو انکا ذمہ ہے اور تم پ (اس چیز کا ادا کر*) ہے جو تمہارے ذمے ہے اگر تم ا ê فرمان پ چلو گے تو سیدھا راستہ* پ لو گے اور رسول کے ذمہ صاف صاف احکام الٰہی پہنچا دینا ہے۔

سورۃ مریم (۱۹) آ$ ۹۷:- (اے محمدؐ) ہم نے یہ قرآن تمہاری عربی* . ن میں آسان* زل کیا ہے* کہ تم اس سے پ ہیزگاروں کو خوش خبری پہنچا دو اور جھگڑا کرنے والوں کو ڈر سنا دو۔

سورۃ الفرقان (۲۵) آ$ ۵۲:- اور تم ان کافروں کی* . ت ہرا* نہ مانو اور اس قرآن کے ذریعہ پوری قوت سے انکا مقابلہ کرو۔

سورۃ القصص (۲۸) آ$ ۸۵:- بے شک جس نے تم پ قرآن فرض کیا ہے وہ تمہیں پھیر لے جائے گا جہاں تم جا* چاہتے ہو کامیابی کی جگہ پ ، تو تم کہہ دو کہ میرا رب خوب جا { ہے اسے جو ہدا$ * ی اور جو کھلی گمراہی میں ہے۔

سورۃ القصص (۲۸) آ$ ۸۶:- تمہیں تو کبھی اس کا خیال بھی نہ ا* را تھا کہ تمہاری طرف کتاب* زل فرمائی جائے گی لیکن یہ تمہارے رب کی مہر* . نی سے* زل ہوئی تو تم ہرا* کافروں کے مددگار نہ ہو*۔

سورۃ عنکبوت (۲۹) آیت ۴۵:-(اے محمد ﷺ!) تلاوت کرو (پیروی کرو) اس وحی کی جو تمہاری طرف الکتاب سے بھیجی گئی ہے اور نماز قائم کرو یقیناً صلوٰۃ (اللہ کا ذکر ہے) بے حیائی اور برے کاموں سے روکتی ہے اور یقیناً اللہ کا ذکر (نماز) بڑی چیز ہے، اللہ جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو۔

سورۃ لقمان (۱۳) آیت ۲۱:-اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ جو کتاب اللہ نے نازل کی ہے اسکی پیروی کرو تو کہتے ہیں کہ ہم تو اسکی پیروی کریں گے جس پر اپنے باپ دادا کو پایا۔ چاہے شیطان ان کو دوزخ کے عذاب کی طرف بلاتا ہو؟

سورۃ السجدہ (۳۲) آیت ۲:-اس میں کچھ شک نہیں کہ اس کتاب کو تمام جہان کے رب، یعنی مجھ اللہ کی طرف سے نازل کیا جا رہا ہے۔

سورۃ السجدہ (۳۲) آیت ۳:-کیا وہ لوگ یہ کہیں گے کہ رسول نے اس کو خود گھڑ لیا ہے (اس لئے وہ اس پر ایمان نہیں لا رہے۔ ایسا نہیں ہے) بلکہ یہ تمہارے پروردگار مجھ اللہ کی طرف سے حق ہے تاکہ تم ان لوگوں کو خبردار کر دو جن کے پاس تم سے پہلے (بہت عرصہ سے) کوئی خبردار کرنے والا نہیں آیا شاید وہ سیدہ راستہ پا لیں۔

سورۃ الاحزاب (۳۳) آیت ۲:-اور یہ بھی کہہ دو کہ جو کتاب تم کو تمہارے رب کی طرف سے وحی کی جاتی ہے، اسکی پیروی کرنا۔ بے شک اللہ تمہارے سب اعمال سے خبردار ہے۔

سورۃ سبا (۳۴) آیت ۲۸:-اور اے محمد ﷺ! ہم نے تمہیں جو بھیجا ہے تو یقیناً تمام لوگوں کے لئے خوش خبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔ لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔۔۔۔

سورۃ سبا آیت ۵۰:- کہہ دو کہ اگر میں بقول تمہارے گمراہ ہوں تو میری گمراہی کا نقصان مجھکو ہے جبکہ میں گمراہ نہیں ہوں اور اگر ہدایت پر ہوں (اور یقیناً ہدایت پر ہوں) تو یہ اس کا طفیل ہے جو میرا رب میری طرف وحی بھیجتا ہے۔ بے شک وہ سننے والا اور قریب ہے۔

سورۃ فاطر (۳۵) آیت ۲۳:- بے شک تم تو صرف ہدایت کرنے والے ہو۔

سورۃ فاطر (۳۵) آیت ۲۴:- ہم نے تم کو حق کے ساتھ خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے اور جو بھی امتیں گزری ہیں یقیناً ان میں متنبہ کرنے والا بھیجا گیا ہے۔

سورۃ الزمر (۳۹) آیت ۱:-اس کتاب کا نزول اللہ زبردست اور دانا کی طرف سے ہے۔

سورۃ الزمر (۳۹) آیت ۲:-(اے محمد ﷺ) ہم نے یہ کتاب تمہارے پاس سچائی کے ساتھ نازل کی ہے تو اللہ کی عبادت (یعنی) اسکی عبادت فرمانبرداری کو شرک سے خالص کر کے کرو۔

سورۃ الزمر (۳۹) آیت ۴۱:-(اے محمد ﷺ) ہم نے انسان کی (ہدایت) کے لئے تم پر یہ کتاب سچائی کے ساتھ نازل کی ہے تو جو کوئی اس سے ہدایت حاصل کرے گا اس کا فائدہ اسکو ہوگا اور جو کوئی (اس کتاب کو چھوڑ کر) گمراہ ہوگا تو اسکی گمراہی کا وبال اسی پر ہوگا تم ان کے ذمہ دار نہیں ہو۔

سورۃ الزمر (۳۹) آیت ۵۵:-اور اس سے پہلے کہ تم پر عذاب آ جائے اور تم کو خبر بھی نہ ہو اس نہایت اچھی کتاب کی جو تمہارے رب کی طرف سے تمہارے لئے نازل ہوئی ہے پیروی کرو۔

سورۃ الزمر (۳۹) آیت ۵۶:- کہ (اس وقت) کوئی متنفس کہنے لگے کہ اس کوتاہی پر افسوس ہے جو میں نے اللہ کے قانون کی پیروی کرنے میں کی اور میں تو ہنسی ہی کرتا رہا۔

سورۃ حٰم السجدہ (۴۱) آیت ۴۱:-جن لوگوں نے نصیحت (کتاب) کو نہ مانا جب وہ ان کے پاس آئی۔ اور یہ تو ایک عالی رتبہ کتاب ہے۔

سورۃ الشوریٰ (۴۲) آیت ۷:-اور اسی طرح تمہارے پاس قرآن عربی بھیجا ہے تاکہ تم اہل مکہ کو اور جو اس کے ارد گرد رہتے ہیں، ان کو رستہ دکھاؤ اور انہیں قیامت کے دن سے بھی ڈراؤ جس میں کچھ شک نہیں۔ اُس روز ایک فریق جنت میں ہوگا اور ایک فریق دوزخ میں۔

سورۃ الشوریٰ (۴۲) آیت ۱۵:-تو (اے محمدؐ) اسی دین کی طرف لوگوں کو بلاتے رہنا اور جیسا کہ تم کو حکم ہوا ہے اسی پر قائم رہنا اور ان کی خواہشوں کی پیروی نہ کرنا۔ اور کہہ دو کہ جو کتاب اللہ نے نازل کی ہے میں اس پر ایمان رکھتا ہوں اور مجھے حکم ہے کہ میں تم میں انصاف کروں۔ اللہ ہی ہمارا تمہارا رب ہے۔ ہم کو ہمارے اعمال کا بدلہ ملے گا اور تم کو تمہارے اعمال کا اور ہم میں اور تم میں کچھ بحث اور تکرار نہیں۔ اللہ ہم سب کو اکٹھا کرے گا اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

سورۃ الزخرف (۴۳) آیت ۴۳:-پس تمہاری طرف جو وحی کی جا رہی ہے اس کو مضبوط پکڑے رہو (یعنی قرآن پر عمل کرتے رہو) بے شک تم سیدھے رستہ پر ہو۔

سورۃ الجاثیہ (۵۴) آیت ۱۸:-ہم نے تم کو شریعت پر قائم کیا، یعنی امر دین کی کھلی راہ پر، سو تم اسی راہ کی پیروی کرو اور ان لوگوں کی خواہشوں کی پیروی نہ کرنا جو کچھ بھی نہیں جانتے۔۔۔۔

سورۃ الاحقاف (۴۶) آ$ ۹:- کہدو کہ میں کوئی * رسول نہیں ‡ اور میں نہیں جا{ کہ میرے ساتھ کیا سلوک کیا جائے گا اور تمہارے ساتھ کیا۔ میں تو اسی کی پیروی کر* ہوں جو مجھ پر وحی آتی ہے اور میرا کام تو کھلا ڈرا* ہے۔

سورۃ الفتح (۴۸) آ$ ۸:- (اے محمدؐ) ہم نے تمکو د* میں حق کا نمونہ بنا کر (اور اچھے کام کرنے والوں کو) خوش خبری سنانے والا اور+ کاروں کو) ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔

سورۃ الفتح (۴۸) آ$ ۱۰:- جو لوگ تم سے بیعت کرتے ہیں وہ اللہ سے بیعت کرتے ہیں۔ اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھ پر ہوگا۔ پھر جو عہد کو توڑے تو عہد توڑنے کا نقصان اسی کو ہے اور جو اس* ت کو جس کا اس نے اللہ سے عہد کیا ہے، پورا کرے تو وہ اسے عن قر$ ا عظیم دے گا۔

سورۃ ق (۵۰) آ$ ۴۵:- وہ لوگ جو* تیں بنا تے ہیں ہم انہیں خوب جا ... ہیں اور تمہارا کام زور ز دستی نہیں۔ لہٰذا جو شخص ہمارے عذاب کی سختی سے ڈر* ہو اسے قرآن کے ذریعہ نصیحت کرتے رہو۔

سورۃ النجم (۵۳) آ$ ۳:- وہ اپنی خواہش Ñ سے نہیں بولتے

سورۃ النجم (۵۳) آ$ ۴:- یہ تو ا- وحی ہے جو اس پر آتی ہے۔

سورۃ الحد± (۵۷) آ$ ۸:- اے لوگو! تمہیں کیا ہوH ہے کہ مجھ اللہ پر ایمان نہیں لاتے حالا è رسول تم کو بلا رہا ہے کہ اپنے رب پر ایمان لاؤ اور اگر تم کو یقین ہو تو وہ تم سے اس کا عہد بھی لے چکا ہے۔

سورۃ الحد± (۵۷) آ$ ۹:- (اے رسولؐ) ان سے کہو! وہی تو ہے جو اپنے بندے (محمد ﷺ V) پر کھلی (اور واضح) ‡ یت* زل کر* ہے* کہ تم کو جہا - اور کفر کی* ریکیوں سے نکال کر (ایمان اور عقل کی) روشنی میں لے آئے اور یقین کرو اللہ تم پر* شفیق اور حد سے ز* دہ مہر* ن ہے۔

سورۃ الحد± (۵۷) آ$ ۲۵:- یہ حقیقت ہے کہ ہم نے اپنے رسولوں کو کھلی (اور واضح) K¶ * س دے کر بھیجا اور ان کے ساتھ کتاب جو میزان (عدل) ہے* زل کیا* کہ لوگ ا « ف پر قائم رہیں۔ اور لوہا پیدا کیا اس میں (اسلحہ B کے لحاظ سے) سخت خطرہ ہے اور لوگوں کے لئے فا+ ے بھی ہیں۔

سورۃ طلاق (۶۵) آ$ ۱۰:- کہو اللہ نے ان کے لئے سخت عذاب تیار کر رکھا ہے تو اے عقل والو جو ایمان لائے ہو، اللہ کی* فرمانی سے ڈرو اللہ نے تمہارے* پس نصیحت کی کتاب بھیجی ہے۔

سورۃ طلاق (۶۵) آ$ ۱۱:- اور رسولؐ بھی بھیجا جو تمہارے سامنے اللہ کی کھلی کھلی ‡ یت پڑھتے ہیں* کہ جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے ہیں ان کو+ ھیرے سے نکالکر روشنی میں لے آئے اور جو شخص ایمان لائے گا اور نیک عمل کرے گا ان کو اللہ A کے* غوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہونگی ہمیشہ ان میں رہیں گے۔ ایسے شخص کے لئے اچھی روزی مہیا کر رکھی ہے۔

سورۃ الحاقہ (۶۸) آ$ ۴۸:- (اے رسول) تم اپنے رب کے حکم کے لئے مستقل مزاج رہو۔ اور مچھلی والے کی طرح نہ ہو جا* (جلدی نہ کر* ، وحی کا انتظار کر*) وہ وقت قابل ذکر ہے۔ # اس نے پکارا اور وہ غصہ کو پئے ہوئے تھا۔

سورۃ الدہر (۷۶) آ$ ۲۳:- یہ حقیقت ہے کہ ہم ہی نے اس قرآن کو تھوڑا تھوڑا کر کے* زل کیا ہے۔

سورۃ الدہر (۷۶) آ$ ۲۴:- تم اپنے رب کے حکم کے مطابق (اپنا فرض ا م دیتے رہو اور اس راہ میں جو تکلیف پہنچے اس پر) صبر کرتے رہو اور ان میں سے کسی گنہگار او* فرمان کی کہی ہوئی* ت کو نہ مانو۔

سورۃ طٰہٰ (۲۰) آ$ ۹۹:- اسی طرح ہم تمہارے سامنے پہلے گ* ری ہوئی وارداتیں بیان فرما رہے ہیں اور یقیناً ہم تمہیں اپنے* پس سے نصیحت » فرما چکے ہیں۔

سورۃ طٰہٰ (۲۰) آ$ ۱۰۰:- اس سے جو منہ پھیرے گا وہ یقیناً قیامت کے دن اپنا بھاری بوجھ لادے ہوئے ہو گا۔

سورۃ الزمر (۳۹) آ$ ۲۳:- اللہ نے بہترین* تیں (حد$ ‡) زل فرما N یعنی ا- ایسی کتاب جس کی آیتیں ملتی جلتی ہیں اور دہرائی جاتی ہیں (ا- دوسرے کے موافق آپس میں کوئی تضاد نہیں اسے سن کر) ان لوگوں کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں جو اللہ (کی* فرمانی) سے ڈرتے ہیں پھر ا ê+ ن اور دل* م ہو کر اللہ کی* د کی طرف مائل ہو جاتے ہیں۔ وہی اللہ کی ہدا$ ہے جس سے وہ اس کو جو چاہتا ہے سیدھے راستے پر لے* ہے اور جو* فرمانی کر کے گمراہ ہو* چاہتا ہے۔ اسے گمراہ کر* ہے۔ جس کو اللہ کا قانون گمراہ قرار د± ے، اس کو کوئی ہدا$ دینے والا نہیں ہے۔

نوٹ:- اس آ$ میں ا- لفظ حد$ ‡ یہ ہے، جو قرآن کے لئے خاص ہے۔ اس لئے یہ قرآن بھی حد$ یعنی اللہ کی* ت قول ہے۔

سورۃ الحاقہ (۶۹) آ$ ۴۰:- (یعنی کائنات کی ہر شے گواہی دیتی ہے کہ) یہ قرآن اللہ کا کلام ہے ا- معزز فرشتہ کا (لا* یا ہوا) کلام ہے۔

سورۃ الحاقہ (٦٩) آ$ ٤١:-اور نہ کسی کاہن کا قول ہے1 تم لوگ بہت کم غور کرتے ہو۔

سورۃ الحاقہ (٦٩) آ$ ٤٣:-یہ قول پروردگار عالم کی طرف سے* زل کیا ہوا ہے۔

سورۃ الحاقہ (٦٩) آ$ ٤٤:-اگر یہ رسول ہمارے* رے میں اپنی طرف سے کوئی* ت گھڑ کر ل*،

سورۃ الحاقہ (٦٩) آ$ ٤٥:-تو ہم اس کو داہنے ہاتھ سے یعنی پوری قوت سے پکڑ e۔

سورۃ الحاقہ (٦٩) آ$ ٤٦:-پھر اé رگ ا/ دن کاٹ ڈالتے۔

سورۃ الحاقہ (٦٩) آ$ ٤٧:-پھر تم میں سے کوئی ہمیں اس کام سے روکنے والا نہ ہو*۔

سورۃ الحاقہ (٦٩) آ$ ٤٨:-حقیقت یہ ہے کہ یہ قرآن پرہیزگاروں کے لئے نصیحت ہے۔

یہ رہا اللہ کا فرمان کہ اگر نبی* زل شدہ قرآن کے علاوہ کچھ اور اپنی طرف سے عمل کرتے* قوم کو بتاتے، یہ کہتے ہوئے کہ یہ حقیقت ہے جو مجھے عنا$ کی گئی ہے قرآن کے علاوہ وحی خفی یعنی کتاب کا مثل، تو اس کے* رے میں اللہ کا کیا فرمان ہے وہ ہم نے پڑھ لیا، وہ یہ کہ اللہ نبیؐ کی رگ ا/ دن کاٹ ڈالتا۔ایسی حا- میں رسولؐ قرآن کے علاوہ کچھ نہیں بتا h تھے، نہ کچھ اس کے خلاف عمل کر h تھے، یہ ہمارا پختہ یقین ہو* چاہئے۔اب وہ *یت لکھی جارہی ہیں جن میں رسولؐ کی اطا (کا حکم ہے۔اس کی کیا حقیقت ہے؟

اطا (رسول

سورۃ K ء (٤) آ$ ٦٤:-اور ہم نے جو رسول بھیجا ہے کہ اللہ کے حکم اور اسکے مطابق اس کا حکم *ا جائے اور وہ لوگ. # اپنے حق میں ظلم کر بیٹھیں ا/ تمہارے* پس آ N اور اللہ سے بخشش مانگیں اور رسول بھی ان کے لئے بخشش طلب کریں تو اللہ کو معاف کرنے والا اور مہر* ن* پ N گے۔

سورۃ النور (٢٤) آ$ ٤٧:-اور وہ لوگ کہیں گے کہ ہم اللہ اور رسول پر ایمان لائے اور ہم نے ان کا حکم مان لیا 1 اس کے بعد ان میں ا- ا/ وہ (اطا (سے) منہ موڑ جائے گا ایسے لوگ ہر ا/ مومن نہیں ہیں۔

سورۃ النور (٢٤) آ$ ٥٤:-کہدو اللہ کی فرما. داری کرو اور رسول کی اطا (کرو ا/ منہ موڑو گے تو رسول پر وہ (اس چیز کا ادا کر*) ہے جو ان کا ذمہ ہے، اور تم پر (اس چیز کا ادا کر*) ہے جو تمہارے ذمہ ہے اور ا/ ان کے فرمان پر چلو گے تو سیدھا راستہ* پ لوگے اور رسول کے ذمہ تو صاف صاف احکام الٰہی کا پہنچا دینا ہے۔

سورۃ K ء (٤) آ$ ٥٩:-مسلمانو! اللہ کی اطا (کرو رسول کے ذریعہ اور رسول کی اطا (کرو (جیسا اللہ

نے حکم *یہ ہے) اور جو تم میں سے صا # حکومت ہیں ان کی بھی، اور ا/ کسی* ت میں تم میں اختلاف ہو جائے تو اسکو واپس کرو اللہ اور رسول کی طرف ا/ اللہ روز آ ت پر ایمان ر p ہو، یہ بہت اچھا ہے اور اس کا ا م بھی اچھا ہے (کہ خانہ جنگی اور دوزخ سے بچ جاؤ گے)۔

سورۃ آل عمران (٣) آ$ ٣١:-اے رسول! کہدو کہ ا/ تم اللہ سے یعنی اللہ کے قانون سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو (چوé میں قرآن کی پیروی کر* ہوں (دیکھو *یت ٦:٥٠،١٠:١٥،٤٦:٩) اسلئے میری پیروی قرآن کی پیروی ہے) اس طرح اللہ تم پر شفقت کرے گا اور تمہاری خطا N معاف کردے گا، کیو é اللہ معاف کرنے والا اور مہر* ن ہے۔

نوٹ:-اتباع رسول کے لئے قرآن میں متعدد *یت ہیں اللہ نے رسول کی اطا (کرنے کا حکم *یہ ہے تو کیا اللہ اور رسول کی اطا (الگ الگ ہیں؟ ان *یت کے پردے میں کتب ر*یت کی اتباع کا ثبوت پیش کیا جا* ہے حالا é قرآن کے ذریعہ اللہ نے محمد ﷺ V سے خود اعلان کرا* یہ ہے کہ ان اتبع الا ما یوحی الی (٦:٥٠،١٠:١٥) میں اس پر چلتا ہوں اس کی اتباع کر* ہوں جو مجھ کو وحی کے ذریعہ حکم *یہ ہے۔اور آپؐ پر کیا وحی کیا جا* ہے اس کا جواب بھی قرآن میں درج ہے جو محمد ﷺ V سے ہی جواب دلا* یH ہے:-

سورۃ اÅم (٦) آ$ ١٩:-واوحی الیّ ھذالقرآن لانذرکم بہ ومن بلغ اور میری طرف یہ قرآن وحی کیاH ہے* کہ اس کے ذریعہ میں تمہیں اور جس شخص- یہ پہنچ سکے آگاہ کردوں۔

سورۃ یوسف (١٢) آ$ ٣:-بما اوحینا الیک ھذالقرآن اس قرآن کے ذریعہ، جسے ہم نے تم پر* زل کیا ہے۔

یت ٦:٥٠،١٠:١٥،٤٦:٩ سے $ ہوا ہے کہ محمد ﷺ V وحی کی پیروی کرتے تھے اور آپؐ پر کیا وحی کیاH تھا وہ *یت ٦-١٩ اور ١٢-٣ سے ظاہر ہH کہ آپ پر قرآن ہی وحی کیاH تھا اس* رے میں قرآن میں اور بھی *یت ہیں۔اس طرح ا/ چہ محمد ﷺ V رسول اللہ ہم میں موجود نہیں ہیں لیکن ہمارے درمیان اصل وحی الٰہی قرآن کریم اپنے صحیح متن کے ساتھ موجود و محفوظ ہے اور قیامت-- موجود و محفوظ رہے گا۔پس آ$ زیر بحث ٣:٣١ میں اطباع رسول کی صورت میں اطباع قرآن کا حکم *یH ہے۔

سورۃ آل عمران (٣) آ$ ١٠١:-ایمان والو! تم کس طرح انکار کرو گے جبکہ تم وہ ہو کہ تم پر اللہ کی *یت پڑھی جاتی ہیں اور تمہارے درمیان اللہ کا رسول موجود ہے حقیقت یہ ہے کہ جو اللہ (یعنی اللہ کی کتاب (٣:٣١) کو

مضبوط پکڑے گا پس وہ بلاشبہ سیدھی راہ کی طرف ` * H ۔

سورۃ آل عمران (۳) آ $ ۱۰۳:- اور ایمان والو! اللہ کی کتاب کو ملکر مضبوطی کے ساتھ تھامے رہو اور آپس میں افتراق کر کے فرقے فرقے نہ ہو جا اور اللہ کی نعمت کو یاد کرو جو تم پر کی گئی۔

ان آیت سے $ ہوا کہ قرآن بھی رسول ہے یہ بحث آگے آئے گی۔ قرآن کی کسی بھی آ $ میں کتب رد یت کی پیروی کا حکم نہیں ہے چنانچہ آ $ ۳:۳۲ میں بھی محمد ﷺ کو د ر حکم ہوا ہے کہ تم کہہ دیجیے گا کہ لوگو! اللہ کی اطا (اسکے رسول کے لائے ہوئے ضابطہ حیات کے ذریعہ کرو۔ آ $ ۴۳:۴۵ میں دیکھو رسول کیا ہے اور اس آیت کے ساتھ اور بھی آیت ہیں:-

سورۃ آل عمران (۳) آ $ ۳۲:- اے رسول کہہ دو کہ اللہ کی اطا (کرو اس کے رسول کے ذریعہ پھر اگر لوگ روگردانی کریں تو اللہ انکار کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

نوٹ:- اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول میں واو بمعنی ذریعہ ہے جس کی وضا # قرآن نے سورۃ توبہ کی آیت ۱،۲،۳ میں کر دی ہے:-

سورۃ توبہ (۹) آ $ ۱:- بیزاری کا جواب ہے اللہ کی طرف سے اسکے رسول کے ذریعہ سے ان مشرکوں کے بارے میں جن سے تم نے عہد و پیمان کیا تھا۔

سورۃ توبہ (۹) آ $ ۲:- سو پھر لو اس ملک میں چار مہینے اور جان لو کہ تم نہ تھکا سکو گے اللہ کو اور اللہ رسوا کرتا ہے G وں کو۔

سورۃ توبہ (۹) آ $ ۳:- و اذان من اللہ ورسولہ الی الناس یوم الحج الاکبر ان اللہ بری من المشرکین ورسولہ اللہ کا اعلان ہے اسکے رسول کے ذریعہ لوگوں کے لئے حج اکبر کے دن کہ بے شک اللہ اور اسکا رسول مشرکوں سے بیزار ہے۔

سورہ توبہ کی آیت ۱،۲،۳ سے ظاہر ہوا کہ اللہ اور رسول کا اعلان ایک ہے، دو نہیں۔ اگر دو ہیں، تو بتاؤ حج کے موقع پر حکم اللہ کا بتایا، جو قرآن میں درج ہے، وہ یہ کہ جو تم نے معاہدہ کیا تھا اللہ نے، یعنی اس کے قانون نے، اس کو منسوخ کر دیا اور مشرکوں کو چار ماہ کی مہلت دی گئی اور بتایا کہ مشرکوں سے اللہ بیزار ہے تو اس چیز سے اس کا رسول بھی بیزار ہے اور جس چیز سے اللہ خوش اس کا رسول بھی خوش۔ کیونکہ رسول، اللہ کے حکم کی اتباع کرتے تھے اور جو کچھ آیت میں درج ہے، وہ اللہ کی طرف سے تھا۔ اس کے علاوہ آج -- کسی

نے یہ نہیں بتایا کہ رسول کا یہ حکم تھا جس کو ماننا ان مشرکین کے لئے ضروری تھا۔

اللہ کا حکم کیا ہے؟

وہ آیت ۹:۱، ۹:۲، ۹:۳ میں درج ہے، جو لکھا جا چکا ہے۔

جس طرح ان آیت میں روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ اللہ کا اعلان رسولؐ کے اعلان یا رسولؐ کا اعلان اللہ کے اعلان سے الگ نہیں تھا۔ اسی طرح رسولؐ کی اطا (اللہ کی اطا (سے الگ نہیں ہے۔ اطا (ہوتی ہے حکم کی اور حکم صرف اللہ کا ہے۔

سورۃ انعام (۶) آ $ ۵۷:- ان الحکم الا للہ۔

سورۃ یوسف (۱۲) آ $ ۴۰:- ان الحکم الا للہ فرمایا وائی حکم صرف اللہ کا ہی ہے۔

سورۃ الکہف (۱۸) آ $ ۲۶:- ولا یشرک فی حکمہ احداً۔ اللہ اپنے حکم میں کسی ایک کو بھی شریک نہیں کرتا۔

حتیٰ کہ کوئی نبی بھی اللہ کے حکم میں برابر شریک نہیں ہوتا۔ اللہ کا حکم نبی کے ذریعہ بتایا اور نافذ کیا جاتا ہے۔ پس اطا (صرف اللہ کے حکم کی ہے جسے وہ کرتا ہے نبیوں کے ذریعہ انہیں وحی ارسال کر کے۔ چونکہ وحی ارسال ہوتی ہے اور ارسال کی ہوئی چیز رسول ہوتی ہے اس طرح اگر غور کیا جائے تو قرآن اللہ کا ارسال کیا ہوا ہے تو یہ بھی رسول ہوا، جس کی G قرآن کی آیت کرتی ہیں جو اپنی جگہ پر درج کی جا N گی۔

اللہ کے نبی چونکہ صد فیصد اللہ کے فرمانبردار تھے اس لئے وہ (۶:۵۷، ۱۲:۴۰، ۲۲:۶۷) کے تکراری اعلان کے مطابق اپنی مرضی نہیں بلکہ صرف اللہ کی اطا (کراتے تھے اپنے عمل کے ذریعہ۔ اس کے علاوہ قرآن میں اطا (رسول سے مراد محمد ﷺ کے وہ احکام بھی ہیں جو آپ بحیثیت صا # امر * کرتے تھے، یعنی وہ امور جن میں محمدؐ کو صحابہ کرامؓ کے ساتھ مشورہ کرنے کا حکم * H تھا (۳:۱۵۹، ۴۲:۳۸) جو قرآن میں نہیں۔ اللہ نے فرمایا کہ آپ صحابہؓ کے ساتھ وقتی اہم امور میں مشورہ کیا کریں پھر باہمی مشورہ کے بعد جس کام کا ارادہ فرما N تو اللہ پر بھروسہ کیا کریں۔

اسی طرح ہر زمانہ میں قرآن کے علاوہ جو امور پیش آ N ان کو (۳:۱۵۹، ۴۲:۳۸) کے مطابق شوریٰ میں طے کیا جائے گا اتفاق رائے سے یہ اتباع اللہ اور رسول ہے نہ کہ اختلاف۔ اور شوریٰ، مرا $ کو ختم کر دینا جیسے آج نہ کوئی شوریٰ ہے اور نہ کسی کام میں اتفاق ہے۔ ہر کام دین ود * میں اختلاف ہے۔ یہ

اطاعت رسول نہیں ہے۔ پھر غور کیا جائے کہ اتباع رسول اللہ کی اطاعت یعنی قرآن سے الگ کوئی چیز نہیں ہے اگر ہے تو یہ دو اطاعت ہو گئیں اور دو کا ماننے والا مشرک ہوتا ہے اس لئے شرک سے دور رہنا چاہئے جس شرک کی معافی نہیں ہے۔

حضور ﷺ کے انتقال کے بعد کسی نے حضرت عائشہؓ سے معلوم کیا کہ رسول ﷺ کا عمل و اخلاق کیا تھا تو انہوں نے جواب دیا کیا تم نے یہ قرآن نہیں پڑھا؟ اور رسول ﷺ نے بھی یہ کہا کہ میں یہ قرآن چھوڑ رہا ہوں اسکو مضبوطی سے پکڑو۔ بخاری شریف میں بھی حدیث ہے کہ محمد ﷺ نے اس قرآن کے علاوہ جو دو دفتیوں کے درمیان ہے اور کچھ نہیں چھوڑا۔ تو ظاہر ہوا کہ جو کچھ قرآن ہے جس پر رسول نے بھی عمل کیا تھا۔

اخلاق و عادات سرور کائناتؐ

آپؐ اپنی تعلیم کا خود مکمل نمونہ تھے، مجمع عام میں جو کچھ فرماتے، گھر کی تنہائی میں بھی اسی رنگ میں آتے۔ اخلاق و عمل اور طہارت و پاکیزگی کا جو نکتہ دوسروں کو سکھاتے، پہلے خود اس کا عملی نمونہ بن جاتے۔ ان کی حالت کا بیوی سے زیادہ کون اندازہ لگا سکتا ہے، لوگوں نے ام المومنین حضرت عائشہؓ سے پوچھا کہ حضورؐ کے اخلاق کیسے تھے؟ انہوں نے کہا کہ کیا تم قرآن نہیں پڑھتے؟ جو کچھ قرآن میں ہے وہی حضورؐ کے اخلاق تھے۔ یعنی آپؐ کی ساری زندگی قرآن پاک کی عملی تفسیر تھی اور آپؐ کا اخلاق ہمہ تن قرآن تھا۔ خود قرآن نے اس کی گواہی دی اور اعلان کیا:-

وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ

یعنی اے محمدؐ! تم بلا شبہ حسن اخلاق کے بڑے مرتبہ پر فائز ہو۔

۱؎ عتیق الرحمٰن عثمانی - ماخوذ تاریخ ملت، جلد اول، نبی عربیؐ تالیف قاضی زین العابدین میرٹھی ندوۃ المصنفین، اردو بازار، جامع مسجد دہلی، صفحہ ۱۴۰۔

جیسے اللہ کا حکم ہے کہ کہدو اللہ ایک ہے اور اللہ کا حکم بھی ایک ہے تو ایک اللہ کے ایک حکم کی اطاعت ہی کرنی ہے وہ نبی ہو یا ایک عام آدمی جو کہا جاتا ہے کہ اللہ کی اطاعت الگ ہے اور رسول کی اطاعت الگ۔ یہ معلوم کیا جاتا ہے کہ یہ الگ اطاعت کیا ہے؟ تو فوراً کہا جاتا ہے ''قرآن و سنت''۔ پھر اگر سوال کیا جائے کہ قرآن و سنت کیا ہے؟ تو جواب ہوتا ہے کہ مثال کے طور پر قرآن میں نماز پڑھنے کا حکم ہے، لیکن طریقہ نماز

نہیں بتایا۔ زکوٰۃ دینے کا حکم ہے تعداد نہیں۔ تو نماز کا طریقہ اور زکوٰۃ کی تعداد رسولؐ نے بتائی ہے۔ اس لئے نماز پڑھنا اور زکوٰۃ دینا اطاعت اللہ ہے اور کس طرح پڑھی جائے اور کتنی زکوٰۃ ادا کی جائے یہ اطاعت رسولؐ ہے۔ یہ سن کر آدمی خاموش ہو جاتا ہے اور بڑے بڑے عالم بھی خاموش ہو جاتے ہیں، لیکن یہ بات نہیں ہے۔ کیونکہ قرآن میں ہر ضروری چیز کی تفصیل موجود ہے اس لئے نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے کا بھی تفصیلی طریقہ قرآن میں موجود ہے، جو اللہ کا حکم ہے۔ ہاں جس طرح نماز پڑھی جاتی ہے یا زکوٰۃ دی جاتی ہے وہ ضرور قرآن میں نہیں ہے قرآن میں وہ ہے جو حق ہے۔ اسکی تفصیل میں نے اپنی کتاب ''علم الفقہ فی القرآن'' اور ''صلوٰۃ الرسول'' میں درج کی ہے، وہاں دیکھئے۔ کسی دھوکہ میں آ کر اپنی آخرت برباد نہ کی جائے۔ آج ہماری عبادات اور دعا ہم کو فائدہ نہیں دے رہی؟ اسکی وجہ یہی ہے کہ ہم ان کاموں کو قرآن میں درج طریقوں سے ہٹ کر کر رہے ہیں۔ جس دن ٹھیک طریقہ پر جو قرآن میں درج ہے، آجائیں گے، اس دن ہی کامیابی ہے۔

سورۃ النساء (۴) آیت ۶۵:- (پس اے رسول!) تمہارے رب کی شہادت ہے کہ وہ جب تک اپنے تنازعات میں تمہیں منصف نہ بنالیں اور جو فیصلہ تم کر دو اس سے اپنے دل میں تنگ نہ ہوں بلکہ اسکو خوشی سے مان لیں تب تک وہ مومن نہیں ہونگے۔

سورۃ النساء (۴) آیت ۶۹:- جو لوگ اللہ اور اسکے رسول کی اطاعت کریں گے تو وہ ان لوگوں کے ساتھ ہونگے۔ یعنی انبیاء، صدیقین، شہداء، اور صالحین کے ساتھ ہونگے۔ جن پر اللہ نے انعام فرمایا ہے۔ اور کیسے خوش نصیب ہیں وہ لوگ جن کے ایسے اچھے ساتھی ہوں۔

سورۃ النساء (۴) آیت ۸۰:- جو شخص رسول کی فرمانبرداری کرے گا تو بے شک اسنے اللہ کی فرمانبرداری کی اور جو نافرمانی کرے تو اے رسول تمہیں انکا داروغہ بنا کر نہیں بھیجا۔

سورۃ آل عمران (۳) آیت ۳۱:- اے رسول کہدو! اگر تم اللہ سے یعنی اللہ کے قانون سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو (چونکہ میں قرآن کی پیروی کرتا ہوں اسلئے میری پیروی قرآن کی پیروی ہے) اس لئے اللہ تم پر شفقت یعنی پسند کرے گا اور تمہاری خطائیں معاف کر دے گا کیونکہ اللہ معاف کرنے والا ہے

سورۃ آل عمران (۳) آیت ۱۱۵:- اور جو شخص سیدھا راستہ معلوم ہونے کے بعد رسول کی مخالفت کرے گا اور مومنوں کے راستہ کے علاوہ اور دوسرے راستہ پر چلے گا تو ہمارا قانون اسکو وہ حوالہ کر دے گا جو وہ اختیار کرے گا۔ اور ہم اسکو جہنم میں داخل کریں گے اور وہ بری جگہ ہے۔

سورۃ آل عمران (۳) آ $ ۱۳۶:- مومنو! اللہ پر اور اسکے رسول پر اور جو کتاب اس نے اپنے رسول (محمد ﷺ) پر نازل کی ہے اور جو کتابیں اس سے پہلے نازل کی تھیں . پر ایمان لاؤ اور جو شخص اللہ اور اسکے فرشتوں اور اسکی کتابوں اور اسکے رسولوں اور روز آخرت سے انکار کرے گا وہ راستہ سے بھٹک کر دور جا پڑا۔

سورۃ الانعام (۶) آ $ ۱۵۳:- اور یہ کہ میرا سیدھا راستہ یہی ہے تو تم اس پر چلنا اور دوسرے راستوں پر ہر گز نہ چلنا کہ اللہ کے راستہ سے الگ ہو جاؤ گے ان باتوں کا اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ تم پرہیز گار بنو۔

سورۃ الانعام (۶) آ $ ۱۵۴:- پھر ہم نے موسیٰ کو کتاب دی تھی کہ ان لوگوں پر جو نیک ہیں نعمت پوری کر دیں اور ہر چیز کا بیان ہے اور ہدا $ اور رحمت ہے کہ لوگ اپنے رب کے روبرو حاضر ہونے کا یقین کریں۔

آ $ ۱۵۵:- اور یہ کتاب قرآن بھی اسی طرح ہے جسے ہم نے نازل کیا ہے برکت والی ہے لہٰذا اس پر عمل کرو اور اللہ کی نافرمانی سے بچو کہ تم پر رحم کیا جائے۔

سورۃ الاعراف (۷) آ $ ۱۵۷:- (اور یہ رحمت ان لوگوں کا حصہ) جو اس رسول نبی امیؐ کی پیروی اختیار کریں گے جس کا ذکر انہیں اپنے یہاں تورات اور انجیل میں لکھا ہوا ملتا ہے۔ وہ انہیں نیکی کا حکم دیتا ہے۔ ائی سے روکتا ہے ا ê لئے پاک چیزیں حلال بتاتا ہے اور ناپاک چیزیں حرام بتاتا ہے اور ان پر سے وہ بوجھ اتارتا ہے جو ان پر لادے ہوئے تھے (یعنی ا ê عالموں نے اپنی طرف سے بنا کر ان کو دئے تھے۔ یہی حال آج مسلم قوم کی ہے انہوں نے بھی قرآن کے علاوہ قانون بنا رکھے ہیں جن پر عمل کر رہے ہیں) اور وہ بندشیں بھی کھولتا ہے جس میں وہ جکڑے ہوئے تھا. لہٰذا جو لوگ ان پر ایمان لائے اور اسکی حمایت کریں اور اس نور کی روشنی کی پیروی اختیار کریں جو اسکے ساتھ یعنی اس پر نازل کی گئی ہے وہی فلاح پانے والے ہوں گے۔

سورۃ النساء (۴) آ $ ۱۷۴:- لوگوں تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس دلیل آچکی ہے اور ہم نے تمہاری طرف چمکتا ہوا نور نازل کیا ہے (یعنی قرآن)۔

سورۃ المائدہ (۵) آ $ ۱۵:- اے اہل کتاب تمہارے پاس ہمارا رسول آگیا ہے کہ جو تم بہت کچھ چھپاتے تھے وہ اسمیں سے تمہیں کھول کھول کر بتاتے ہیں اور تمہارے بہت سے قصوروں کو معاف کر دیتے ہیں بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے نور، جو روشن کتاب ہے، آچکا ہے۔ اس پر ایمان لاؤ۔

سورۃ المائدہ (۵) آ $ ۱۶:- جس نور سے اللہ اپنی رضا پر چلنے والوں کو نجات کا راستہ دکھاتا ہے اور اپنے حکم سے اندھیروں میں سے نکال کر روشنی کی طرف لے جاتا ہے اور ان کو سیدھے راستے پر چلاتا ہے۔

سورۃ الانعام (۶) آ $ ۱۰۴:- لوگو! تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس بصیرت آموز (کتاب) آچکی ہے۔ اب جو کوئی (اس کتاب کو سمجھے اور اس سے) دل و دماغ کو روشن کرے تو اس کا فائدہ اسی کو ہوگا اور جو کوئی اس سے اندھا ہو جائے تو اس کا وبال بھی اس کے سر ہوگا اور میں تم پر کوئی نگراں اور محافظ نہیں ہوں۔

ان آیات کے علاوہ قرآن میں اور بھی آیات ہیں جن میں یہ کہا گیا ہے کہ یہ قرآن نور بصیرت نازل کیا ہے نبی کے ساتھ، تو اس پر عمل کرو کامیابی ملے گی۔ قرآن کی کسی بھی آ $ میں یہ نہیں ہے کہ ہم نے نبیؐ کے لئے اس قرآن کے ساتھ اس کے مثل ایک اور چیز نازل کی ہے، اس پر عمل بھی ضروری ہے، چاہے وہ قرآن سے مختلف ہو۔

1 جس کو نبیؐ کی طرف سے پیش کیا جائے (ä³ÃÚ ä³x³¾Ú)، اس پر عمل ضروری ہوتا ہے، چاہے قرآن کا انکار ہوتا ہو۔

اب دیکھا جائے کہ کیا لکھا ہے احادیث میں؟ رسولؐ کا احادیث کی اہمیت کے متعلق اعلان فرمانا:-

مقدام رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ ''Ï ^33Ù ...‰³Ç Ù [ä³³x³0 ' ³x³o Â×n³ä æ‰×Ü [Ÿ o] á !†Ï0] ¦ ãe ÜÓn×Â ÙçÏ äjÓ...] o×Â á^Ãf Øq... Ô çⅿ Ÿ] äÃÚ ä×¾Úæ h^jÓ³0] k³niæ] ÜÓ0 Øvⅿ Ÿ Ÿ] åçÚ†vÊ Ý]†u àÚ änÊ Üi, qæ ^Úæ åçx³u ^³Ê Ù ¡ ³u à³Ú ä³nÊ Ü³i, ³qæ ^³Û³Ê [0³v³Û³^³³... Ÿ]â³x o [0 Î ''(ابوداود کتاب السنۃ، جلد۲، صفحہ۲۸۴، وردی الترمزی نحوہٗ) بحوالہ کتاب. ہان المسلمین حجیت حدیث کے دلائل صفحہ۲۰۲، ۲۰۳، سلسلہ الکتاب انٹرنیشنل نشر الکتاب انٹرنیشنل، مکتبہ جمان، اردو بازار، جامع مسجد دہلی۔ اردو ترجمہ:- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، خبردار مجھے کتاب دی گئی ہے اور اس کے ساتھ اسی کے مثل ایک اور چیز دی گئی ہے۔ خبردار عنقریب ایک پیٹ بھرا شخص اپنے تخت پر بیٹھ کر اس طرح کہے گا کہ قرآن کو لازم پکڑلو، پس جو اس میں حلال ہے اسے حلال سمجھو اور جو اس میں حرام ہے اسے حرام سمجھو۔ خبردار! تمہارے لئے شہری گدھا حلال نہیں وغیرہ وغیرہ۔

مذکورہ بالا روایت میں ہے کہ مجھے کتاب دی گئی ہے اور اسکے ساتھ اسی کے مثل ایک اور چیز دی گئی

ہے۔سوال پیدا ہوتا ہے کونسی کتاب؟ اگر ''قرآن'' تو قرآن کا مثل کیا ہے مثل سے مراد یہ ہوتا ہے اگر شیر کا مثل
بنایا ہوتو ہو بہو وہی شیر ہو جیسا اسکا قد ہے۔ ویسا ہی اسکے مثل کا ہو جیسی اسکی آنکھیں ناک کان، ہاتھ، پیر، بال اور
آواز ہو ویسی ہی مثل کا ہو۔ تب مثل کا مطلب پورا ہوتا ہے۔ جیسے نوٹ کا مثل بنایا ہوتو ویسا ہی مثل ہو کوئی فرق
نہ ہو۔ نوٹ سچا ہوتو اسکا مثل بھی سچا ہو اگر نوٹ جھوٹا ہوتو اسکا مثل بھی جھوٹا ہو۔ گویا مثل بالکل اصل کی طرح ہو، کوئی
فرق نہ ہو۔ تو ثابت ہوا۔ جب اصل کی طرح ہی مثل ہوتو پھر جو قرآن کا مثل نبی کو دیا گیا ہے تو جو حرام حلال
قرآن میں ہے وہی مثل میں ہونا چاہئے۔ جس کام کے کرنے کا حکم دیا گیا کا حکم اصل میں ہو وہی مثل میں ہو
۔ جب یہ بات ہے اور حقیقت بھی یہی ہے تو پھر مذکورہ بالا حدیث میں جس آدمی کے بارے میں جو یہ کہتے ہیں
کہ ہم قرآن کا حلال حرام تسلیم کرتے ہیں قرآن کو لازم پکڑلو، تو نبی کیوں ناراض ہوتے ہیں، جبکہ جو اصل میں
ہے وہی مثل میں ہے۔ جب دونوں ایک ہیں تو اصل کی بات کرنے والے کو۔ اکیوں کہا گیا؟ کیا نبیؐ ایسا
فرما سکتے تھے؟ ہرگز نہیں! اس طرح کی روایت بنا کر پیش کرنا نبیؐ کی کردار کشی ہے جس کو شتم کہا جاتا ہے۔ دوسری
بات یہ ہے کہ خبردار تمہارے لئے شہری گدھا حلال نہیں۔ کیا جنگلی گدھا حلال ہے؟ کیا گدھے کی دو قسمیں ہو
تی ہیں؟ میں نے تو ایک ہی دیکھی اور سنی ہے یہ شہری اور جنگلی کہاں سے آگیا۔ اور گدھے کو قرآن نے حرام قرار
دیا ہے۔ تیسری بات یہ ہے کہ حدیث میں ہے کہ ''مجھے کتاب دی گئی ہے اور اس کے ساتھ اسکے مثل ایک اور
چیز بھی'' تو۔ جب کتاب اصل شکل میں موجود ہے تو اسکے مثل کی کیا ضرورت ہے؟ اور اگر ہے تو اس جیسی ہی ہونی
چاہئے جو اصل میں ہو وہی مثل میں ہو۔ تب بھی یہی سوال پیدا ہوتا ہے کہ۔ جب اصل ہے تو مثل کی کیا ضرورت
ہے؟ لیکن اصل اور مثل کو لیکر عالموں نے خوب گل کھلائے ہیں۔ یعنی ''وحی جلی'' اور ''وحی خفی'' کی اصطلاح رائج
کر کے وحی جلی ''کتاب'' اور وحی خفی ''مثل''۔ لیکن ان دونوں کو مثل لفظ کے مطابق ایک ہونا چاہئے ان میں
کوئی فرق نہ ہونا چاہئے۔ ان میں فرق نہ ہو لیکن ان دونوں میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ گویا مثل نے اصل
کتاب کو مفلوج بنا کر رکھ دیا اور جو کوئی کتاب اصل کا حوالہ دیتا ہے اسکا جینا دوبھر کر دیا جاتا ہے۔ اور یہی روایت
پیش کی جاتی ہے اور ہر فرقہ یہی بولی بولتا ہے۔ گویا ا ê، دیں قرآن کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ اللہ رحم
کرے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ اصل قرآن ہے مثل کی کوئی حقیقت نہیں ہے اگر کچھ ہے تو بس اتنی کہ تاریخ کی گواہ
کے طور پر لی جاسکتی ہے اس کو جو شان رسول کے مطابق ہو، اور اصل کتاب کا انکار نہ کرتی ہو۔ مثل کے بارے
میں رسولؐ نے یہ فرمایا ہے کہ اگر میری طرف سے کوئی قول سنو تو اس کو قرآن پر پیش کرو اگر قرآن اسکی تصدیق

کر دے تو مان لو اور اگر قرآن انکار کر دے تو اسکو دیوار سے دے مارو وہ میرا قول نہیں ہوسکتا۔ تو مثل بھی نہیں ہو
سکتا۔ اس لئے یہ روایت موضوع ہے۔ رسول کریم کی حدیث ملاحظہ ہو:- p , 33Ã33e á ç333Ó333i ^33333ãþù
^ÛÊ åe åæ„ í Ê á †Ïö] ÐÊ]æ ^ÛÊ á †Ïö] o×Â Üã‰ , u ç • †Â ^Ê &, vö] oßÂ áæ †]é]æ…
!åe æ„ í i ¡ Ê á †Ïö] ÐÊ]ç Üö
ترجمہ:-(رسول ﷺ نے فرمایا) میری طرف سے کوئی حدیث دیکھو تو اسے قرآن پر پیش کرو اگر قرآن کے
موافق ہو تو اسکو پکڑلو اور قرآن کے خلاف ہو تو نہ پکڑو۔
کتاب:- èßŠö] Å^fi
مصنف:-محمد اقبال کیلانی
سعودی عرب، جامعہ الملک سعود، الریاض، صفحہ ۱۰۱
اور قرآن میں ہی ہے کہ اللہ کی مثل نہیں ہوسکتی۔ جب اللہ کی مثل نہیں ہوسکتی تو اس کی کتاب کی مثل
بھی نہیں ہوسکتی۔ اس بارے میں بھی اللہ نے چیلنج دیا ہے کہ اگر طاقت ہو تو اسکا مثل لے آو، اس لئے یہ روایت
جھوٹی ہے۔ اس کی تصدیق کے لئے چند آیات قرآنی پیش ہیں:-
سورۃ ا آل (۸) آیت ۲۰:- اے ایمان والو! اللہ اور اسکے رسول کے حکم کے مطابق چلو اور اس سے روگردانی
نہ کرو اور تم [illegible] اور جا. . . ہو۔
سورۃ ا آل (۸) آیت ۲۷:- مسلمانو! نہ تو اللہ و رسول کے ساتھ خیانت کرو اور نہ خود آپس میں خیانت کرو
(امانتوں میں) اور یہ تو تم جا. . . ہی ہو کہ خیانت [illegible] ہے۔
سورۃ الانبیاء (۲۱) آیت ۱۰۷:- اور (اے محمد!) ہم نے آپ کو تمام جہاں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے
سورۃ الانبیاء (۲۱) آیت ۱۰۸:- کہہ دو مجھ پر وحی آئی ہے اس میں یہ ہے کہ تمہارا معبود صرف ایک اللہ ہے (اب
بتاؤ) اسکے آگے سر جھکاتے ہو یا نہیں۔
سورۃ النور (۲۴) آیت ۵۲:- اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا اور اللہ (کے قانون
مکافات) سے ڈرے گا اور پرہیزگاری کی راہ پر چلے گا، تو ایسے ہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں۔
سورۃ النور (۲۴) آیت ۵۴:- کہہ دو اللہ کی فرمانبرداری کرو اور رسول کی اطاعت کرو اگر منہ موڑو گے تو رسول پر
وہ ہے (اس چیز کا ادا کرنا) جو ان کے ذمہ ہے اور تم پر وہ ہے (اس چیز کا ادا کرنا) جو تمہارے ذمہ ہے اور اگر تم

ان کے فرمان پہ چلو گے تو سیدہ راستہ* پہ لوگے اور رسول کے ذمہ تو صاف صاف (احکام الٰہی کا) پہنچا دینا ہے۔

سورۃ النور (۲۴) آ$ ۶۲:-مومن تو وہ ہیں جو اللہ پہ اور اس کے رسول پہ دل سے ایمان لاتے ہیں اور . # کسی اجتماعی کام کے موقع پہ اللہ کے رسول کے ساتھ ہوتے ہیں تو اس کی اجازت کے بغیر اٹھ کر نہیں جاتے۔ اے رسول! جو لوگ ایسے موقع پہ تم سے اجازت مانگیں گے وہی اللہ اور اس کے رسول کے سچے ماننے والے ہیں۔ پس . # وہ اپنے کسی کام کے لئے اجازت مانگیں تو جسے منا . سمجھو اجازت د* کر دو اور ایسے لوگوں کے لئے دعاء مغفرت کیا کرو۔ اللہ . اہی بخشنے والا . ی رحمت والا ہے۔

سورۃ محمد (۴۷) آ$ ۳۳:-مسلمانو! اللہ اور اسکے رسول کی اطا (کرو اور اپنے اعمال کو ضائع نہ ہونے دو۔

سورت الفتح (۴۸) آ$ ۹:-تم اللہ پہ اور اسکے رسول پہ ایمان لاؤ اور اس کا ساتھ دو اور اس کی توقیر کرو۔ اور صبح اور شام اللہ کی* پہ کی بیان کرتے رہو۔

سورۃ الحجرات (۴۹) آ$ ۱۵:-مومن تو وہ لوگ ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پہ ایمان لائے اور اس میں کسی طرح کا شک وشبہ نہ کیا بلکہ اللہ کی راہ میں جان و مال سے جہاد (. وجہد) کیا۔ وہی وہ لوگ ہیں جو سچے مومن ہیں۔

سورۃ الرعد (۱۳) آ$ ۳۷:-اسی طرح ہم نے اس قرآن کو عربی* . ن کا فرمان* را ہے (جس طرح پہلی کتابیں* ری تھیں) اگر تم نے ان کی خواہشوں کی پیروی کرلی اس کے بعد کہ تمہارے* پس علم آ چکا ہے، تو اللہ (کے عذاب) سے بچانے والا تمہیں نہ کوئی حمائتی ملے گا اور نہ بچانے والا۔

سورۃ بنی اسرا L (۱۷) آ$ ۷۳:-(اے رسول) ان لوگوں نے اس* . ت میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی تھی کہ تمہیں فر$ دn اس کلام (کی تبلیغ) سے جو ہم نے تم* . زل کیا ہے* . ز رکھیں* کہ تم ہمارے* م پہ جھوٹی* . تیں کہو اور وہ لوگ (جھوٹی . تیں سنکر خوش ہو جایں اور) تمہیں دو -- بنالیں۔

سورۃ بنی اسرا L (۱۷) آ$ ۷۴:-اور اگر ہم نے تمہیں* . $ قدم نہ رکھا ہو* تو تم ان کی طرف کسی قدر مائل ہو ہی جاتے۔

سورۃ بنی اسرا L (۱۷) آ$ ۷۵:-(اگر ایسا ہو جا* تو) اس صورت میں ہم تمہیں ز* گی کا بھی دہرا عذاب چکھاتے اور مرنے پہ بھی دH مزہ چکھاتے۔ پھر تم ہمارے مقابلہ میں کسی کو اپنا مددگار نہ* پ تے۔

سورۃ القلم (۶۸) آ$ ۸:-پس تم جھٹلانے والوں کی نہ ماننا۔

سورۃ القلم (۶۸) آ$ ۹:-وہ تو چاہتے ہیں کہ تم ذرا ڈھیلے ہو جاؤ تو وہ بھی ڈھیلے پڑ جا N ۔

سورۃ حٰم السجدہ (۴۱) آ$ ۲۶:-اور جن لوگوں نے کفر کی راہ اختیار کر رکھی ہے وہ کہتے ہیں کہ اس قرآن کو نہ سنو اور . # پڑھا جائے تو) شور مچا* کر* کہ تم غا . رہو۔

نوٹ:-اس آ$ سے* . $ ہو رہا ہے کہ رسول ﷺ قرآن ہی سناتے تھے اور اس پہ ہی عمل کرنے کو کہتے تھے۔ مثل نہیں سناتے تھے۔ اگر مثل حد$ کو سناتے اور اس پہ عمل کرنے کو کہتے، تو کافر لوگ یہ کہتے کہ اس حد$ (روا$) مثل کو نہ سنو اور نہ اس پہ عمل کرو۔

رسولوں سے معلوم کر*

سورۃ ما# ہ (۵) آ$ ۱۰۹:-جس دن اللہ رسولوں کو جمع کرے گا پھر ان سے پوچھے گا کہ تمہیں کیا جواب 5 تھا؟ تو وہ عرض کریں گے کہ ہمیں کچھ معلوم نہیں تو ہی غیب کی* . توں سے واقف ہے۔

سورۃ ما# ہ (۵) آ$ ۱۱۷:-میں نے ان سے کچھ نہیں کہا بجز اس کے جس کا تو نے مجھے حکم* ہے وہ یہ کہ تم اللہ کی عبادت کرو جو میرا اور تمہارا . کا رب ہے اور . # -- میں ان میں رہا ان کی خبر ر* تھا۔ . # تو نے مجھے وفات د* ی تو، تو ان کا نگراں تھا اور تو ہر چیز سے خبردار ہے۔

سورۃ الاعراف (۷) آ$ ۶:-تو جن لوگوں کی طرف رسول بھیجے گئے ہیں، ہم ان سے بھی پ شس کریں گے اور رسولوں سے بھی پوچھیں گے۔

سورۃ الرعد (۱۳) آ$ ۴۰:-ہم نے جس عذاب کا وعدہ ان لوگوں سے کیا ہے ہو سکتا ہے کہ اس میں سے کچھ ہم تیری ز* گی میں دکھا دیں اور یہ بھی ممکن ہے کہ اس سے پہلے ہم آپ کو وفات د* یں۔ بہرحال آپ کا کام پیغام دینا ہے، ان سے ان کے کاموں کا حساب 8 ہمارا کام ہے۔

سورۃ المرسلات (۷۷) آ$ ۱۱:-اور . # رسولوں کو وقت مقرر پہ* جائے گا۔

سورۃ یٰسین (۳۶) آ$ ۱۷:-اور ہمارا کام تو صرف اتنا ہے کہ (تم -- اللہ کا پیغام) صاف صاف پہنچا دیں اور بس۔

کیا محمد ﷺ V خودمختار تھے؟

سورۃ البقرہ (۲) آ $ ۱۲۰:- یہودی اور « ریٰ تم سے ہرا َ راضی نہ ہونگے . # -- تم ان کے طر i , پ نہ چلنے لگو۔ صاف کہدو کہ راستہ بس وہی ہے جو اللہ نے بتا یہ ہے ورنہ ا َ اس علم کے بعد جو تمہارے * پ س آچکا ہے تم نے ان کی خواہشات کی پیروی کی تو اللہ کی پکڑ سے بچانے والا کوئی دو -- اور مددگار تمہارے لئے نہیں ہے۔

سورۃ آل عمران (۳) آ $ ۷۹:- کسی بشر کے لئے یہ لائق نہیں کہ اللہ اسے کتاب اور حکم و t ت » کرے پھر وہ لوگوں کو یہ کہے کہ تم اللہ کو چھوڑ کر میرے بندے بن جاؤ (یعنی میرا حکم مانو) بلکہ اس کے لئے یہ لائق ہے کہ وہ یہ کہے کہ لوگو! رب والے بنو۔ اس لئے کہ تم اللہ کی کتاب کا علم حاصل کرتے ہو اور اسی کتاب کا درس دیتے ہو۔

سورۃ آل عمران (۳) آ $ ۸۰:- وہ تم سے ہرا َ یہ نہ کہے گا کہ فرشتوں کو * ی رسول کو اپنا رب بناؤ کیا یہ ممکن ہے کہ ا ی نبی تمہیں کفر کا حکم دے جبکہ تم مسلم ہو۔

سورۃ توبہ (۹) آ $ ۹۶:- وہ تمہارے سامنے قسمیں کھا N گے * کہ تم ان سے راضی ہو جاؤ تو (سن لو) ا َ تم راضی ہو بھی گئے تو اللہ ایسے فاسقوں او ز * فرمانوں سے راضی نہ ہوگا۔

سورۃ بنی اسرا L (۱۷) آ $ ۸۶:- اور ا َ ہم چاہیں تو جو (کتاب) ہم تمہاری طرف وحی سے بھیجتے ہیں اسے سلب کرلیں پھر تمہیں اس کے لئے ہمارے مقابلے میں کوئی حمائتی میسر نہ آسکے۔

سورۃ بنی اسرا L (۱۷) آ $ ۸۹:- اور یہ حقیقت ہے کہ ہم نے اس قرآن میں (سمجھانے کے لئے) طرح طرح کی مثالیں * ڈ . ر بیان کی ہیں لیکن ڈ * ی دہ -- لوگوں نے کفران نعمت کر کے قبول کرنے سے انکار کر ڈ * ی۔

سورۃ بنی اسرا L (۱۷) آ $ ۹۰:- اور کہنے لگے ہم تم , پ اس وقت -- ایمان نہ لا N گے . # -- (تم اپنی رسا -- کے ثبوت میں) عجیب وغری $ * . تیں نہ دکھا دو۔ تم ہمارے لئے زمین سے چشمہ جاری کردو۔

سورۃ بنی اسرا L (۱۷) آ $ ۹۱:- * ی تمہارا کھجوروں اور انگوروں کا کو ئ * . غ ہو اور اسک @ میں نہریں بہادو۔

سورۃ بنی اسرا L (۱۷) آ $ ۹۲:- * ی جیسا تم کہا کرتے ہو ہم , پ آسمان کے ٹکڑے لا ا َ او * ی اللہ اور فرشتوں کو ہمارے سامنے لے آؤ۔

سورۃ بنی اسرا L (۱۷) آ $ ۹۳:- * ی تمہارا سونے کا گھر ہو * ی تم آسمان , پ پ ڑھ جاؤ اور ہم تمہارے پ ڑھنے کو بھی نہیں ما 3 گے . # -- کہ کوئی کتاب نہ لاؤ جسے ہم , پ ڑھ ہی لیں۔ کہدو میرا رب * پ ک ہے میں تو صرف ا ی K ن ہوں، جو رسول بنا H ی ہوں۔ یہ کام میرا نہیں ہے۔

نوٹ:- اس سوال کے جواب میں رسول ؐ کو یہ کہنا چاہئے کہ مجھے قرآن کے مثل ا ی کتاب دی گئی ہے جو تم کو سنا * ہوں کیا وہ کافی نہیں ہے؟ اور نہ ہی کبھی رسول نے ان سے یہ کہا کہ تم جو معجزہ کا مطالبہ کر رہے ہو کیا میں نے تمہارے کہنے سے چا + کے دو ٹکڑے نہیں کر دئے ا ی وہ معجزہ کیا کم ہے؟ نبی ؐ کو یہ کہنا چاہئے تھا۔ 1 نبی ؐ ہر مطالبہ , پ یہ کہتے ہیں کہ معجزہ دکھا * میرا کام نہیں ہے یہ تو اللہ کا کام ہے اور میرا معجزہ تو . سے , ڈ ا یہ ہے کہ اللہ نے مجھے قرآن ڈ * ی ہے۔ یہ . سے , ڈ ا معجزہ ہے۔ اسے مانو۔ . ٹھیک ہو جائیگا۔ اس لئے شق القمر کا معجزہ نہیں ہوا۔ ا َ ہو * تو نبی ؐ ضرورا ê سامنے پیش کرتے۔ نبی ؐ خاموش ہیں۔ اس لئے قوم کو غور کر * چاہئے۔

سورۃ بنی اسرا L (۱۷) آ $ ۱۰۵:- ہم نے اس قرآن کو سچائی کے ساتھ * ز ل کیا اور یہ سچائی کے ساتھ * ز ل ہو رہا ہے۔ اور اے رسول! ہم نے تمہیں صرف خوش خبری دینے والا اور خبردار کرنے والا بنا کر بھیجا ہے۔

سورۃ الکہف (۱۸) آ $ ۲۷:- اور اپنے رب کی کتاب جو تمہارے * پ س بھیجی جاتی ہے , پ ڑھتے اور پیروی کرتے رہا کرو۔ اس کی * . توں کو کوئی + لنے والا نہیں۔ (اور ا َ مشرکوں کے کہنے سے کسی نے ارادہ کیا تو) ہر ا َ اسکے سوا کہیں پناہ بھی نہیں * پ ئے گا۔

سورۃ الکہف (۱۸) آ $ ۲۸:- اور اپنے دل کو ان لوگوں کی معیت , پ مطمئن کرو جو اپنے رب کی رضا کے طلب گار بن کر صبح وشام اسے پکارتے ہیں اور ان سے ہر ا َ نگاہ نہ پھیرو، کیا تم د * کی ز M پسند کرتے ہو؟ کسی ایسے شخص کی اطا (نہ کر * جس کے دل کو اسکی * فرمانی اور ہمارے قانون نے ہماری * ی د سے غافل کر ڈ * ی ہے اور جس نے اپنی خواہش Ñ کی پیروی اختیار کرلی ہے اور اس کا کام حد سے , ڈ H ی ہے۔

سورۃ مریم (۱۹) آ $ ۹۷:- (اے محمد ﷺ V !) ہم نے یہ قرآن تمہاری ڈ . ن عربی میں آسان * ز ل کیا ہے -- کہ تم اس سے , پ ہیز گاروں کو خو Ÿ ی پہنچا دو اور جھگڑا کرنے والوں کو ڈر سنا دو۔

سورۃ عنکبوت (۲۹) آ $ ۱۸:- اور ا َ تم (مجھے) جھٹلاؤ تو تم سے پہلے بھی امتیں جھٹلا چکی ہیں اور رسول کے ذمہ کھولکر سنا دینے کے سوا اور کچھ نہیں۔

سورۃ نجم (۵۳) آ $ ۳:- وہ اپنی خواہش Ñ سے نہیں بولتے۔

سورۃ النجم (۵۳) آ$ ۴:-یہ تو ا۔ وحی ہے جو اس پ* زل کی جاتی ہے۔

کیا نبی کسی کو ہدا$ دے h تھے؟

سورۃ ا آل (۸) آ$ ۶۳:-اور ان کے دلوں میں الفت پیدا کر دی اور اَ تم د* بھر کی دو ۔ چ کرتے $ بھی ان کے دلوں میں الفت پیدا نہ کر h تھے1 اللہ ہی نے ان میں الفت ڈالدی ہے۔ بے شک وہ زبر د ۔ اور حکمت والا ہے۔

سورۃ یوسف (۱۲) آ$ ۱۰۳:-اور بہت سے آدمی، چاہے تم (کتنی ہی) خواہش کرو ایمان لانے والے نہیں ہیں۔

سورۃ یوسف (۱۲) آ$ ۱۰۴:-اور تم ان سے اس (اصلاح کرنے کا) کا کچھ+ لہ بھی تو نہیں مانگتے۔ یہ (قرآن) یقیناً تمام عالم کے لئے نصیحت ہے۔

سورۃ الرعد (۱۳) آ$ ۷:-جن لوگوں نے کفر کی راہ اختیار کر رکھی ہے وہ کہتے ہیں کہ اس پ اس کے رب کی طرف سے کوئی معجزہ کیوں* زل نہیں ہو*۔ تم تو صرف خبردار کرنے والے ہو۔

سورۃ المومنون (۲۳) آ$ ۷۳:-اور بے شک تم تو ان کو سیدھے راستہ کی طرف بلا رہے ہو۔

سورۃ النحل (۲۷) آ$ ۸۱:-اور اسی طرح نہ+ ھوں کو گمراہی سے نکال کر راستہ دکھا h ہو۔ تم تو انہیں کو سنا h ہو جو ہماری* یت پ ایمان لاتے ہیں اور فرمانبردار ہو جاتے ہیں۔

سورۃ النحل (۲۷) آ$ ۹۲:-اور یہ بھی حکم *H ہے کہ میں قرآن پڑھ کر سناؤں (اور عمل کر کے بتاؤں، تو اے لوگو! اچھی طرح سن لو) جو راہ را ۔ اختیار کرے گا وہ اپنے فا+ ہ کے لئے اختیار کرے گا اور جو گمراہ ہوگا تو اس سے کہہ دو کہ میں تو صرف نصیحت کرنے والا ہوں۔

سورۃ القصص (۲۸) آ$ ۵۶:-(اے محمدؐ!) یہ تمہارا کام نہیں ہے کہ تم جسے چاہو سیدھا راستہ پ ` دو۔ اللہ کا قانون جسے چاہتا ہے سیدھے راستہ پ ` دیتا ہے (ہدا$ اسکو ملتی ہے جو اسکا اہل ہو)۔

سورۃ القصص (۲۸) آ$ ۶۸:-اور تمہارا رب جو چاہتا ہے پیدا کر* ہے اور جسے چاہتا ہے اپنے کام کے لئے چن 8 ہے۔ لیکن چنے ہوئے لوگوں کو کوئی اختیار نہیں۔ اور جو لوگ شرک کرتے ہیں اللہ اس سے* پ ک اور *۔ لا* ہے۔

سورۃ الروم (۳۰) آ$ ۵۳:-اور نہ عقل کے+ ھوں کو ان کی گمراہی سے نکال کر راہ را ۔ پ لا h ہو تم تو انہیں لوگوں کو سنا h ہو جو ہماری* یت پ ایمان لاتے ہیں۔ سو وہی فرمانبردار ہیں۔

سورۃ شوریٰ (۴۲) آ$ ۴۸:-(اے رسولؐ!) اَ وہ لوگ روگردانی کریں (تو کرنے دو) ہم نے تم کو ان پ داروغہ بنا کر تو نہیں بھیجا۔ تمہارے ذمہ تو اللہ کا پیغام پہنچا دینا ہے*۔ ت یہ ہے کہ۔ # Kl ن کو ہم اپنی رحمت کا مزہ چکھاتے ہیں تو خوش ہو جا* ہے، اور اَ ان کو ان ہی کے اعمال جو انہوں نے آگے بھیجے ہیں، سے کوئی سختی پہنچتی ہے تو ۔ احسانوں کو بھول جا* ہے۔ بے شک Kl ن۔ ڈا ہی* فرمان ہے۔

سورۃ الاحقاف (۴۶) آ$ ۹:-کہدو کہ میں کوئی * رسول نہیں* یا اور میں نہیں جا { کہ میرے ساتھ کیا سلوک کیا جائے گا اور تمہارے ساتھ کیا، میں تو اس کی پیروی کر* ہوں جو مجھ پ وحی آتی ہے اور میرا کام تو کھلا ڈرسنا* ہے۔

سورۃ التغابن (۶۴) آ$ ۱۲:-(اے Kl نو! سنو) اور اللہ کی اطا ÷ کرو اور اسکے رسول کی اطا ÷ کرو اور اَ تم منہ موڑتے ہو تو ہمارے رسول کے ذمہ تو صرف پیغام کا کھول کھول کر پہنچا دینا ہے۔

سورۃ طلاق (۶۵) آ$ ۱۱:-اور رسول بھی بھیجا جو تمہارے سامنے اللہ کی کھلی کھلی* یت پڑھتا ہے* کہ جو لوگ ایمان لا N اور نیک عمل کرتے رہے ہیں ان کو+ ھیرے سے نکال کر روشنی میں لے آئے اور جو شخص ایمان لائے اور نیک عمل کرے گا، اس کو اللہ ۔ A کے* غوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہونگی ہمیشہ ان میں رہے گا، ایسے شخص کے لئے اچھی روزی مہیا کر رکھی ہے۔

سورۃ الانفطار (۸۲) آ$ ۱۹:-(وہ دن وہ ہے) جس دن کوئی شخص کسی شخص کے لئے کسی چیز کا مختار نہ ہوگا اور تمام* احکام اس روز اللہ ہی کے ہونگے۔

قرآن پ ایمان اور اس کی پیروی

سورۃ آل عمران (۳) آ$ ۸۵:-اور جو کوئی بھی اسلام کے علاوہ کوئی اور دین تلاش کرے گا، مانے گا، پس وہ اس سے ہرَ* قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آ ۔ ت میں خسارہ* پ نے والوں میں سے ہوگا۔

سورۃ Kl ء (۴) آ$ ۸۷:-وہ اللہ (کون کہتا ہے) اللہ نہیں ہے، سنو! بے شک اللہ ہے وہ تم ۔ کو قیامت کے دن جمع کرے گا، جس کے آنے میں کوئی شبہ نہیں اور اللہ کی* ت سے ب ڑھ کر سچی* ت اور کس کی

ہوسکتی ہے۔

سورۃ الجاسیہ (۴۵) آ$ ۶:- یہ اللہ کی * یت ہیں جو ہم تم کو پڑھ پڑھ کر سناتے ہیں حق کے ساتھ (یعنی آپ کے دل پر القا کرتے ہیں) اللہ کی * یت کے بعد کس* بت پر ایمان لا N گے۔

سورۃ القمان (۳۱) آ$ ۶:- اور لوگوں میں بعض ایسے بھی ہیں جو بیہودہ قصے، کہا* ں، احاد$ + کرلاتے ہیں* کہ بے سمجھے لوگوں کو اللہ کی راہ سے ?‌ N اور اس سے مذاق کریں۔ وہ ایسے ہیں جن کے لئے ذلیل کر نے والا عذاب ہے۔

سورۃ الاÅم (۶) آ$ ۱۵۵:- اور یہ کتاب 'قرآن' ہے جسے ہم نے* زل کیا ہے* ہے۔ لہٰذا اس پر عمل کرو اور اللہ کی* فرمانی سے بچو* کہ تم پر رحم کیا جائے

سورۃ الاÅم (۶) آ$ ۱۵۷:* یہ کہو کہ ہم پر بھی کتاب* زل ہوتی تو ہم ان لوگوں کی نسبت کہیں سیدھے راستہ پر ہوتے۔ سو تمہارے* پس تمہارے رب کی طرف سے دلیل اور ہدا$ اور رحمت آ گئی تو اس سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا جو لوگوں کو ہماری * یت سے پھیرتے ہیں، اس پھیرنے کے L ہم ان کو جلد بڑے عذاب کی سزا دیں گے۔

سورۃ یونس (۱۰) آ$ ۱۰۹:- اور (اے رسولؐ!) تمہیں وحی کے ذریعہ جو حکم* جا رہا ہے اس کی پیروی کرو اور ہمت کے ساتھ مقابلہ کرو یعنی صبر کرو یہاں- کہ اللہ فیصلہ کرے۔ اور وہی سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔

سورۃ الا اب (۳۳) آ$ ۱:- اے نبیؐ! اللہ سے ڈرتے رہنا اور کافروں اور منافقوں کا کہنا نہ ماننا بے شک اللہ جاننے والا اور حکمت والا ہے۔

سورۃ الا اب (۳۳) آ$ ۲:- اور جو کتاب تم پر تمہارے رب کی طرف سے وحی کی جارہی ہے اسی کی پیروی کر* بے شک اللہ تمہارے اعمال سے خبردار ہے۔

سورۃ المرسلات (۷۷) آ$ ۵۰:- اب اس قرآن کے بعد کس* بت پر ایمان لا N گے۔

نوٹ:- یہ تو نہیں کہا کہ اس مثل کے بعد کس* بت پر ایمان لا N گے۔

رسول کی شکا$ - کیا کتاب اللہ بھی رسول ہے؟

سورۃ الفرقان (۲۵) آ$ ۳۰:- اس روز رسولؐ کہے گا کہ اے رب میری قوم نے اس قرآن کو اپنے غلط عقیدوں کا* پابند بنا رکھا تھا چھوڑ رکھا تھا اور ا- طرح سے جھاڑ پھو- کا â بنا رکھا تھا۔

سورۃ الاÅم (۶) آ$ ۱۳۰:- اے/ وہ جن وانس! کیا تمہارے* پس خود تم میں سے ایسے رسول نہیں آئے تھے جو تم کو میری * یت سناتے اور اس دن کے ا م سے ڈراتے تھے؟ وہ کہیں گے ہاں! ہم اپنے خلاف خود گواہی دیتے ہیں۔ آج د* کی + گی نے ان لوگوں کو دھوکے میں ڈال رکھا ہے۔1 اس وقت وہ خود گواہی دیں گے کہ وہ کافر تھے۔

سورۃ الاعراف (۷) آ$ ۵۳:- اب کیا وہ لوگ اس کے سوا کسی اور* بت کے منتظر ہیں کہ وہ ا م سامنے آجائے جس کا یہ کتاب خبر دے رہی ہے؟ جس روز وہ ا م سامنے آجائے گا تو وہی لوگ جنہوں نے اسے بھلا رکھا تھا وہ بول اٹھیں گے کہ بے شک ہمارے رب کے رسول حق لے کر آئے تھے۔ بھلا آج ہمارے کوئی سفارشی نہیں کہ ہماری سفارش کریں* یہ ہم پھر لو* ئے جا N کہ جو عمل ہم کرتے تھے، ان کے سوا اور نیک عمل کریں۔ بے شک ان لوگوں نے اپنا نقصان کیا اور جو کچھ افترا کیا کرتے تھے ان سے جا* رہا۔

سورۃ فاطر (۳۵) آ$ ۳۷:- اور وہ* فرمان اس میں چلاّ N گے کہ اے رب ہم کو نکال لے اب ہم نیک عمل کیا کریں گے، نہ کہ وہ جو پہلے کرتے تھے۔ (جواب* جائے گا) کیا ہم نے تم کو اتنی عمر نہ دی تھی کہ اس میں جو سمجھنا چاہے سمجھ 8 اور تمہارے* پس ڈرانے والا بھی * تھا، تو اب مزے چکھو۔ ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔

سورت الزمر (۳۹) ۷۱:- اور کافروں کو/ وہ/ وہ بنا کر جہنم کی طرف لے جا N گے یہاں- کہ. # وہ اس کے* پس پہنچیں گے اور اس کے دروازے کھول دئے جایں گے اس وقت دوزخ کے داروغہ ان سے کہیں گے کیا تمہارے* پس تم ہی میں سے (یعنی رسولوں میں سے) رسول نہیں آئے تھے؟ جو تم کو تمہارے پروردگار کی * یت پڑھ کر سناتے ہوں اور اس دن کے پیش آنے سے ڈراتے تھے؟ کہیں گے کیوں نہیں۔ لیکن کافرو ں کے حق میں عذاب صادر ہو H۔

سورۃ المومن (۴۰) آ$ ۴۹:- اور جو لوگ آگ میں جل رہے ہونگے وہ دوزخ کے داروغہ سے کہیں گے کہ

اپنے رب سے دعاء کرو کہ ا یے روز تو ہم سے عذاب ہلکا کر دے۔

سورۃ المومن (۴۰) آ$ ۵۰:-وہ کہیں گے کیا تمہارے رسول تمہارے* پ س K * س لے کر نہیں آئے تھے؟ وہ کہیں گے کیوں نہیں؟ تو وہ کہیں گے تم ہی دعاء کرو۔ اور کافروں کی دعاء اس روز بے کار ہوگی۔

سورۃ حم السجدہ (۴۱) آ$ ۲۰:-یہاں -- کہ . # اس کے* پ س پہنچ جا N گے تو ان کے کان اور آنکھیں اور کھال ان کے خلاف گواہی دیں گے، ان کے اعمال کی جو وہ کرتے تھے۔

سورۃ حم السجدہ (۴۱) آ$ ۲۱:-وہ اپنی کھالوں سے کہیں گے کہ تم نے ہمارے خلاف کیوں شہادت دی؟ وہ جواب دیں گے کہ ہمیں اس اللہ نے گو* ئی دی جس نے ہر شئے کو گو* ئی دی ہے۔ اور اسی نے تمہیں پہلی* . ر پیدا کیا تھا اور اسی کی طرف تم لو* ئے جاو گے۔

سورۃ حم السجدہ (۴۱) آ$ ۲۲:-تم H ہ کرتے وقت . # پ Y تھے تو تمہیں یہ گمان نہیں ہو* تھا کہ (قیامت کے روز) تمہارے کان تمہاری آنکھیں اور تمہاری کھالیں تمہارے خلاف گواہی دیں گی۔ بلکہ تم نے تو یہ سمجھ رکھا تھا کہ تمہارے بہت سے اعمال کی اللہ کو خبر ہی نہ ہوگی۔

سورۃ الزخرف (۴۳) آ$ ۴۵:-(اے محمد ﷺ V) ہم نے تم سے پہلے جتنے رسول بشر بھیجے تھے اور ان کے ساتھ کتابیں، تو وہ بھی رسول ہیں ان سے پوچھ لو یعنی ان کتابوں کو پڑھ کر دیکھ لو۔ کیا ہم نے اپنے علاوہ کوئی اور رحمٰن بنا* ہے کہ اس کی عبادت کی جائے۔

سورۃ الدخان (۴۴) آ$ ۱۱:-اور لوگوں پہ چھا جائے گا۔ وہ دردنا* ک عذاب ہوگا۔

سورۃ الدخان (۴۴) آ$ ۱۲:-(جسے دیکھ کر G ین حق کہیں گے) اے ہمارے رب! ہم پہ سے یہ عذاب * ل دے ہم ایمان لے آئے۔

سورۃ الدخان (۴۴) آ$ ۱۳:-لیکن اس وقت کا ایمان ا* کس کام میں آئے گا، حالا è ان کے* پ س د * میں رسول آ چکے تھے جو کھلے احکام لے کر آئے تھے اور بیان کرتے تھے۔

سورۃ الجاثیہ (۵۴) آ$ ۲۹:-یہ ہماری کتاب تمہارے* . رے میں صاف صاف بیان کر دے گی جو جو کچھ تم کیا کرتے تھے، ہم لکھواتے جاتے تھے۔

سورۃ الملک (۶۷) آ$ ۸:-گو* یا مارے جوش کے پھٹ پڑے گی۔ . # . # کوئی / وہ اس میں ڈالا جائے گا تو اس کے کا* ے ان لوگوں سے پوچھیں گے کہ کیا تمہارے* پ س خبر دار کرنے والا کوئی نہ* یہ تھا۔

سورۃ الملک (۶۷) آ$ ۹:-وہ جواب دیں گے کہ ہدا$ کرنے والا تو ضرور* یہ تھا لیکن ہم نے اس کو جھٹلا* یہ اور کہا کہ اللہ نے تو کوئی چیز* زل نہیں کی تم تو . ی غلطی میں ہو۔

نوٹ:-ان * یت سے* . $ ہوا کہ اللہ کی کتابیں بھی رسول ہیں اس لئے میری تلاش غالباً آسان ہوگئی اس لئے کیا مجھے میرا رسول قرآن کی شکل میں مل جائے گا اس پہ* . ت آگے چل کر ہوگی۔

کیا محمد ﷺ V کسی کو بخشوا h تھے؟

سورۃ توبہ (۹) آ$ ۸۰:-اے نبیؐ! تم ایسے لوگوں کے لئے خواہ معافی کی درخوا -- کرو* یہ کرو/ تم ستر* . ر بھی انہیں معاف کر دینے کی درخوا -- کرو گے تو اللہ انہیں ہر/ معاف نہیں کرے گا اس لئے کہ انہوں نے اللہ اور اسکے رسول کے ساتھ کفر کیا ہے اور اللہ کا قانون منافقوں کو راہ -- ت نہیں دیتا۔

سورۃ توبہ (۹) آ$ ۸۴:-(اے نبیؐ ایسے آدمیوں کو مسلمان نہ سمجھو) اور ان میں سے جو کوئی مرے اسکی U زِ جنازہ بھی ہر/ نہ پڑھنا (یعنی ان کے لئے دعائے مغفرت نہ کر*) اور نہ کبھی ان کی قبر پہ کھڑے ہو* کیو è انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ کفر کیا ہے اور وہ مرے ہیں اس حال میں کہ وہ فاسق تھے۔

سورۃ توبہ (۹) آ$ ۹۶:-وہ تمہارے سامنے قسمیں کھا N گے* کہ تم ان سے راضی ہو جاؤ سنو ((سن لو)) / تم راضی ہو بھی گئے تو اللہ ایسے فاسقوں او* فرمان لوگوں سے راضی نہ ہوگا۔

سورۃ توبہ (۹) آ$ ۱۱۳:-یہ* . ت رسول اور مسلمانوں کو ز$ نہیں دیتی کہ وہ مشرکوں کے لئے دعائے مغفرت کریں چاہے وہ ان کے رشتہ دار قر R ہی ہوں . # کہ ان پہ یہ* . ت ظاہر ہو چکی کہ وہ دوزخی ہیں۔

سورۃ الزمر (۳۹) آ$ ۱۹:-بھلا جس شخص پہ عذاب کی* . ت* . $ ہو چکی ہے تو کیا تم ایسے دوزخی کو دوزخ سے چھڑا h ہو؟

سورۃ المنافقون (۶۳) آ$ ۶:-ان کے حق میں آپ کا استغفار کر* اور نہ کر* دونوں . ا . ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں ہر/ نہ بخشے گا۔ بے شک اللہ ایسے* فرمان لوگوں کو ہدا$ نہیں دیتا۔

سورۃ بقرۃ (۲) آ$ ۴۸:-اس دن کے عذاب سے بچو! جس دن نہ کوئی شخص کسی شخص کی طرف سے* وان بھرے گا نہ کسی کی جا$ سے پیش ہو h والی شفا (-کی* . ائی ہوگی نہ کسی کی طرف سے کوئی فدیہ لیا جائے گا اور نہ ہی (عذاب الٰہی کے تحت آئے ہوئے) لوگوں کی مدد کی جائے گی۔

سورۃ البقرہ (۲) آ$ ۱۲۳:- اور ڈرو اس دن سے ۔ # کوئی کسی کے ذرا کام نہ آئے گا نہ کسی سے فدیہ قبول کیا جائے گا نہ کوئی شفا (ؑ ہی آدمی کو فا# ہ دے گی اور نہ مجرموں کو کہیں سے کوئی مدد ملے گی۔

سورۃ البقرہ (۲) آ$ ۲۵۴:- اے لوگو! جو ایمان لائے ہو جو کچھ مال ومتاع ہم نے تمہیں *ۓ ہے اس میں سے ؐ چ کرو قبل اس کے کہ وہ دن آئے جس میں نہ ؐ+ وفروؐ# ہو گی نہ دوستی کام آئے گی اور نہ شفا (ؑ (سفارش) چلے گی۔ اور ظالم اصل میں وہی ہیں جو کفر کی روش اختیار کرتے ہیں۔

سورۃ البقرہ (۲) آ$ ۲۵۵:- وہ اللہ (جس کے لئے کافر کہتا ہے) اللہ نہیں ہے تو سنو یقیناً وہ ہے وہ ز+ ہ جاو+ ہستی ہے، جو تمام کائنات کو سنبھالے ہوئے ہے۔ وہ نہ سو* ہے اور نہ اسے اوo لگتی ہے (نہ بے خبر ہو* ہے) زمین میں جو کچھ ہے اس کا ہے، کون ہے جو اسکی جناب میں اسکے اِذن (قانون) کے بغیر سفارش (شفا (ؑ) کر سکے؟ جو کچھ بندوں نے اپنے ہاتھوں یعنی طاقت سے کھلے، ظاہر کیا ہے اسے بھی وہ جا{ ہے جو لکھا جا رہا ہے لکھنے والوں کے ذریعہ اور جو کچھ چھپا ہے یعنی دلوں کے خیالات کو بھی جا{ ہے، وہ بھی نوٹ ہو رہے ہیں اللہ کا قانون نوٹ کر رہا ہے اور اسکے علم میں سے کوئی چیز ان کی اَ فت میں نہیں آسکتی اِلّا یہ کہ کسی چیز کا علم وہ خود ہی ان کو دینا چاہے۔ اس کی حکومت آسمانوں اور زمین پہ چھائی ہوئی ہے اور اسکی نگہبانی اس کے لئے کوئی تھکا دینے والا کام نہیں ہے۔ بس وہی اے ؍ رگ وبر" ذات ہے۔

سورۃ البقرہ (۲) آ$ ۱۱۹:- ہم نے تم کو علم حق کے ساتھ خوŸی دینے والا اور ڈرسنانے والا بنا کر بھیجا ہے اب جو لوگ جہنم سے رشتہ جوڑ چکے ہیں ان کی طرف سے تم جواب دہ نہیں ہو۔

سورۃ آل عمران (۳) آ$ ۱۰۳:- اے رسول! آپ کے اختیار میں کچھ نہیں اللہ چاہے تو ان کی توبہ قبول کرے* یا عذاب دے کیوè وہ ظالم ہیں۔

سورۃ آل عمران (۳) آ$ ۱۲۹:- واسطے اللہ تعالیٰ ہی کے ہے آسمانوں اور زمین میں حکم اس کا ہے اور وہ اسے معاف کر* ہے جو اپنے عمل سے چاہتا ہے اور اللہ بخشنے والا مہر* ن ہے۔

سورۃ Kۃ ء (۴) آ$ ۱۰۵:- اے نبی ہم نے یہ کتاب حق کے ساتھ تمہاری طرف* زل کی ہے* کہ جو راہ را ← اللہ نے تمہیں دکھائی ہے اس کے مطابق لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تم+ *ۓ $ لوگوں کی طرف سے جھگڑنے والے نہ بنو۔

سورۃ الاÅم (۶) آ$ ۵۱:- اور اے نبی تم اس علم (وحی) کے ذریعہ ان لوگوں کو نصیحت کرو جو اسکا خوف

رp ہیں کہ اپنے رب کے سامنے کبھی اس حال میں پیش کئے جا N گے کہ اس کے سوا وہاں کوئی نہ ہو گا جو ان کا حامی و مددگار ہو* یا ان کی سفارش (شفا (ؑ) کرے شا+ وہ ڈر جا N ۔

سورۃ الاÅم (۶) آ$ ۷۰:- چھوڑو ان لوگوں کو جنہوں نے اپنے دین کو کھیل اور او رتماشا بنا رکھا ہے اور جنہیں د* کی ز+ گی فر$ میں مبتلا کئے ہوئے ہے، ہاں 1 یہ قرآن سنا کر نصیحت اور تنبیہ کرتے رہو کہیں کوئی شخص اپنے کئے کرتوتوں کے *ل میں اَ فتار نہ ہو جائے اور اَ فتار بھی اس حال میں ہو کہ اللہ سے بچانے والا کوئی حامی و مددگار اور کوئی شفا (ؑ کرنے والا اس کے لئے نہ ہو، اَ وہ ہر ممکن چیز فدیہ میں دn چھوٹنا چاہے تو وہ بھی اس سے قبول نہ کی جائے، کیوè ایسے لوگ تو خود اپنی کمائی کے نتیجہ میں پکڑے جا N گے ان کو اپنے انکار حق کے معاوضہ میں کھولتا ہو* پانیW کا اور در* ک عذاب بھگتنے کو ملے گا۔

سورۃ الاÅم (۶) آ$ ۹۴:- اور اب تو ویسے ہی تن تنہا ہمارے سامنے حاضر ہو گئے جیسا ہم نے تم کو پہلی *ر اکیلا پیدا کیا تھا، جو کچھ ہم نے تمہیں د* میں *ۓ تھا وہ ← تم پیچھے چھوڑ آئے ہو، اور اب ہم تمہارے ساتھ تمہارے سفارشوں کو بھی نہیں دیکھتے جن کے متعلق تم سمجھتے تھے کہ تمہارے کام بنانے میں ان کا بھی کچھ حصہ ہے تمہارے آپس کے ← راستے ٹوٹ گئے اور وہ ← تم سے گم ہو گئے جن کا تم زعم رp تھے۔

سورۃ السجدہ (۳۲) آ$ ۴:- کہو وہ اللہ ہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو اور ان ساری چیزوں کو جو ان کے درمیان ہیں، چھ دنوں میں پیدا کیا اور اس کے بعد عرش پہ جلوہ فرما ہوا، اس کے سوا نہ تمہارا کوئی حامی ہے اور نہ کوئی مددگار اور نہ کوئی اس کے آگے سفارش (شفا (ؑ) کرنے والا، تو کیا تم ہوش میں نہ آؤ گے۔

سورۃ الفاطر (۳۵) آ$ ۱۸:- کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گا، اور کوئی * ہوا Ñ اپنا بوجھ اٹھانے کے لئے پکارے گا تو اسکے بوجھ کا اے ادنیٰ حصہ بھی ہٹانے کے لئے کوئی نہ آئے گا۔ چاہے وہ قری$" ین رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو، تم ان ہی لوگوں کو متنبہ کر h ہو جو بے دیکھے رب سے ڈرتے ہوں اور لا ز قائم کرتے ہوں۔ جو شخص بھی* پہ کیز گی اختیار کر* ہے اپنی بھلائی کے لئے کر* ہے اور پلٹنا ← کو اللہ ہی کی طرف ہے۔

سورۃ الزمر (۳۹) * یت ۴۳-۴۴:- کیا اس رب کو چھوڑ کر ان لوگوں نے دوسروں کو شفیع بنا رکھا ہے؟ ان سے کہدو کیا وہ شفا (ؑ کریں گے خواہ ان کے اختیار میں کچھ نہ ہو اور وہ سمجھتے بھی نہ ہوں؟ کہو شفا (ؑ ساری کی ساری اللہ کے اختیار میں ہے، آسمانوں اور زمین کی* دشاہت کا وہی مالک ہے۔ پھر اس کی طرف تم پلٹائے

جانے والے ہو۔

سورۃ المومن (۴۰) آیت ۱۸-۱۹:-اے نبی ڈرادو ان لوگوں کو اس دن سے جو قریب آ رہا ہے۔ جب کلیجے منھ کو آ رہے ہونگے اور لوگ چپ چاپ غم کا گھونٹ پئے ہوئے کھڑے ہونگے، ظالموں کا نہ کوئی دوست ہوگا اور نہ کوئی شفیع جس کی بات مانی جائے اللہ نگاہوں کی چوری سے واقف ہے اور وہ راز تک جانتا ہے جو سینوں نے چھپا رکھے ہیں۔

کیا سفارش کرنے والوں کو اللہ کی اجازت ہے؟

سورۃ یونس (۱۰) آیت ۳:-حقیقت یہ ہے کہ تمہارا رب وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن (ایام) میں پیدا کیا، پھر تخت سلطنت پر جلوہ گر ہو کر کائنات کا انتظام چلا رہا ہے۔کوئی شفاعت کرنے والا نہیں ہے الا یہ کہ جو پہلے اس کا حکم ہو۔

سورۃ مریم (۱۹) آیت ۸۷:-اس وقت لوگ سفارش لانے پر قادر نہ ہونگے، بجز اس کے جس نے رحمٰن سے پروانہ حاصل کرلیا ہو۔

سورۃ طٰہٰ (۲۰) آیت ۱۰۹-۱۱۰:-اس روز سفارش کارگر نہ ہوگی الا یہ کہ کسی کو رحمٰن اس کی اجازت دے اور اس کی بات سننا پسند کرے، وہ لوگوں کا ظاہری اور چھپا، اگلا اور پچھلا سب حال جانتا ہے اور دوسروں کو اس کا علم نہیں ہے۔

سورۃ الانبیاء (۲۱) آیت ۲۸:-جو کچھ ان کے ہاتھوں نے ظاہر کیا ہے اسے بھی جانتا ہے اور جو کچھ چھپا کر کرتے ہیں اس سے بھی وہ باخبر ہے۔لوگوں نے جن کو سفارشی بنا رکھا ہے وہ کسی کی سفارش نہیں کرتے الا یہ کہ جن کے حق میں سفارش سننے پر راضی ہو۔

سورۃ الزخرف (۴۳) آیت ۵۶:-اس کو چھوڑ کر وہ لوگ جنہیں پکارتے ہیں وہ کسی کی شفاعت کا اختیار نہیں رکھتے الا یہ کہ کوئی علم کی بنا پر حق کی شہادت دے (اور یہ تو ظاہر ہے اللہ سے کسی کا کوئی کام چھپا نہیں ہے نگاہوں کی چوری سینوں کے راز سب اس کو معلوم ہیں پھر شفاعت کی کیا ضرورت)۔

سورۃ النجم (۵۳) آیت ۲۶:-آسمانوں میں کتنے ہی فرشتے موجود ہیں ان کی شفاعت کچھ بھی کام نہیں آسکتی جب تک کہ اللہ کسی کو اس کی اجازت نہ دے جس کے لئے وہ عرضداشت سننا چاہے اور اسکو پسند کرے۔

سورۃ المدثر (۷۴) آیت ۴۷-۴۸-۴۹:-یہاں تک کہ ہمیں اس یقینی چیز سے سابقہ پیش آگیا یعنی موت۔ ان کو جود میں یقین تھا کہ ہماری شفاعت ہوگی تو سن لیں کہ ان سفارش کرنے والوں کی سفارش نفع نہ دے گی آخر ان کو کیا ہو گیا ہے کہ نصیحت سے منھ موڑ رہے ہیں۔

سورۃ سبا (۳۴) آیت ۲۳:-اور اللہ کے حضور کوئی شفاعت کسی کے لئے نفع نہیں ہو سکتی۔ الا اس شخص کی جس کے لئے اللہ نے شفاعت کی اجازت دی ہو۔حتیٰ کہ جب لوگوں کے دلوں سے گھبراہٹ دور ہوگی تو وہ پوچھیں گے کہ تمہارے رب نے کیا جواب دیا؟ وہ کہیں گے کہ ٹھیک جواب ملا ہے۔اور وہ بزرگ اور برتر ہے (یعنی یہ جواب تو قرآن میں درج ہے کہ کسی کو شفاعت کی اجازت نہیں پھر اس قانون کو اللہ کیسے توڑے گا تو یہی جواب جان لو)

سورۃ الدخان (۴۴) آیت ۴۱-۴۲:-وہ دن جب کوئی عزیز اپنے عزیز کے کچھ بھی کام نہ آئے گا نہ کہیں سے انہیں مدد پہنچے گی سوائے اس کے کہ اللہ ہی کسی پر رحم کرے وہ زبردست اور رحیم ہے۔

شفاعت کے بارے میں احادیث؟

بخاری جلد دوم، کتاب الوصایا، صفحہ ۴۴ حدیث ۲۶:-ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن، حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ جب اللہ نے آیت (سورۃ الشعراء (۲۶) آیت ۲۱۴) نازل فرمائی تو رسول ﷺ کھڑے ہوئے اور فرمایا اے قریش یا اسی جیسا کوئی لفظ فرمایا تم اپنی جانوں کو دوزخ کی آگ سے بچاؤ میں اللہ کے مقابل تمہارے کسی کام نہیں آسکتا۔اے رسول اللہ کی پھوپی صفیہ! میں اللہ کے مقابل آپ کے بھی کسی کام نہیں آسکتا۔اے محمد کی بیٹی فاطمہ میرے مال میں سے جو چاہے مانگ لے۔لیکن اللہ کے مقابل میں تیرے بھی کام نہیں آسکتا۔اس حدیث کو اصبغ ابن وہب، یونس ابن شہاب نے بھی روایت کیا ہے۔

بخاری جلد دوم، کتاب الجہاد صفحہ ۱۵۱ حدیث ۳۱۸:-حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ نبیؐ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور آپؐ نے مال غنیمت میں خیانت کا ذکر کرتے ہوئے اسے بہت بڑا جرم قرار دیا اور فرمایا کہ قیامت میں تم میں سے کسی کو اس حال میں دیکھنا پسند نہیں کرتا کہ اس کی گردن میں بکری سوار ہو کر ممیا رہی ہو یا گھوڑا سوار ہو کر ہنہنا رہا ہو، اس وقت وہ کہے یا رسول اللہ میری مدد فرمایئے۔اس وقت میں جواب دوں کہ

اب میں تمہارے لئے کچھ نہیں کرسکتا۔ میں نے اللہ کا حکم تمہیں پہنچا*دیا تھا*یا اس کی گردن پر اونٹ$ سوار ہو کر
... رہا ہو اور اس وقت کہے*یا رسول اللہ میری مدد فرمائیے، پس میں جواب دوں کہ اب میں تمہارے لئے کچھ
نہیں کرسکتا میں نے حکم اللہ تم لوگوں -- پہنچا*دیا تھا*یا اس کی گردن پر مال ودو -- سوار ہوا اور وہ کہے*یا رسول
اللہ میری مدد فرمائیے تو میں جواب دوں۔ آج مجھے تمہارا کوئی اختیار نہیں ہے، میں نے اللہ کا حکم تم -- پہنچا*دیا
تھا*یا اس کی گردن پر کپڑے ہوں، جو اُڑ رہے ہوں اور وہ کہے*یا رسول اللہ! میری مدد فرمائیے تو میں جواب
دوں کہ تمہارے لئے میرے*پاس کوئی اختیار نہیں، میں نے اللہ کا حکم تمہیں پہنچا*دیا تھا۔

بخاری جلد دوم، کتاب الجہاد صفحہ ۱۵۱ حدیث$ ۳۱۹:- حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ کرکرہ* نامی ایک شخص
نبی کریمؐ کے اسباب کی حفاظت پر متعین تھا (گویا صحابی). # اس کا انتقال ہوا H تو رسول اللہؐ نے فرمایا کہ وہ
جہنمی ہے۔ لوگ اس کی وجہ تلاش کرنے لگے تو اس کے سامان میں ایک عبا* پائی جو اس نے مال غنیمت سے چھپا
کر رکھی تھی۔

نوٹ:- رسول صلی اللہ V کو یہ چوری اور جہنم میں جانا کیسے معلوم ہوا؟ یہ تو غیب کی باتیں ہیں اور غیب صرف اللہ جانتا {
ہے۔ اور کیا یہ ... م بہت بڑا تھا جو اس کے لئے شفاعت کام نہ دیگی اور یہ شرک بھی نہیں ہے شرک کے علاوہ تو
H. ہ معاف ہو h ہیں۔ شفاعت تو بڑے سے بڑے H ہ کو بخشوا دیگی تو پھر کرکرہ* نامی شخص کے لئے کیسے
کارگر نہ ہوگی؟ غور کرو۔

بخاری جلد دوم کتاب الC صفحہ ۳۳۶ حدیث$ نمبر ۱۴۱۷:- حضرت ابوہریرہؓ سے روایت$ ہے کہ نبی صلی اللہ V نے
فرمایا اے بنی عبد مناف! اپنی جانوں کو اللہ سے بچاؤ۔ اے بنی عبدالمطلب! اپنی جانوں کو اللہ سے بچاؤ۔ اے
والدہ زبیر بن العوام یعنی رسول اللہ کی پھوپھی! اے فاطمہ M. محمد! تم دونوں بھی اپنی جانوں کو اللہ سے بچاؤ۔
مجھے اللہ کی طرف سے تمہارا بھی ذاتی اختیار نہیں ہے۔ ہاں میرے مال میں سے جو چاہو مجھ سے مانگ لو۔

اِذْن*یا اجازت کا مطلب کیا ہے؟

جن آیت میں اجازت (اِذْن) کا ذکر ہے اس کا مطلب جاننے کے لئے قرآن کی آیت کو دیکھنا ضروری ہے
کیا اس لفظ سے مراد اجازت ہے*یا انکا*یا لفظ اِذن کا مطلب قانون بھی ہوسکتا ہے*یا نہیں؟
سورۃ الاعراف (۷) آیت$ ۱۲۳:- فرعون نے کہا تم اس پر ایمان لے آئے قبل اس کے کہ میں تمہیں اجازت

دوں؟ یقیناً یہ کوئی خفیہ سازش تھی، جو تم لوگوں نے اس دارالسلطنت میں کی* کہ اس کے مالکوں کو اقتدار سے
بے دخل کردو۔ اس طرح فرعون نے (آیت ۲:۱۷اور ۲۶:۴۹) میں بھی کہا ہے کہ تم اس پر ایمان لے آئے قبل
اس کے کہ میں تمہیں اسکی اجازت دیتا۔ قابل غور*بات ہے کہ اگر جادوگر فرعون سے اس*بات کی اجازت مانگتے
کہ ہم موسیٰ کے رب پر ایمان لے آ N تو کیا فرعون یہ اجازت دے دیتا؟ اگر ایمان داری کے ساتھ
اور وراثت$ میں ملے عقیدوں سے الگ ہٹ کر رائے دی جائے گی تو یقیناً جواب یہی ہوگا کہ نہیں۔ اور یہی
جواب صحیح بھی ہے جیسے زید نے کہا کہ کیا میں اس کھانے کو کھالوں*یا اسکو نہ کھاؤں؟ تو مطلب پہلے جواب میں
منفی پہلو ہے اور دوسرے میں مثبت پہلو۔ زید کا مطلب پہلے جملے سے یہ ہے کہ اس کو نہیں کھاؤنگا، دوسرے
میں یہ ہے کہ میں اسکو کھاؤنگا۔ اس سے میں کیوں محروم رہوں۔ بس یہی پہلو فرعون کے سوال کا ہے یعنی میری
اس امر میں کوئی اجازت نہیں کہ میری حکومت میں رہنے والا کوئی آدمی موسیٰ کے رب پر ایمان لائے میری
اجازت کسی قیمت پر نہیں ہے۔ کیا اِذن کا مطلب اجازت کے ساتھ کچھ اور بھی ہے۔ فرعون کے الفاظ پر غور
کرنے سے یہ پتہ چلتا ہے کہ لفظ اِذن کا مطلب قانون بھی ہے۔ چوè فرعون نے یہ قانون بنا رکھا تھا کہ میری
حکومت میں رہنے والے ہر آدمی کو میرا ہی قانون تسلیم کرنا* ہے میں . سب سے بڑا رب ہوں اس بنا پر مجھے رب
تسلیم کرنا* ہے اور میرے قانون میں کسی کو یہ اجازت نہیں ہے کہ وہ میرے علاوہ کسی اور کو اپنا رب تسلیم
کرے۔ اس لئے اِذن بول کر فرعون کا یہی مقصد تھا کہ میرے قانون کے علاوہ تم کیسے ایمان لے آئے
میرے قانون میں اس حر -- کی اجازت نہیں۔ فرعون اپنی حکومت کی حدود کے # رلوگوں کا رب تھا اس لئے
اس کا قانون چل رہا تھا (دیکھو آیت ۲۶:۲۹، ۷۹:۲۴) 1 اللہ کی حکومت میں پوری کائنات ہے اس لئے اللہ
کا قانون پوری کائنات پر حاوی ہے اور جو اس کے قانون کو تسلیم کرتے ہوئے عمل کرے گا اور اس کو مانے گا وہ
فرمانبردار، اور جو خلاف ورزی کرے گا وہ* فرمان ہے۔

سورۃ آل عمران (۳) آیت$ ۱۵۲:- اور اللہ نے اپنا وعدہ سچا کردیا*یا۔ اس وقت . # کہ تم کافروں کو اس کے
اِذن (قانون) سے قتل کررہے تھے، یہاں -- کہ تم نے* مردی کی اور جھگڑا ڈالا کام میں اور بے حکمی کی، بعد
اس کے کہ تم کو دکھا چکا تھا تمہاری خوشی کی چیز۔ کوئی تم میں سے چاہتا تھا د* ، اور کوئی تم میں سے چاہتا تھا
آ ت، پھر تم کو اللہ نے ان کے مقابلے سے پھیر (کر بھگا) دیا* کہ تمہاری آزمائش ہو۔
سورۃ آل عمران (۳) آیت$ ۱۶۶:- جو نقصان لڑائی کے دن تمہیں پہنچا وہ اللہ کے اذن (قانون) سے تھا اور

اس لئے تھا کہ اللہ ظاہر کر دے تم میں سے کون مومن ہے اور کون منافق ۔

سورۃ الاعراف (۷) آیت ۵۸:- جو زمین اچھی ہوتی ہے وہ اپنے رب کے حکم اذن (قانون) سے خوب پھل پھول لاتی ہے اور جو زمین ناقص ہوتی ہے اس سے ناقص پیداوار کے سوا کچھ نہیں نکلتا (یہ قدرت کا قانون ہے)۔

سورۃ الحج (۲۲) آیت ۶۵:- کیا تم نے دیکھا نہیں کہ اس نے وہ سب تمہارے لئے بیگار میں لگا رکھا ہے جو زمین میں ہے اور اس نے کشتی کو قانون کا پابند بنایا ہے کہ وہ اس کے حکم (قانون) سے سمندر میں چلتی ہے اور وہی آسمان کو اس طرح تھامے ہوئے ہے کہ اس کے اِذن (قانون) کے بغیر وہ زمین پر نہیں گر سکتا۔

سورۃ الحشر (۵۹) آیت ۵:- تم لوگوں نے کھجور کے جو درخت کاٹے یا جن کو اپنی جڑوں پر کھڑا رہنے دیا یہ سب اللہ کے اِذن (قانون) سے تھا (اور اللہ نے یہ قانون (اذن) اس لئے دیا) کہ فاسقوں کو ذلیل وخوار کرے۔

سورۃ آل عمران (۳) آیت ۱۴۵:- بغیر اللہ کے اذن (قانون) کے کوئی جاندار نہیں مر سکتا۔ مقرر شدہ وقت لکھا ہوا ہے۔

سورۃ البقرہ (۲) آیت ۱۰۲:- پھر لوگ ان سے وہ جادو سیکھتے جس سے خاوند اور بیوی میں جدائی ڈال دیں اور دراصل وہ بغیر اللہ کے اِذن (قانون) کے کسی کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے۔

سورۃ البقرہ (۲) آیت ۲۱۳:- ابتداء میں سب لوگ ایک ہی طریق پر تھے (پھر یہ حالت باقی نہ رہی اور اختلافات رونما ہوئے) تب اللہ نے نبی بھیجے جو راست روی پر بشارت دینے والے اور کجروی سے ڈرانے والے تھے اور ان کے ساتھ کتاب برحق نازل کی گئی تاکہ حق کے بارے میں لوگوں کے درمیان جو اختلافات رونما ہو گئے تھے ان کا فیصلہ کرے۔ اختلاف ان لوگوں نے کیا جنہیں حق کا علم دیا جا چکا تھا انہوں نے روشن ہدایات پانے کے بعد اس لئے حق کو چھوڑ کر مختلف طریقے نکالے کہ وہ آپس میں زیادتی کرنا چاہتے تھے۔ پس جو لوگ انبیاء پر ایمان لے آئے انہیں اللہ نے اپنے اِذن (قانون) سے حق کا راستہ دکھا دیا جس حق میں لوگوں نے اختلاف کیا تھا۔ اللہ راہ راست دکھا دیتا ہے اس کو جو خود چاہتا ہے۔

نوٹ:- آیات بالا میں لفظ اِذن آیا ہے اللہ فرماتا ہے کہ اے مسلمانو تم میرے اِذن سے ان کو قتل کر رہے تھے اور فتح حاصل کی اور پھر کہا کہ میرے اِذن سے دشمنوں نے تم کو بھگا دیا۔ کیا اتنی دیر میں ہی دوستی دشمنی

میں بدل گئی کہ پہلے اِذن فتح کا اور پھر ہار کا؟ لیکن معاملہ یہ نہیں ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اللہ نے ہر کام کے لئے ایک ضابطہ قانون مقرر کر دیا ہے اس ضابطہ کے مطابق کام کیا جائے گا تو کامیابی اور اس کے خلاف کیا جائے گا تو ناکامی۔ جنگ کی فتح کے لئے اللہ کا قانون ہے کہ دشمن کے مقابلہ کے لئے اچھے سے اچھا ہتھیار فراہم کیا جائے جو اس زمانے میں چل رہا ہو۔ اگر دشمن پر بندوق ہے تو مقابل پر بندوق ہونی ضروری ہے۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ دشمن پر بندوق ہو اور فریق ثانی تلوار یا لاٹھی لے کر مقابلہ پر آئے یا دشمن فوج تو منظم ہو اور فریق ثانی غیر منظم ہو کر لڑی۔ اور سب سے اہم بات ہے کہ سالار جنگ کے حکم کی پابندی کی جائے۔ اس طرح اور بہت جنگی قانون ہیں۔ اس لئے جب مسلمانوں نے ان ضابطوں پر عمل کیا ان کو فتح ملی اور جب محمد ﷺ کے فرمان کی خلاف ورزی کی ہار ہو گئی جس کے لئے کہا کہ یہ سب میرے اِذن یعنی (قانون) سے ہوا دوسری بات کشتی کی ہے کہ میرے اِذن سے سمندر میں چلتی ہے۔ ہر آدمی جانتا ہے کہ کشتی میں لوہا اور لکڑی ہوتی ہے، اور لوہے کی عادت یہ ہے کہ جب اس کو پانی میں ڈالا جائے گا تو وہ ڈوب جائے گا قانون کے مطابق جو اللہ نے مقرر کر دیا ہے، اگر اس قانون کے مطابق لوہے سے کشتی بنائی جاتی ہے تو وہ بہت بڑے وزن کو لے کر پانی میں تیرتی پھرتی ہے اور منزل کو پہنچ جاتی ہے، یہ تیرنا بھی اِذن یا اجازت سے نہیں بلکہ قانون کے مطابق ہے۔ اگر لوہے کے گارڈر کو پانی میں ڈالا جائے اور کہا جائے کہ اللہ کی اجازت یا اِذن سے تیر، تو نہیں تیرے گا بلکہ ڈوب جائے گا۔ تیسری بات زمین کی پیداوار کی ہے تو قاعدہ قانون یہ ہے، جو ہر آدمی جانتا ہے، کہ جو زمین زرخیز ہوتی ہے پانی، کھاد قاعدے سے دیا جاتا ہے اور نگرانی وغیرہ قانون کے مطابق ہوتی ہے تو پیداوار خوب ہوتی ہے اور جو زمین خراب ہوتی ہے اس میں پیداوار نہیں ہوتی۔ اگر کہیں ہوتی بھی ہے تو بہت کم۔ تو یہاں بھی اِذن سے مراد قانون ہے۔ سورۃ بقرہ (۲) آیت ۱۰۲ میں بھی اِذن کا مطلب قانون ہے۔ اور دوسری جگہ بھی، جہاں ایسا کام ہے، وہاں اِذن کا مطلب قانون ہی ہے۔ یہ غور وفکر کی باتیں ہیں۔

چوتھی بات یہ کہ درخت کاٹنے کے لئے کہا گیا ہے کہ اللہ کے اِذن سے جو جنگ کا قاعدہ ہے کہ جو چیز جنگ میں رکاوٹ ڈال رہی ہو جس سے دشمن کو فائدہ ہو رہا ہو اس کو کاٹ دیا جائے یا اڑا دیا جائے، چاہے وہ درخت ہوں یا دیوار۔ اور جس سے فائدہ ہو رہا ہو اس کو باقی رکھا جائے یا وقت ضرورت پر بنا لیا جاتا ہے، جس سے دشمن کے ہتھیار نقصان نہ پہنچا سکیں۔ یہ ہے وہ اِذن والی بات۔ کھل کر یہ آئی کہ اِذن سے مراد قانون ہے۔ اس لئے شفا والی آیت میں بھی اِذن سے مراد قانون ضابطہ ہے۔ اب اللہ کا کیا قانون اور ضابطہ

ہے۔دیکھا جائے جیسی کرنی ویسی بھرنی،قرآن سے* .$ ہے۔

اللہ نے اپنے کلام میں متعدد* یت میں یہ بتا یا ہے کہ میں ہر حاضر اور غا $ کو جا { ہوں میرے اس قانون میں کوئی ذرہ. ا. بھی اضافہ نہیں کرسکتا اور ہر K ن کا* مہ اعمال مر $ ہورہا ہے۔جس کو عزت والے لکھ رہے ہیں اور جوان کی/ فت میں نہیں * یعنی سینوں کے غلط خیالات۔ان کو بھی نوٹ کیا جارہا ہے اور اس اعمال* مہ سے آ ت میں فیصلہ ہو* ہے۔ # . اللہ کے سامنے حشر میں حساب کتاب کے لئے پیش ہونگے،تو حق کے ساتھ فیصلہ ہوجائے گا کسی پ ذرہ. ا. ظلم نہ ہوگا۔چو è اللہ عادل ہے اور عدل کا یہی تقاضہ ہے کہ ظلم نہ ہو۔

اللہ نے K ن کو خبردار کرنے کے لئے متعدد* یت دی ہیں جو میں نے بھی لکھی ہیں قرآن میں اس کے علاوہ اور بھی ہیں،ان میں بھی یہی ہے کہ ڈرو اس دن سے جس میں کوئی کسی کے کام نہ آئے گا۔شفا (چلے گی نہ مدد کی جائے گی،نہ فرشتے ہی سفارش کرسکیں گے،نہ نبی ہی۔اور نہ کوئی پیر . رگ ہی یہ کام کرے گا، نہ کوئی* . لغ بچہ ہی سفارش کرے گا اور نہ کوئی حافظ ہی ایسی چودہ پشتوں کو جن پ دوزخ وا. # ہوچکی ہوگی، . A میں لے جائے گا۔1 لوگوں نے یہی عقیدہ بنا رکھا ہے * .* .را کرنے کے بعد بھی شفا (کی رٹ لگانے والوں کو. می سے کام نہ ` تو پھر اللہ کو جوش میں * پ ا،اور کہا کہ میں ظاہر غا $ آگے پیچھے زمین وآسمان کے . رازوں کو جا { ہوں،کون مجرم ہے کون نیک ہے، * مہ اعمال مر $ ہورہا ہے،حشر میں وہ بولے گا اس سے فیصلہ ہوگا۔اس کے* . وجود کون ہے جو میری اجازت* میری حکومت میں رہتے ہوئے میرے قانون کے خلاف شفا (کرسکے۔کوئی نہیں۔نہ میں نے کسی کو اجازت دی ہے۔میرے قانون میں اس طرح کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔جیسے د * میں بے خبر حاکم کے سامنے* . ا* آدمی مجرم کی سفارش کرکے اسے ,. ی کرا دیتا ہے،چو è وہ حاکم غیب نہیں جا { ،اور ان ا* دار آدمیوں سے خوف زدہ بھی رہتا ہے۔1 اللہ کسی سے خوف نہیں کھا* ،اللہ ہر غیب،ہر* .ت کو جا { ہے۔اس کے یہاں سفارش،شفا (چلنے کا سوال ہی نہیں ہے اور نہ ہی اس کے قانون میں کوئی اجازت ہے۔اس کے یہاں میزان ہے اور عدل۔جو کچھ ہو* ہے قانون کے# رہی ہو* ہے۔

یہ رہا قانون اور صحیح حد $ کا فیصلہ جس کے خلاف کچھ نہیں ہوگا۔1 ہمارے علماء کرام اور عوام کا ,. ا مشہور عقیدہ ہے کہ ہر کلمہ گو جنتی ہے،اس نے چوری کی ہو* ی* ۔ا/ یہ* .ت ہے تو پھر اللہ نے متعدد نبی کس

لئے مبعوث کئے اور ان کے ساتھ کتابیں بھی۔ان میں قانون بتا* H ی۔اور کیوں فرشتے* مہ اعمال مر $ کر رہے ہیں؟ یہ سارا Â م کیوں ہے؟بس اللہ ا ی لائن میں یہ فرما دیتا کہ کلمہ پ ڑھ لو اور . A ملے گی۔1 ایسا نہیں ہے* ہم عقیدہ ایسا ہی ہے۔5 حظہ ہو:-

بخاری جلد اول کتاب الجنا ئز صفحہ ۴۸۰ حد $ نمبر ۱۱۵۹:-حضرت ابوذرؓ کہتے ہیں کہ (ا ی مرتبہ) رسول : ؐ نے فر* ی کہ میرے* پ س ا ی آنے والا میرے پ وردگار کے* پ س سے * ی اور اس نے مجھے خبر دی* ی یہ فر* ی کہ مجھے K رت دی کہ جو شخص میری امت میں اس حال میں مرے گا کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شر ی نہ کر* ہو،وہ . A میں ہوگا۔میں نے عرض کیا ا/ چہ اس نے ز* کیا ہوا/ چہ چوری کی ہو؟ آپؐ نے فر* ی ! ا/ چہ اس نے چوری کی ہو،ا/ چہ اس نے ز* کیا ہو۔

اس سے* .$ ہو* ہے کہ شرک کے علاوہ ہر H ہ معاف۔وہ . A میں ہی جائے گا۔لیکن دوسری روا $ میں ہے کہ ا/ گنہگار مسلمانوں کو H ہوں کی کچھ سزا ملے گی تو اپنی سزا کاٹ کر پھر . A میں آجائے گا۔ 1 ا ی روا $ کے مطابق یہ عقیدہ بھی غلط* .$ ہورہا ہے۔وہ یہ کہ حشر کے میدان میں محمد ﷺ V سجدہ میں سر جھکا دیں گے اور اس وقت* سر نہیں اٹھا N گے۔ . # * اللہ ان کی پوری امت کو دوزخ سے . ی کرکے . A میں داخل نہ کردے گا۔اور ا ی عقیدہ یہ بھی ہے کہ جس کے چھوٹے بچے مرجا N گے تو وہ . A میں ہی جائے گا۔اور ا/ دوزخی ہوگا تو صرف قسم پوری کرنے کے لئے اس کو دوزخ کے پل سے/ ار* ی جائے گا۔ (بخاری)

کیا اللہ نے کوئی قسم کھا رکھی ہے؟تھوڑا رک کر یہ بھی دیکھ لیا جائے کہ مشرک کون ہے؟

سورۃ روم (۳۰) آ $ ۳۱:-اسی اللہ کے دین کی طرف دل سے متوجہ ہو جاؤ اور اللہ کی* فرمانی سے ڈرو اور صلوٰۃ قائم کرو اور ان مشرکوں میں سے نہ ہو جاؤ،

سورۃ روم (۳۰) آ $ ۳۲:-جنہوں نے اپنا اپنا دین الگ الگ بنا لیا ہے اور/ وہوں میں .$ گئے ہیں ہر ا ی / وہ کے* پ س جو کچھ ہے اسی میں مگن ہے۔

سورۃ الا Â م (۶) آ $ ۱۵۹:-جو لوگ اپنے دین میں فرقے بنا N گے اور بہت سے فرقے ہو جا N گے ان سے تمہارا کوئی مطلب نہیں،ان کا کام اللہ کے سپرد ہے پھر جو وہ کریں گے وہ ان کو . بتائے گا۔

سورۃ شوریٰ (۴۲) آ $ ۲۱:-کیا ان لوگوں کے لئے اللہ کے علاوہ ایسے شر ی ہیں،جو ان لوگوں کے لئے

ایسے قوا 2 بناتے ہیں جن کی اجازت اللہ نے نہیں دی ہے؟ اگر فیصلے کا وعدہ پہلے سے طے نہ کر دیا ہوتا تو ان کے درمیان (کبھی کا) فیصلہ کر دیا H ہوتا۔ ان ظالموں کو یقیناً درد ناک سزا ہے۔

نوٹ :- سورۃ روم کی آیت ۳۱-۳۲ میں دین میں اختلاف کرنے والوں کو مشرک بتایا ہے اور سورۃ اÅم کی آیت $ ۱۵۹ میں اختلاف کرنے والوں کو محمد ﷺ V کی امت سے خارج کیا H ہے، اور سورۃ شوریٰ کی آیت $ ۲۱ سے ظاہر ہے کہ وہ اللہ کے علاوہ دوسرے Kl نوں کے بتائے ہوئے قانون کو ماننے والا مشرک ہے اور مشرک کی بخشش نہیں۔

قرآن اور احادیث $ سے تو یہ $ ہے تو اب بتایا جائے کہ کون مسلمان فرقوں سے بچا ہوا ہے اور کون اللہ کا قانون جو قرآن میں ہے، کو مان رہا ہے۔ اپنے اپنے اماموں کے بنائے ہوئے قانون پر چل رہے ہیں تو ایسی حا - میں کون شرک سے بچا ہوا ہے؟ جواب درکار ہے۔ تھوڑی دیر کے لئے غور و فکر کر لیا جائے تو ہزار ماہ کی عبادت سے افضل ہے۔ یہ بھی بخاری میں ہے کہ. # دوزخ والے دوزخ میں اور .A والے .A میں ہو جا N گے تو اللہ فرشتوں سے فرمائے گا کہ جس کے دل میں رائی کے دانے کے ,, ا. بھی ایمان ہو، اس کو دوزخ سے نکال لو۔ پس وہ دوزخ سے نکال لئے جا N گے اور وہ سیاہ ہو گئے ہوں گے، اور ان کو .A میں داخل کر دیا جائے گا۔ (بخاری جلد سوم، کتاب الرقاق، حدیث $ نمبر ۱۴۷۷، صفحہ ۵۳۰)

بخاری، جلد سوم، کتاب الرقاق، حدیث $ نمبر ۱۴۸۲ صفحہ ۵۳۱ :- حضرت انسؓ سے روایت $ ہے کہ رسول اللہ ﷺ V نے فرمایا کہ روز قیامت . # اللہ تعالیٰ لوگوں کو اکٹھا کرے گا تو وہ کہیں گے کہ کاش! کوئی ہمارے پروردگار کی * . رگاہ میں ہماری شفاعت کرے کہ ہم اس جگہ سے چھٹکارا پاتے۔ پس حضرت آدمؑ کی : مت میں حاضر ہو کر عرض کریں گے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے د - قدرت سے پیدا فرمایا اور آپ کے # ر اپنی خاص روح پھوé اور فرشتوں کو حکم فرمایا تو انہوں نے آپ کو سجدہ کیا۔ لہٰذا اپنے رب کی * . رگاہ میں ہماری شفاعت فرمایئے۔ چنانچہ وہ اپنی لغزش کا ذکر کر کے فرما N گے کہ تمہارا کام مجھ سے نہیں نکلے گا، تم حضرت ا. اہیمؑ کے * پس جاؤ کہ انہیں اللہ تعالیٰ نے خلیل بنایا ہے۔ چنانچہ وہ ان کی : مت میں حاضر ہونگے تو وہ اپنی ا - لغزش کا ذکر کر کے فرما N گے کہ تمہاری یہ * . ت مجھ سے نہیں بنے گی، تم حضرت موسیٰؑ کے * پس جاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے ان سے کلام فرمایا ہے۔ پس وہ ان کی : مت میں حاضر ہوں گے تو وہ اپنی ا - لغزش کا ذکر کر کے فرما N گے کہ تمہاری یہ بگڑی مجھ سے نہیں بنائی جائے گی، تم حضرت عیسیٰؑ کے * پس جاؤ، چنانچہ وہ ان کی : مت میں حاضر ہو

جا N گے تو وہ فرما N گے کہ تمہارا مقصد میرے ذریعہ حاصل نہیں ہوگا، تم محمد ﷺ V کی : مت میں جاؤ کہ ان کی اگلی پچھلی تمام لغزشیں معاف فرما دی گئی تھیں۔ پس وہ میرے * پس آ N گے چنانچہ میں اپنے رب سے اجازت طلب کروں گا اور . # اسے دیکھوں گا تو سجدہ ریز ہو جاؤں گا۔ پس اللہ تعالیٰ . # - چاہے گا مجھے اس حا - میں رکھے گا۔ پھر فرمایا جائے گا اپنا سر اٹھاؤ، جو مانگو گے دیا جائے گا، جو کہو گے سنا جائے گا اور شفاعت کرو کہ تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی۔ پھر میں اپنا سر اٹھا کر اپنے رب کی ایسی حمد و ثنا بیان کروں گا جو مجھے سکھائی جائے گی اور اس کے بعد شفاعت کروں گا تو میرے لئے ا - حد مقرر فرما دی جائے گی۔ پھر میں دوزخ سے کچھ لوگوں کو نکال کر .A میں داخل کروں گا۔ پھر . # لوٹ کر آؤں گا تو پہلے کی طرح سجدہ ریز ہو جاؤں گا اسی طرح تیسری اور چوتھی مرتبہ بھی۔ یہاں - کہ وہی لوگ * . قی رہ جا N گے، جن کو قرآن * پاک نے روکا ہوگا۔ قتادہؓ یہ بیان کر کے فرماتے ہیں کہ جن پر جہنم میں ہمیشہ رہنا وا . # ہے۔

نوٹ :- حدیث $ میں روز قیامت کا ذکر ہے اور قیامت میں ہی حشر یعنی حساب کتاب ہوگا ہے اور حساب کتاب کے بعد ہی دوزخ یا .A میں جانا ہے۔ 1 حدیث $ کے آ - میں لکھا ہے کہ محمد ﷺ V دوزخ سے نکال کر .A میں داخل کریں گے، تو کیا حشر سے پہلے لوگ دوزخ میں داخل کر دئے جا N گے؟

بخاری، جلد سوم، کتاب الرقاق، حدیث $ نمبر ۱۴۸۳ :- حضرت عمران بن حصینؓ سے روایت $ ہے کہ نبی کریم ﷺ V نے فرمایا کچھ لوگ محمد ﷺ V کی شفاعت کے . جہنم سے نکال لئے جا N گے۔ چنانچہ . # وہ .A میں داخل ہوں گے تو جنتی انہیں جہنمی کے نام سے پکاریں گے۔

بخاری، جلد دوم، کتاب الرقاق، حدیث $ ۱۵۰۴ صفحہ ۵۴۰ :- ابن ابی ملیکہ نے حضرت اسماء .M ابو بکرؓ سے روایت $ کی ہے کہ نبی کریم ﷺ V نے فرمایا کہ میں حوض کوثر پر ہوں گا، یہاں - کہ میں دیکھوں گا کہ تم میں سے کون میرے * پس آتا ہے اور کچھ لوگوں کو میرے سامنے گرفتار کر لیا جائے گا۔ میں عرض کروں گا اے رب! یہ مجھ سے اور میرے امتی ہیں فرمایا جائے گا، کیا تمہیں معلوم ہے کہ انہوں نے تمہارے بعد کیا کیا۔ : اکی قسم، یہ تو اپنے الٹے پاؤں پھرتے رہے ہیں۔

بخاری، جلد سوم، کتاب الفتن، حدیث $ ۱۹۳۱ صفحہ ۱۳۷ :- حضرت اسماءؓ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ V نے فرمایا ہے کہ میں اپنے حوض پر انتظار کروں گا کہ میرے * پس کون آتا ہے۔ کچھ لوگوں کو میرے سامنے سے پکڑ لیا جائے گا۔ پس میں کہوں گا کہ میرے امتی۔ چنانچہ کہا جائے گا، کیا آپ نہیں جا... کہ یہ الٹے پاؤں پھر گئے

تھے،ابن ابی ملیکہ نے کہا کہ اے اللہ! ہم الٹے* پ وں پھرنے اور فتنے میں مبتلا ہونے سے تیری پناہ چاہتے ہیں۔

بخاری، جلد سوم، کتاب الفتن، صفحہ ۱۳ا ے حد$ ۱۹۳۲: -ابو وائل نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روا$ کی ہے کہ نبی کریم ﷺV نے فر*یا کہ میں حوض کوث پ تمہارا پیش خیمہ ہوں میرے* پ س تم میں سے کچھ لوگ لائے جا N گے، یہاں -- کہ میں انہیں* پ نی پلانے کے لئے جھکوں گا، تو انہیں گھسیٹ کر مجھ سے دور کر* یا جائے گا۔ پس میں عرض کروں گا کہ یہ میرے ساتھی (صحابی) ہیں۔ فر* یا جائے گا کہ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ انہوں نے تمہارے بعد کیا * راستہ اX دکیا۔ نوٹ یہاں پ محمد ﷺV کو یہ معلوم نہیں ہوگا کہ یہ جہنمی ہیں 1 کر کر* می شخص کے* رے میں کیسے معلوم ہH کہ یہ جہنمی ہے؟ غور کرو۔

اور بھی بہت عقیدے ہیں، جن سے یہی ظاہر ہو* ہے کلمہ گو چاہے وہ کتنا ہی گنہگار ہو، دوزخ میں نہیں رہے گا۔ اور یہ . عقیدے محمد ﷺV سے منسوب کئے جاتے ہیں کہ محمد ﷺV نے ایسا فر* یا ہے، ان غلط عقیدوں کی قرآن "+ کر رہا ہے۔ اگر ان کو در -- مان لیا جائے تو قانون مکافات کی دھجیاں اڑ جاتی ہیں جیسا کہ اڑا رکھی ہیں۔ قرآن کیا کہتا ہے پیش ہے:-

سورۃ بقرہ (۲) *یت ۸۰-۸۱: -یہودیوں نے کہا کہ ہرگز ہم کو آتش دوزخ نہیں چھوئے گی 1 تھوڑے دن جو شمار کر لئے جا N گے۔ تم کہہ دو کہ تم لوگوں نے اللہ سے کوئی وعدہ لے لیا ہے، جس میں اللہ اپنا وعدہ خلاف نہیں کرے گا* یا اللہ کے ذمہ ایسی* ت لگاتے ہو جس کی کوئی بھی عملی سند ا* پ س نہیں ر p ۔ کیوں نہیں! جو شخص برُ* تیں کر* رہے اور اس کو اس کی خطا N احاطہ کر لیں، سو ایسے لوگ اہل دوزخ ہیں اور وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

سورۃ آل عمران (۳) آ$ ۲۴: -ان کا یہ طرز عمل اس وجہ سے ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ آتش دوزخ تو ہمیں مس نہیں کر سکتی اور اگر دوزخ کی سزا ہم کو ملے گی تو بس چند روز، ان کے خود ساختہ عقیدوں نے ان کو اپنے دین کے معاملے میں بڑی غلط فہمیوں میں ڈال رکھا ہے۔ 1 کیا بنے گی ان پ . # ہم انہیں اس روز جمع کریں گے جس کا* یقینی ہے۔ اس روز ہر شخص کو اس کے کئے کا+ لہ پورا ملے گا اور کسی پ ظلم نہ ہوگا۔

ان *یت میں اس خام عقیدہ کی اللہ نے "+ کر دی ہے جس کا شکار ہو کر یہود پ محتاجی اور ذ -- مسلط ہو گئی تھی۔ اور آج اس* طل عقیدے کو ہی اس مسلم قوم نے اپنا ایمان بنا رکھا ہے اور ذلیل ہو رہی ہے۔

اس شفا (+ کی امید میں ہی اس قدH ہ کر رہی ہے جس کا شمار نہیں اور ان کو دیکھ کر شیطان بھی شرما رہا ہے اور یہ قرآن کہتا ہے کہ ان . کا رویہ ا- جیسا ہے۔ گو* . نے اتفاق کر لیا ہے* طل پ عمل کرنے کا، گو* ا- دوسرے کو وصیت کرH ہے* طل پ عمل کرنے کی۔

ا- Ã قرآن پ اور ڈال لی جائے قرآن میں متعدد* یت میں یہ ہے کہ ہر آدمی کو اس کی کمائی کا پورا پورا+ لا* یا جائے گا ذرا بھی ظلم نہ ہوگا، اور . # حساب کتاب ہو جائے گا تو* مہٴ اعمال دا N* یں N ہاتھ میں دے* یا جائے گا اور . A* دوزخ میں ڈال* یا جائے گا اور ہمیشہ وہاں رہنا ہے۔ 1 غلط عقیدہ یہ بنا رکھا ہے کہ دوزخ سے نکال کر . A میں آ* ہے۔ لیکن یہ عقیدہ بھی قرآن کے خلاف ہے۔

کیا نبی ﷺV شفا (+ کریں گے؟ حقیقت کیا ہے:-

صحیح بخاری، جلد دوم، کتاب الC ء، صفحہ ۲۵۱ حد$ ۵۶۶: -حضرت ابوہریرہؓ سے روا$ ہے کہ ا- دعوت میں ہم نبی کریم ﷺV کے ساتھ تھے تو آپ کی : مت میں بکری کی دستی کا گوش پیش کیا H یہ آپ کو بہت مرغوب تھا آپ نے اس میں سے توڑ کر تناول فرمانے لگے اور ارشاد فر* یا کہ میں قیامت کے روز تمام K نوں کا سردار ہوں، تم جا... ہو کیوں؟ اللہ تعالیٰ . اگلے پچھلوں کو ا- صاف میدان میں جمع فرمائے گا* کہ دیکھنے والا . کو دیکھ سکے اور پکارنے والا اپنی آواز سنا سکے اور سورج ان کے* لکل قر$ آ جائے گا۔ اس وقت بعض لوگ کہیں گے کہ کیا تم دیکھتے نہیں کہ کس حال میں، کس مصیبت میں پھنس گئے ہو۔ ایسے شخص کو تلاش کیوں نہیں کرتے، جو تمہارے رب کے حضور تمہاری شفا (+ کر لے۔ بعض لوگ کہیں گے، ہم . کے* پ تو حضرت آدمؑ ہیں لہٰذا ان کی : مت میں چلیں۔ پہنچ کر عرض کریں گے کہ اے ابوا 2 اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے د -- قدرت سے پیدا فر* یا اور آپ میں اپنی طرف سے روح پھوé اور فرشتوں سے سجدہ کر* یا اور آپ کو . A میں سکو$ بخشی، کیا آپ اپنے رب کے حضور ہماری شفا (+ فرما N گے؟ کیا آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس مصیبت میں گرفتار ہیں؟ ہم کس حال کو پہنچ گئے ہیں؟ وہ فرما N گے میرے رب نے آج ایسا اظہار غضب فر* یا ہے کہ نہ ایسا پہلے فر* یا، نہ آئندہ ایسا فرمائے گا، مجھے اس نے ا- در: # سے ا فر* یا تھا تو مجھ سے اس کے حکم میں لغزش ہو گئی لہٰذا مجھے اپنی جان کی پڑی ہے، تم کسی دوسرے کے* پ س جاؤ۔ تم حضرت نوحؑ کے* پ س جاؤ۔ لوگ حضرت نوحؑ کی* رگاہ میں حاضر ہو کر عرض کریں گے، اے نوحؑ! آپ اہل زمین کے . سے پہلے

رسول ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ کا ٔ م عبداً شکوراً رکھا ہے۔کیا آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس مصیبت میں ہیں؟ کیا آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس حال کو پہنچ گئے ہیں؟ کیا اپنے رب کے حضور ہماری شفا (فرما N گئے؟ وہ فرما N گے کہ میرے رب نے آج غضب کا وہ اظہار فرما یا ہے کہ نہ پہلے ایسا اظہار فرما یا اور نہ آئندہ ایسا اظہار فرمائے گا، مجھے خود اپنی فکر ہے، مجھے اپنی جان کی پڑی ہے * قی حد $ ۔ ف کر کے فرما یا) تم نبی کریم ﷺ کے * پ س جاؤ لوگ میرے * پ س آ N گے تو میں عرش کے نیچے سجدہ کروں گا فرما یا جائے گا اے محمد ﷺ اپنا سر اٹھاؤ اور شفا (کرو کہ تمہاری شفا (قبول فرمائی جائے گی۔سوال کرو تمہیں » کر * یا جائے گا۔محمد بن عبید اللہ نے کہا کہ مجھے پوری حد $ * یاد نہیں رہی۔

اب تین سوال پیدا ہوتے ہیں۔

نمبرا یک:- ہر آدمی یہ دعویٰ کر* ہے کہ روا $ کرنے والوں کا حافظہ بہت مضبوط ہو* تھا وہ بہت بہت حدیثیں * دکر e تے اور پکا درہتی تھیں اور یہاں راوی اقرار کر رہا ہے کہ مجھے پوری حد $ * یاد نہیں۔

نمبر دو:- دوسرا سوال یہ ہے کہ قرآن معلومات دے رہا ہے کہ حشر کے میدان میں دودھ پلاتی ماں اپنے بچے کو بھول جائے گی۔کوئی کسی کو نہیں پہچانے گا * پ W کو اور C * پ کو بھول جائے گا۔کسی کو اپنا بھی ہوش نہ رہے گا۔پھر اس میدان حشر کی حد $ میں * ت یہ A کیسے لکھی گئی ہے؟ * ت یہ A اور آدمیوں کا ا یک دوسرے سے کہنا اور پھر نبیوں سے اپنی پریشانی کہنا۔وہاں تو آدمی مطوالے ہونگے۔

نمبر تین:- تیسرا یہ کہ پہلی حد $ جو کہ اس سے پہلے درج کی گئی ہے اس میں حضرت ا! اہیمؑ کے * پ س جانے کو کہا اور اس میں حضرت نوحؑ کے * پ س جانے کو کہا۔

بخاری، کتاب الC ء، جلد دوم، صفحہ ۳۴۷ حد $ ۷۴۴:- حضرت جبیر بن مطعمؓ سے روا $ ہے کہ رسول ﷺ نے فرما یا میرے * پ نچ ٔ م ہیں محمد واحمد ہوں اور میں ماحی ہوں کہ میرے ذریعہ اللہ تعالیٰ کفر کو مٹا* ہے اور میں حاشر ہوں کہ لوگوں کا حشر میرے قدموں میں فرما یا جائے گا اور میں عاقب یعنی آ ی نبی ہوں۔

کیا نبی کریمؐ غیب جا . . . تھے؟

بخاری، جلد دوم، کتاب الC ء، صفحہ ۳۶۷ حد $ ۸۲۸:- حضرت عائشہ صد i فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی صا ñ ادی حضرت فاطمہؓ کو اپنے * پ س بلا یا۔اس مرض میں بلا یا جس میں آپؐ کی وفات ہوئی،

اور سرگوشی کے # از میں ان سے کوئی ب ت کہی تو وہ رونے لگیں۔پھر ند یا بلا کر سرگوشی کی تو وہ ہنس پڑیں۔یہ فرماتی ہیں کہ میں نے اس * رے میں ان سے پوچھا تو انہوں نے بتا یا کہ نبی کریم ﷺ نے سرگوشی کرتے ہوئے مجھے بتا یا کہ اس مرض میں میری وفات ہو جائے گی تو میں رونے لگی پھر آپؐ نے سرگوشی فرماتے ہوئے مجھے بتا یا کہ ان کے گھر والوں میں سے پہلی میں ہوں جو ان کے پیچھے جاؤں گی تو میں ہنس پڑی۔

بخاری جلد دوم کتاب المغازی صفحہ ۹۵ حد $ ۱۲۸:- حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ حضرت سعد بن معاذ کی امیہ بن خلف سے دوستی تھی۔امیہ . # مدینہ منورہ آ* تو حضرت سعد کے * پ س ٹھہر* اور حضرت سعد . # مکہ منورہ جاتے تو امیہ کے * پ س قیام فرماتے۔. # نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لے آئے تو حضرت سعد عمرہ کرنے گئے اور . # مکہ) مہ میں امیہ کے * پ س ٹھہرے تو انہوں نے امیہ سے فرما یا کہ مجھے تنہائی کا ایسا وقت بتا * کہ M اللہ کا طواف کر سکوں۔تو یہ اس کے ساتھ دوپہر کے وقت نکلے تو ان دونوں کو ابوجہل H ا اور کہنے لگا اے ابوصفوان! یہ تمہارے ساتھ کون ہے؟ امیہ نے جواب د یا کہ یہ سعد ہیں۔پس ابوجہل نے حضرت سعد سے کہا کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ تم بڑے اطمینان سے مکہ) مہ میں طواف کر رہے ہو اور تم لوگوں نے دین سے پھرنے والوں کو پناہ دی ہے ۔ # کہ تمہارا خیال یہ ہے کہ تم ان کی مدد اور اعا $ کر رہے ہو۔: ا کی قسم ا/ تمہارے ساتھ ابوصفوان نہ ہوتے تو تم اپنے اہل وعیال کی جا $ صحیح سالم لوٹ کر نہیں جا h تے۔حضرت سعد نے اسے *آواز بلند جواب د یا: ا کی قسم ا/ تو مجھے طواف سے روکے گا تو میں تجھے ایسی چیز سے روک دوں گا جو تجھ پر اس سے بھی ز یادہ ا/ ان ا/ رے گی، یعنی استہ مدینہ تجارت شام۔امیہ نے ان سے کہا اے سعد ابوالحکم کے سامنے آواز بلند نہ کرو، یہ وادی کے سردار ہیں۔حضرت سعد نے فرما یا! اے امیہ ز یادہ حما $ نہ کرو۔: ا کی قسم میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ وہ تمہیں قتل کریں گے۔پوچھا کیا مکہ) مہ میں؟ جواب د یا میں اور کچھ نہیں جا { ہوں۔امیہ اس خبر سے بہت خوف زدہ ہوا اور اپنی بیوی سے جا کر کہنے لگا اے ام صفوان! تمہیں معلوم ہے کہ سعد نے میرے متعلق کیا کہا ہے؟ د یافت کیا بتاؤ تو سہی کہ انہوں نے تمہارے متعلق کیا کہا ہے؟ اس نے بتا یا کہ وہ کہتے ہیں کہ محمد ﷺ نے مسلمانوں کو خبر دی ہے کہ وہ مجھے قتل کریں گے۔میں نے ان سے پوچھا کہ مکہ) مہ میں؟ تو یہی جواب د یا کہ مجھے اور کچھ معلوم نہیں۔پس امیہ کہنے لگا کہ : ا کی قسم میں مکہ معظمہ سے نکلوں گا ہی نہیں۔. # . B+ رکا موقع آ یا تو ابوجہل نے لوگوں سے کہا کہ لڑائی کے لئے نکلو اور اپنے قافلے کو بچاؤ۔لیکن امیہ نے ـ پسند نہ کیا۔پس ابوجہل اس کے * پ س آ کر کہنے لگا اے ابو

صفوان! جب لوگ تمہیں پیچھے رُکا ہوا دیکھتے رہیں گے تو وہ بھی رُکے رہیں گے کیونکہ تم وادی والوں کے سردار ہو۔ ابوجہل یہ اصرار کرتا رہا تو اس نے کہا کہ جب تم نے مجھے مجبور کر دیا تو اللہ کی قسم میں ایسا تیز رفتار اونٹ خریدوں گا (بھاگنے کے لئے) جس کا مکہ میں جواب نہ ہو۔ پھر امیہ نے کہا کہ اے ام صفوان میرے لئے سامان سفر تیار کرو۔ وہ کہنے لگی کہ اے ابوصفوان! معلوم ہوتا ہے کہ آپ اپنے یثربی (مدنی) بھائی کی بات بھول گئے ہیں۔ جواب دیا کہ میں بھولا نہیں ہوں بلکہ صرف تھوڑی دور تک ان کا ساتھ دوں گا۔ جب امیہ نکل گیا تو ہر منزل پر اونٹ کو پیچھے باندھتا، اور یہ اسی طرح کرتا رہا، یہاں تک کہ میدان بدر میں جا پہنچا۔ جہاں اللہ نے اسے قتل کروا دیا۔

روایت میں تین جھول ہیں:-

(۱):- سعد کو ابوجہل نے کچھ کہا اور قتل کی خبر امیہ کو ملی جو کہ ابوجہل کو ملنی تھی۔

(۲):- ایک جگہ وادی کا سردار ابوجہل دوسری جگہ وادی کا سردار امیہ۔

(۳):- اور کیا نبی غیب جانتے... تھے؟

بخاری، جلد دوم، کتاب الفتن، صفحہ ۳۵۸ حدیث ۱۱۸۱:- حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قریش کا یہ قبیلہ عام لوگوں کو ہلاک کر دے گا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ پھر آپ ہمارے لئے کیا حکم فرماتے ہیں؟ فرمایا، کاش! لوگ ان سے کنارہ کش رہتے۔ محمود، ابوداود و شعبہ، ابوتیاح نے بھی ابوزرعہ سے ایسا ہی سنا ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے صادق و مصدوق ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میری امت کی بربادی قریش کے چند لڑکوں کے ہاتھوں میں ہوگی۔ مروان نے بھی لڑکے ہی کہا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ اگر تم چاہو تو میں ان میں سے ہر ایک کا نام اور نسب بتا سکتا ہوں۔

نبی کے معجزات

بخاری، جلد دوم، کتاب الفتن، صفحہ ۳۴۶ حدیث ۸۲۷:- حضرت عمران بن حصینؓ کا بیان ہے کہ بے شک ہم ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے۔ پس رات بھر چلتے رہے اور صبح کے نزدیک جا کر قیام کیا۔ جب آرام کرنے لگے تو نیند نے ہم پر ایسا غلبہ کیا کہ سورج طلوع ہو کر بلند ہو گیا۔ ہم میں سے جو سب سے پہلے بیدار ہوا وہ حضرت ابوبکرؓ تھے اور رسول ﷺ کو کوئی جگانے کی جرأت نہیں کیا کرتا تھا، یہاں تک کہ آپؐ خود ہی بیدار

ہوں۔ پھر حضرت عمرؓ جاگے، پھر حضرت ابوبکرؓ حضور ﷺ کے سر مبارک کے پاس بیٹھ گئے اور بلند آواز سے تکبیر کہی تو نبی کریم ﷺ بیدار ہو گئے۔ آپؐ اُترے اور صبح کی نماز پڑھائی۔ ایک شخص علاحدہ بیٹھا رہا اور اس نے ہمارے ساتھ نماز نہ پڑھی۔ جب آپؐ فارغ ہوئے تو فرمایا اے فلاں! تمہیں ہمارے ساتھ نماز پڑھنے سے کس چیز نے روکا؟ عرض کیا کہ جنابت نے مجھے روک کے رکھا ہے۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ مٹی سے تیمّم کر کے نماز پڑھ لو۔ مجھے رسول اللہ ﷺ نے چند سواروں کے ہمراہ آگے بھیج دیا تھا کیونکہ ہم کو سخت پیاس محسوس ہو رہی تھی۔ ہم چلے جا رہے تھے، پھر ہم نے ایک عورت سے دریافت کیا کہ پانی کہاں ہے؟ اس عورت نے جواب دیا کہ پانی نہیں ہے۔ ہم نے پوچھا کہ تمہارے گھر والوں اور پانی کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟ کہنے لگی ایک رات دن کا، ہم نے کہا تو رسول اللہ ﷺ کے پاس چل۔ کہنے لگی کون رسول اللہ ﷺ؟ ہم اس کی باتیں سنی ان سنی کرتے ہوئے اسے نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں لے آئے۔ آپؐ نے بھی اس سے وہی گفتگو فرمائی جو ہم نے کی تھی۔ ہاں اب اس نے آپ کو یہ بھی بتایا کہ وہ دو یتیم بچوں کی ماں ہے۔ اب آپؐ نے دونوں مشکوں کے کھولنے کا حکم دیا اور ان کے دہانوں پر دست مبارک پھیر دیا۔ پس ہم چالیس پیاس سے تڑپتے ہوئے آدمیوں نے پانی پیا، یہاں تک کہ ہم خوب سیراب ہو گئے اور جتنے پانی کے برتن ہمارے پاس تھے بھر لئے، ماسوا اس کے کہ ہم نے اونٹوں کو پانی نہیں پلایا۔ بہر حال اس کی مشکیں پانی کی زیادتی کے باعث اب بھی پھٹی جا رہی تھیں۔ پھر آپؐ نے فرمایا جو کچھ تمہارے پاس ہے اس کے لئے لے آؤ۔ چنانچہ روٹی کے ٹکڑے اور کھجوریں جمع کر دی گئیں تاکہ وہ اپنے گھر والوں کے لئے لے جائے، گاؤں میں جا کر اس عورت نے کہا کہ میں نے بہت بڑے جادوگر کو دیکھا ہے یا پھر وہ نبی ہے، جیسا کہ اس کے متعلق گمان کیا جاتا ہے۔ پس اس گاؤں والوں کو اللہ نے اس عورت کے ذریعہ ہدایت دی کہ یہ مسلمان ہوئی اور دوسرے لوگوں نے بھی اسلام قبول کر لیا۔

بخاری، جلد دوم، ابواب المغازی، صفحہ ۵۵۸ حدیث ۱۲۷۰:- حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ جب ہم خندق کھود رہے تھے تو ایک سخت پتھر نکل آیا۔ لوگ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ یہ بہت بڑا پتھر نکل آیا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میں خود خندق میں اُترتا ہوں۔ چنانچہ آپ خود کھڑے ہوئے اور اس حال میں کہ شکم مبارک پر پتھر بندھا ہوا تھا اور ہم نے بھی تین دن سے کھایا پیا نہ تھا۔ پس نبی کریم ﷺ نے کدال لے کر اس پتھر پر ماری تو وہ ریزہ ریزہ ہو گیا۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہؐ مجھے گھر جانے کی

اجازت مرحمت فرمائی جائے۔ پس میں نے اپنی بیوی سے کہا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو (بھوک کی) ایسی حالت میں دیکھا ہے، جو میرے لئے ناقابل برداشت ہے۔ پس بتاؤ تمہارے پاس کھانے کے لئے کچھ ہے؟ اس نے کہا تھوڑے سے 'جو' ہیں اور ایک بکری کا بچہ پس میں نے بکری کے بچہ کو ذبح کیا اور بیوی نے 'جو' پیسے۔ یہاں تک کہ گوشت ہانڈی میں پکنے کے لئے رکھ دیا۔ پس میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ جبکہ بیوی نے آٹا گوندھ کر رکھ لیا اور ہانڈی پکنے کے قریب ہو گئی۔ میں عرض گزار ہوا کہ آپ کے لئے کھانا تیار کیا ہے پس آپ ایک دو حضرات کو ساتھ لے کر تشریف لے چلیں۔ فرمایا کتنا کھانا پکایا ہے؟ میں نے آپ کی خدمت میں عرض کر دیا۔ فرمایا یہ تو بہت ہے اور بڑا اچھا ہے۔ پھر فرمایا کہ اپنی بیوی سے کہہ دینا کہ وہ ہانڈی کو نہ اتارے اور تنور سے روٹیاں نہ لگائے، جب تک میں نہ آ جاؤں۔ پس آپ نے مہاجرین وانصار سے فرمایا کہ کھانے کے لئے کھڑے ہو جاؤ۔ میں اپنی بیوی کے پاس جا کر کہنے لگا کہ: اکی بندی! نبی کریم ﷺ تو سارے مہاجرین وانصار کو ساتھ لے کر تشریف لا رہے ہیں۔ کہنے لگیں، کیا حضور ﷺ نے آپ سے کچھ پوچھا تھا؟ میں نے جواب دیا 'ہاں'۔ پس آپ نے صحابہ کرام سے فرمایا کہ چلو اور شور و غل نہ کرو۔ پھر روٹیاں توڑ کر ان پر گوشت ڈالا۔ اور ہانڈی سے گوشت اور تنور سے روٹیاں لے کر انہیں ڈھک دیتے تھے اور صحابہ کرامؓ کے سامنے رکھ جاتے تھے۔ آپ برابر روٹیاں توڑ کر لوگوں کو دیتے رہے، یہاں تک کہ سارے شکم سیر ہو گئے اور کھانا بچ بھی رہا۔ آپ نے فرمایا! اب تم بھی کھا لو اور جن کے لئے کھانا بھیجنا ہے ان کے لئے بھی بھیج دو۔ کیونکہ آج کل لوگوں کو بھوک نے ستایا ہوا ہے۔

اس روایت سے متصل دوسری روایت میں کچھ اضافہ ہے ملاحظہ ہو:-

حضور ﷺ نے آٹے میں لعاب دہن ڈالا اور برکت کی دعا مانگی۔ پھر آٹے میں لعاب دہن ڈالا اور دعائے برکت کی۔ اس کے بعد فرمایا کہ روٹی پکانے والی ایک اور بلالو کہ میرے سامنے روٹیاں پکائے اور تمہاری ہانڈی سے گوشت نکال کر دیتی جائے۔ اور فرمایا کہ ہانڈی کو نیچے نہ اتارنا۔ کھانے والوں کی تعداد ایک ہزار تھی۔

ایک معجزہ یہ بھی بتایا ہے کہ محمدؐ نے چاند کے دو ٹکڑے کر دئے تھے، اپنی انگلی کے اشارے سے، جب کہ قرآن کی آیت یہ بتاتی ہے کہ چاند قیامت میں پھٹے گا، اور عجیب بات یہ ہے کہ اس معجزے کی فرمائش کرنے والا بھی ایمان نہ لایا، اور تو اور اس کے علاوہ بھی کوئی ایمان نہ لایا۔

معجزات اور غیب کے بارے میں آیات قرآن میں دیکھا جائے:-

غیب

سورۃ الانعام (۶) آیت ۵۰:- کہدو کہ میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ میں غیب جانتا ہوں اور نہ تم سے یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں میں تو صرف اس حکم پر چلتا ہوں جو مجھ پر اللہ کی طرف سے آتا ہے۔ کہدو کہ بھلا اندھا اور آنکھ والا برابر ہوتے ہیں؟ تو پھر غور نہیں کرتے؟

سورۃ المائدہ (۵) آیت ۱۰۹:- جس دن اللہ رسولوں کو جمع کرے گا پھر ان سے پوچھے گا کہ تمہیں کیا جواب ملا تھا؟ وہ عرض کریں گے کہ ہمیں کچھ معلوم نہیں تو ہی غیب کی باتوں سے واقف ہے۔

سورۃ یونس (۱۰) آیت ۲۰:- اور کافر کہتے ہیں اس کے رب کی طرف سے اسے کوئی نشانی (معجزہ) کیوں نہ دی گئی؟ تم کہدو کہ غیب کا علم تو اللہ ہی کو ہے۔ سو تم انتظار کرو میں بھی انتظار کرتا ہوں۔

سورۃ ہود (۱۱) آیت ۱۲۳:- اور آسمانوں اور زمین کی چھپی چیزوں (غیب) کا علم اللہ ہی کو معلوم ہے اور تمام امور کا رجوع اسی کی طرف ہے۔ تو اس کی عبادت کرو اور اسی پر بھروسہ رکھو اور جو کچھ تم کر رہے ہو، تمہارا رب اس سے بے خبر نہیں ہے۔

سورۃ نمل (۲۷) آیت ۶۵:- کہدو کہ جو لوگ زمین اور آسمان میں ہیں غیب نہیں جانتے... مگر اللہ جانتا ہے اور نہ یہ جانتے... ہیں کہ (زندہ ہو کر) اٹھائے جائیں گے۔

سورۃ لقمان (۳۱) آیت ۳۴:- بے شک اللہ ہی کے پاس قیامت کا علم ہے وہی بارش نازل کرتا ہے اور عورت کے پیٹ میں جو ہے، اسے جانتا ہے کوئی بھی نہیں جانتا کہ کل کیا کرے گا؟ نہ کسی کو یہ معلوم ہے کہ کون سی زمین میں مرے گا بیشک اللہ ہی پورے علم والا اور صحیح خبر والا ہے۔

سورۃ الانبیاء (۲۱) آیت ۱۰۹:- اور اگر وہ منہ پھیریں تو کہدو کہ میں نے یکساں طور پر خبردار کر دیا ہے۔ لیکن میں نہیں جانتا کہ جس بات کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے، اس کا وقت قریب آ لگا یا ابھی دور ہے۔

سورۃ الانبیاء (۲۱) آیت ۱۱۰:- جو بات بلند آواز سے کہی جائے اسے بھی جانتا ہے اور اسے بھی جو تم دلوں میں چھپاتے ہو۔

سورۃ الاحزاب (۳۳) آیت ۶۳:- لوگ تم سے قیامت کے بارے میں دریافت کریں گے کہہ دینا کہ اس کا

علم اللہ ہی کو ہے اور تمہیں کیا معلوم ہے شا‡ قیامت قر$ ہی آ لگی ہو۔

سورۃ حٰم السجدہ (۴۱) آ$ ۴۷:- قیامت کا علم صرف اللہ ہی کو ہے۔ اس کے علم کے بغیر نہ تو کوئی پھل اپنے شگوفہ سے نـ ہے نہ کوئی مادہ حاملہ ہوتی ہے اور نہ جنتی ہے۔

سورۃ الشوریٰ (۴۲) آ$ ۱۸:- وہ اس سے ڈرتے ہیں۔ وہ جا... ہیں کہ اس کا * حق ہے تو سن لو جو لوگ قیامت کے * رے میں جھگڑتے ہیں وہ پ لے درجہ کی گمراہی میں ہیں۔

سورۃ الزخرف (۴۳) آ$ ۸۵:- اور وہ * ہے جس کے * س آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان دونوں میں ہے، . اس کی * دشاہت ہے اور اسی کو قیامت کا علم ہے اور اسی کی طرف ہی تم . لوگوں کو لوٹ کر جا* ہے۔

سورۃ الجن (۷۲) آ$ ۲۵:- کہہ دو کہ جس دن کا تم سے وعدہ کیا جا* ہے، میں نہیں جا{ کہ وہ عن قر$ آنے والا ہے * میرے رب نے اس کی مدت دراز کر دی ہے۔

سورۃ الجن (۷۲) آ$ ۲۶:- وہی غیب کی * ت جاننے والا ہے اور کسی پ اپنا غیب ظاہر نہیں کر* ۔

سورۃ النازعات (۷۹) آ$ ۴۲:- جو لوگ تم سے قیامت کے واقع ہونے کا وقت د* فت کریں گے۔

سورۃ النازعات (۷۹) آ$ ۴۳:- تم کو اس کے بیان سے کیا تعلق؟

سورۃ النازعات (۷۹) آ$ ۴۴:- اس کے علم کی انتہا تو اللہ کی جا$ ہے۔

معجزہ اللہ کے حکم سے

سورۃ بقرہ (۲) آ$ ۱۱۸:* دان لوگ کہتے ہیں کہ اللہ خود ہم سے * ت کیوں نہیں کر* یا کوئی K نی ہمارے * س کیوں نہیں آتی۔ ایسی ہی * تیں ان سے پہلے لوگ بھی کیا کرتے تھے ان . کے دل ا- جیسے ہیں۔ یقین لانے والوں کے لئے تو ہم K نی صاف صاف ‡ یں کر چکے ہیں۔

سورۃ بقرہ (۲) آ$ ۱۱۹:- اے رسولؐ! بلاشبہ ہم نے تم کو حق (قرآن) دn اس کے احکام کی * بندی کرنے والوں کو بہتر . ا کی خوش خبری دینے والا بنا کر بھیجا ہے۔ اہل جحیم کے * رے میں تم سے سوال نہیں کیا جائے گا۔

سورۃ النساء (۴) آ$ ۱۵۳:- (اے رسولؐ) اہل کتاب تم سے فرمائش کریں گے کہ تم ان پ آسمان سے لکھی لکھائی کتاب * زل کرا دو (یہ کوئی نئی * ت نہ ہو گی ان کے * وَا. اد) موسیٰ سے اس سے بھی . ڈی . ڈی فرمائش

کر چکے ہیں۔ انہوں نے کہا تھا موسیٰ اللہ کو ہمارے سامنے لے آ* کہ ہم اسے دیکھ لیں۔ ان کی اس سرکشی کے . م میں ان پ بجلی اَ * وجود یہ کہ (دین حق کی) روشن دلیلیں ان کے * س آ چکی تھیں پھر بھی وہ بچھڑے کی پوجا کرنے لگے، اس پ بھی ہم نے ان سے درا* رکیا اور موسیٰ کو کھلا غلبہ * ۔

سورۃ الاÅم (۶) آ$ ۷:- اور اَ ہم تم پ کاغذ میں لکھی کوئی کتاب * ردیتے اور وہ اسے اپنے ہاتھوں سے چھو e * $ بھی کفار یہی کہیں گے کہ یہ تو کھلا جادو ہے۔

سورۃ الاÅم (۶) آ$ ۸:- اور کہتے ہیں کہ ان پ فرشتہ کیوں * زل نہیں ہو* ؟ اَ ہم فرشتہ * زل کرتے تو کام ہی فیصلہ ہو جا* پھر انہیں مہلت نہ ملتی۔

سورۃ الاÅم (۶) آ$ ۹:- اور اَ ہم کسی فرشتے کو بھیجتے تو اسے مرد کی صورت میں بھیجتے اور جو شبہ وہ کرتے ہیں پھر اس میں پڑتے۔

سورۃ الاÅم (۶) آ$ ۱۱:- اور اَ ہم ان پ فرشتے بھی * ردیتے اور مُردے بھی ان سے گفتگو کرنے لگتے اور ہم . چیزوں کو ان کے سامنے لا موجود کرتے، تو بھی وہ ایمان لانے والے نہ تھے۔ یقیناً اللہ کا قانون یہی چاہتا ہے * ت یہ ہے کہ اکثر * دان ہیں۔

سورۃ یونس (۱۰) آ$ ۹۷:- (وہ اس مقام پ پہنچ گئے ہیں) اَ ساری K *س ان کے سامنے آ جا N، چاہے وہ درد* ک عذاب ہی کو دیکھ لیں (ایمان نہ لا N گے)۔

سورۃ الاÅم (۶) آ$ ۳۵:- اور اَ ان کی روَا دانی تم پ شاق اَ* رتی ہے تو اَ طاقت ہو تو زمین میں کوئی سر- ڈھو* نکالو * آسمان میں سیڑھی بنالو، پھر ان کے * س کوئی معجزہ لاؤ اور اَ اللہ چاہتا تو . کو ہدا$ پ جمع کر دیتا (1 یہ ظلم ہو*) پ تم ہرا* دانوں میں نہ ہو* ۔

سورۃ الاÅم (۶) آ$ ۳۶:* ت یہ ہے کہ قبول وہی کرتے ہیں جو g بھی ہوں (اور * ہ بھی) اور مردوں کو تو اللہ (قیامت ہی کو) اٹھائے گا۔ پھر اسی کی طرف لوٹ کر جا N گے۔

سورۃ الاÅم (۶) آ$ ۳۷:- اور یہ ان کے پروردگار کے * س سے کوئی K نی کیوں * زل نہ ہوئی کہہ دو کہ K نی * اللہ کا اختیار ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جا...۔

سورۃ الاعراف (۷) آ$ ۲:- یہ کتاب جو تم پ * زل ہوئی ہے اس سے تمہارے دل میں کوئی جھجک نہ ہو (یہ * زل) اس لئے ہوئی ہے کہ تم اس کے ذریعہ سے ڈرسناؤ اور یہ ایمان والوں کے لئے نصیحت ہے۔

سورۃ الاعراف (۷) آ$ ۳:- لوگو! جو کتاب تمہارے رب کے یہاں سے* زل ہوئی ہے اس کی پیروی کرو اور اس کے سوا اور رفیقوں کی پیروی نہ کرو 1تم کم ہی نصیحت قبول کرتے ہو۔

سورۃ الاÅم (۶) آ$ ۱۰۹:- اور انہوں نے اللہ کی ڑی پختہ قسمیں کھائی ہیں کہ اگر ان کے سامنے کوئی معجزہ آ جائے تو وہ ضرور ضرور اس پر ایمان لے آ N گے۔ تو کہہ دو کہ معجزات تو اللہ ہی کے قبضہ میں ہیں اور تمہیں کیا خبر (یہ ہم ہی جا... ہیں) کہ معجزہ . # آ جائے گا تو بھی وہ ایمان نہ لا N گے۔

سورۃ آل عمران (۳) آ$ ۱۸۳:- (اے رسولؐ!) جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ اللہ نے ہم کو یہ حکم * یے ہے کہ ہم کسی رسول پر اس وقت -- ایمان نہ لا N گے . # -- وہ ہمارے * پس ایسی قر. نی نہ لائے جسے آگ (آ کر) کھا لے۔ ان سے کہو مجھ سے پہلے بہت سے رسول تمہارے * پس روشن دلیلیں لے کر آئے اور جس K نی (یعنی سوختنی قر. نی) کا تم ذکر کر رہے ہو، بقول تمہارے وہ بھی لائے تو پھر تم اگر سچے ہو تو بتاؤ تم نے (اور تمہارے ڑوں نے) ان سے جھگڑا اور قتل کا ارادہ کیوں کیا۔

سورۃ یونس (۱۰) آ$ ۲۰:- اور کافر کہتے ہیں اس کے رب کی طرف سے اسے کوئی K نی (معجزہ) کیوں نہ دی گئی؟ تم کہہ دو کہ غیب کا علم تو اللہ ہی کو معلوم ہے سو تم انتظار کرو میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کر* ہوں۔

سورۃ الرعد (۱۳) آ$ ۷:- جن لوگوں نے کفر کی راہ اختیار کر رکھی ہے وہ کہتے ہیں کہ (اگر واقعی یہ شخص رسول ہے تو) اس پر اس کے رب کی طرف سے کوئی معجزہ کیوں* زل نہیں ہوا؟ تم تو صرف خبردار کرنے والے ہو۔ ہر قوم میں پہلے ا- رہنما ہوا ہے۔

سورۃ الرعد (۱۳) آ$ ۸:- اور کافر لوگ کہتے ہیں کہ اس شخص پر اس کے رب کی طرف سے کوئی معجزہ کیوں *زل نہیں ہوا؟ تم کہہ دو کہ اللہ کا قانون جسے گمراہ کر* چاہتا ہے (وہ معجزہ دیکھ کر بھی ایمان نہ لائے گا) اللہ اس کو سعادت کی راہ دکھا دیتا ہے، جو اس کی طرف (دل سے متوجہ ہو* ہے) یعنی خود چاہتا ہے۔

سورۃ الرعد (۱۳) آ$ ۳۸:- (اے رسولؐ!) حقیقت یہ ہے کہ ہم نے تم سے پہلے رسول بھیجے ہیں (وہ K ن تھے) ہم نے انہیں بیو* ں اور اولادیں بھی دی تھیں اور کسی رسول میں یہ طاقت نہ تھی کہ اللہ کے حکم کے بغیر معجزہ دکھا دیتا۔ اور ہر موقع کے لئے ا- علاحدہ حکم اجل لکھا ہوا ہے۔

سورۃ ہود (۱۱) آ$ ۱۲:- کافر لوگ کہیں گے کہ یہ کیسا نبی ہے کہ اس پر نہ کوئی ° انہ ا- ا اور نہ اس کے ساتھ کوئی فرشتہ * یے، وہ اس امید پر یہ کہیں گے کہ تم تنگ دل ہو کر شا* کچھ وحی سے چھوڑ دو اور کچھ ڑھا دو۔ تنگ دل کرنے

اور انکار کرنے سے وہ یہی امید لگائے بیٹھے ہیں۔ (1 تم ایسا نہیں کرو گے) تم تو صرف ڈرانے والے ہو، تو صبر کے ساتھ اپنا کام کرتے رہو۔ اور اللہ ہر چیز کا نگہبان ہے۔

سورۃ ا. اہیم (۱۴) آ$ ۱۱:- ان کے نبیوں نے کہا کہ ہم بشری لحاظ سے تو تمہاری ہی طرح کے K ن ہیں لیکن فرق ہے۔ (اللہ نے ہم پر فضل کیا ہے۔ وہ یہ کہ) وہ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے اپنے احسان (t ت) کے لئے چن 8 ہے، ہم میں یہ طاقت نہیں کہ تمہیں کوئی معجزہ دکھا دیں۔ ہاں اگر اللہ کا حکم ہو تو ایسا بھی ہو سکتا ہے۔

سورۃ الحجر (۱۵) آ$ ۱۴:- اگر ہم ان پر آسمان کا کوئی دروازہ کھول دیں اور وہ اس میں پڑھنے بھی لگیں،

سورۃ الحجر (۱۵) آ$ ۱۵:- $ بھی وہ یہی کہیں گے کہ ہماری آنکھوں کو دھوکہ ہو رہا ہے، بلکہ ہم پر جادو کر* یے H یے ہے۔

سورۃ بنی اسرا L (۱۷) آ$ ۵۹:- (دورِ محمدؐ میں) کسی چیز نے ہمیں K *ں (یعنی معجزے) بھیجنے سے نہیں روکا، 1 اس* ت نے کہ اگلی قوموں نے (جن کے * پس K *ں یعنی معجزے بھیجے گئے تھے) ان کو جھٹلا* (اور ان سے انہیں کوئی فا+ ہ نہیں پہنچا) ہم نے قوم ثمود کو اونٹنی دی۔ ا- کھلی K نی تو انہوں نے (عبرت حاصل کرنے کے بجائے) اس پر حملہ کیا۔ (اور اسے ہلاک کر ڈالا) اور ہم تو K *ں اس لئے بھیجتے تھے کہ لوگ H ہ کرنے سے ڈریں۔

سورۃ بنی اسرا L (۱۷) آ$ ۸۹:- اور حقیقت یہ ہے کہ ہم نے اس قرآن میں (لوگوں کو سمجھانے کے لئے) طرح طرح کی مثالیں * ر بیان کی ہیں۔ لیکن * یدہ -- لوگوں نے کفران نعمت کر کے قبول کرنے سے انکار کر * یے۔

سورۃ بنی اسرا L (۱۷) آ$ ۹۰:- اور کہنے لگے کہ ہم تم پر اس وقت -- ایمان نہ لا N گے . # -- (تم اپنی رسا -- کے ثبوت میں) عجیب وغری$ * تیں نہ دکھا دو (مثلاً ایسا ہو کہ) تم ہماری زمین میں چشمہ جاری کر دو۔

سورۃ بنی اسرا L (۱۷) آ$ ۹۱:- * تمہارا کھجوروں اور انگوروں کا کوئی * غ ہو اور اس کے @ میں نہریں بہا کر نکالو۔

سورۃ بنی اسرا L (۱۷) آ$ ۹۲:- * یے جیسا تم کہا کرتے ہو، ہم پر آسمان کے ٹکڑے لا اگر او* یا اللہ * یے فرشتوں کو

ہمارے سامنے لے آؤ۔

سورۃ بنی اسرا L (۱۷) آ$ ۹۳: * تمہارا سونے کا گھر ہو* تم آسمان پر چڑھ جاؤ اور ہم تمہارے پڑھنے کو بھی نہیں ما 3 گے۔ # -- کہ کوئی کتاب نہ لاؤ، جسے ہم پڑھ بھی لیں۔ کہہ دو! میرا رب* پاک ہے میں تو صرف ا- K ن ہوں جو رسول بنا H ہوں۔

سورۃ بنی اسرا L (۱۷) آ$ ۹۴:-(K ن کا عجب عالم ہے) کہ۔ # کبھی اللہ کی ہدا$ آئی تو صرف اس *بات نے لوگوں کو ایمان لانے سے روک* کہ وہ کہنے لگے کہ کیا اللہ نے ا- K ن کو رسول بنا کر بھیجا ہے؟

سورۃ بنی اسرا L (۱۷) آ$ ۹۵:- کہہ دو! اگر زمین پر فرشتے بسے ہوتے اور اطمینان سے چلتے پھرتے۔ تو ہم یقیناً آسمان سے ا- فرشتہ رسول بنا کر* ردیتے۔

سورۃ طٰحہٰ (۲۰) آ$ ۳۳:- اور لوگ کہتے ہیں کہ یہ رسول اپنے رب کی طرف سے ہمارے* پاس کوئی K نی کیوں نہیں لا* ؟ (یہ کیسا رسول ہے؟) کیا ان کے* پاس پہلی کتابوں کی واضح K *ں نہیں پہنچیں۔ (کتابیں تو پڑھی ہوں گی؟)

نوٹ:- بقول مسلمانوں کے نبیؐ نے قدم قدم پر معجزات دکھائے، اور قوم نے دیکھے۔ دیکھنے کے بعد بھی وہ انکار کر رہے ہیں اور نبیؐ بھی خاموش ہیں؟ نبیؐ کو کہنا چاہیئے تھا کہ تم غلط کہتے ہو، میں نے تو معجزات دکھائے ہیں۔ تو غور کریے۔

سورۃ الا C ء (۲۱) آ$ ۵:- بلکہ ان ظالموں نے یہ بھی کہا کہ یہ قرآن پراگندہ خواب وخیال کی* تیں ہیں۔ بلکہ یہ اس کی من گھڑت ہے، بلکہ یہ شخص شاعر ہے (اور قرآن اس کی شاعری ہے)۔ اگر ایسا نہیں ہے (بلکہ یہ رسول ہے) تو لائے کوئی K نی جس طرح پرانے زمانے کے رسول معجزے کے ساتھ بھیجے گئے تھے۔

سورۃ الا C ء (۲۱) آ$ ۶:-(اے محمدؐ!) ان سے پہلے جن بستیوں کو ہمارے قانون نے ہلاک کر* ، ان میں سے کوئی (قوم) معجزہ دیکھ کر ایمان نہیں لائی، تو کیا وہ معجزہ دیکھ کر ایمان لے آ N گے؟

سورۃ الشعراء (۲۶) آ$ ۴:- اگر ہم چاہیں تو آسمان سے ایسا معجزہ* ردیں کہ ان کی گر د 3 اس کے آگے جھک جا N (لیکن یہ زبردستی ہوگی اور ہم زبردستی نہیں کرتے)۔

سورۃ الشعراء (۲۶) آ$ ۵:- ان کے* پاس جو بھی نئی نصیحت اللہ کی طرف سے آتی ہے، یقیناً وہ اس سے منھ پھیر e ہیں۔

سورۃ عنکبوت (۲۹) آ$ ۵۰:- اور کافر کہتے ہیں کہ اس پر اس کے پروردگار کی طرف سے K *ں (معجزے) کیوں* زل نہیں ہوتیں؟ کہہ دو! کہ معجزے تو اللہ ہی کے* پاس ہیں۔ اور میں تو کھلم کھلا خبردار کرنے والا ہوں۔

سورۃ عنکبوت (۲۹) آ$ ۵۱:- کیا ان لوگوں کے لئے یہ کافی نہیں ہے کہ ہم نے تم پر کتاب 'قرآن' *زل کی جو ان کو پڑھ کر سنائی جاتی ہے۔ (یہ قرآن بہت بڑا معجزہ ہے) بے شک اس میں ان لوگوں کے لئے جن کے دلوں میں ایمان ہے، رحمت اور نصیحت ہے ۔(یہ ہے معجزہ)

قرآن میں اختلاف نہیں

سورۃ K ء (۴) آ$ ۸۲:- تو کیا وہ لوگ قرآن میں غور نہیں کرتے (حالا è وہ اللہ کا کلام ہے) اگر وہ اللہ کے علاوہ کسی اور کی طرف سے ہو* تو اس کی بہت سی* تیں آپس میں مختلف ہوتیں۔

وحی خفی

بخاری، جلد دوم، کتاب الا C ء، صفحہ ۳۱۱ حد$ ۶۷۵:- مسروق نے حضرت عائشہؓ سے U کی کہ انہیں کولہے پر ہاتھ رکھنا پسند تھا، اور فرماتی ہیں ایسا یہود کرتے ہیں۔ شعبہ نے بھی اعمش سے اسے روا$ کیا ہے۔

بخاری، جلد دوم، کتاب الا C ء، صفحہ ۳۱۲ حد$ ۶۷۹:- حضرت ابو ہریرہؓ سے روا$ ہے کہ رسول اللہ V ﷺ نے فر* یا بے شک یہود و « ریٰ اپنے* لوں کو نہیں رنگتے تھے، تم ان کے خلاف کرو۔

بخاری، جلد دوم، کتاب المناقب، صفحہ ۴۹۳ حد$ ۱۲۱۱:- حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ۔ # نبی کریم ﷺ V مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو یہود کو عاشورہ کا روزہ ر p ہوئے دیکھا۔ اس کے* رے میں پوچھا تو انہوں نے جواب* کہ اس روز حضرت موسیٰ اور بنی اسرا L کو اللہ نے فرعون پر غا* کیا تھا۔ لہٰذا اس کی تعظیم کرتے ہوئے ہم اس کا روزہ ر p ہیں۔ پس رسول اللہ ﷺ V نے فر* یا کہ تمہاری بہ نسبت ہم حضرت موسیٰ سے* دہ قری$ ہیں۔ پھر آپؐ نے اس دن کے روزہ ر p کا حکم* ۔

نوٹ:- موافقت اور مخالفت؟

بخاری، جلد دوم، کتاب المناقب، صفحہ ۴۹۳ حد$ ۱۲۲۱:- حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول کریمؐ

گیسوئے مبارک میں مانگ نہیں نکالتے تھے، لیکن مشرکین نکالا کرتے تھے۔ جبکہ اہل کتاب بھی مانگ نہیں نکالتے تھے۔ چنانچہ نبی کریمؐ کو جس کام کا حکم نہ فرمایا جاتا، اس میں اہل کتاب کی موافقت پسند تھی۔ پھر نبی کریم ﷺ بھی مانگ نکالنے لگے تھے۔

نوٹ:- یہاں مشرکین کی موافقت اہل کتاب کی مخالفت۔

بخاری، جلد دوم، کتاب الجہاد والسیر، صفحہ ٦٧، حدیث ٩٧:- حضرت انس بن مالکؓ نے فرمایا کہ جن لوگوں نے [illegible] والوں کو شہید کیا تھا، رسول اللہ ﷺ نے ان کی تباہی کے لئے تیس ٣٠ روز تک دعا کی، وہ قبیلہ ذکوان ورعل اور عصبہ کے لوگ تھے، جنہوں نے اللہ اور رسول کی نافرمانی کی تھی۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ شہداء [illegible] کے بارے میں قرآن کریم کی آیت نازل ہوئی تھی، جس کی تلاوت ہم کیا کرتے تھے، پھر بعد میں وہ منسوخ ہوگئی۔ وہ آیت یہ ہے: [illegible]۔

بخاری، جلد دوم، صفحہ ٨٧٤، حدیث ١٨٧٢:- قاسم بن ابوبزّہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سعید بن جبیرؓ سے دریافت کیا کہ جو کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کردے تو اس کی توبہ قبول ہوسکتی ہے؟ پھر میں نے ان کے سامنے یہ آیت پڑھی ولا یقتلو ن النفس التی حرم اللہ الا با لحق۔ تو سعید بن جبیرؓ نے فرمایا کہ میں نے یہ آیت حضرت ابن عباسؓ کے حضور پڑھی تھی، جیسے آپ نے میرے سامنے پڑھی ہے۔ تو انہوں نے فرمایا کہ یہ آیت مکی ہے اور اس مدنی آیت سے منسوخ ہے جو سورۂ نساء کے اندر موجود ہے۔

بخاری، جلد دوم، کتاب التفسیر، صفحہ ٨٧٤، حدیث ١٨٧٣:- مغیرہ بن نعمان کا بیان ہے کہ حضرت سعید بن جبیرؓ نے فرمایا کہ قتل مومن کے بارے میں اہل کوفہ کا اختلاف ہے۔ اس لئے میں سفر کرکے حضرت ابن عباسؓ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے فرمایا کہ اس سلسلے کی یہ آخری آیت ہے اور اسے منسوخ کرنے والی کوئی آیت نازل نہیں ہوئی۔

رسول کو اللہ کا حکم

سورۃ احزاب (٣٣) آیت ٥٢:- اے رسولؐ! ان کے علاوہ اور عورتیں تم کو جائز نہیں اور نہ یہ کہ تم ان بیویوں کو چھوڑ کر اور بیویاں کرلو۔ خواہ ان کا حسن تمہیں کیسا ہی اچھا لگے۔ اور خصوصاً اب تمہارے لئے اس کے بعد ماملکت بھی حلال نہیں کہ ان سے نکاح کرو (کیونکہ یہ پابندی [illegible] کے لئے ہے اس وقت جو بیویاں ہیں بس

وہی رہنی ہیں جو تعداد کے اندر رہیں) اور اللہ ہر چیز پر نگاہ رکھتا ہے۔

سورۃ مائدہ (٥) آیت ٦٧:- اے رسولؐ! جو کچھ تمہارے رب کی طرف سے نازل کیا گیا ہے، وہ لوگوں تک پہنچادو۔ اگر تم نے ایسا نہ کیا تو اس کی رسالت کا حق ادا نہ کیا۔ اللہ تم کو لوگوں کے شر سے بچانے والا ہے۔ یقین رکھو کہ اس کا قانون کافروں کو کامیابی کی راہ ہرگز نہ دکھائے گا۔

سورۃ احزاب کی آیت ٥٢، ٥ھ میں نازل ہوچکی تھی اور اس میں نبیؐ سے کہا گیا ہے کہ اب آپ کوئی نکاح نہیں کرسکتے جو اس وقت آپ کی بیویاں ہیں وہی رہیں گی ان کو طلاق بھی نہیں دے سکتے اس حکم کے ہوتے ہوئے نبی کوئی بھی نکاح نہیں کرسکتے تھے۔ میرا کامل یقین ہے۔ کیونکہ نبی اللہ کے حکم کی خلاف ورزی نہیں کرسکتے۔ اگر کرتے تو اللہ ان کی شہ رگ کو کاٹ ڈالتے۔ لیکن یہ کام نبیؐ کے ساتھ نہیں ہوا۔ اس سے ثابت ہوا کہ نبی نے خلاف ورزی نہیں کی۔ لیکن افسوس ہے کہ ہمارے یہاں یہ لکھا ملتا ہے کہ نبیؐ نے ٧ ہجری، ٨ ہجری، اور ٩ ہجری میں نکاح کئے۔ اسی کے ساتھ استثناء کا حکم بھی ہے۔ لیکن نبیؐ سے یہ بھی منسوب کر رکھا ہے کہ نبیؐ نے بغیر استثناء کے نکاح کئے۔

دوسری بات سورہ مائدہ کی آیت ٦٧ میں ہے کہ اے نبیؐ آپ پر جو وحی نازل کی جارہی ہے، اسے فوراً جیوں کا تیوں پہنچادو۔ اگر ایسا نہیں کیا تو حق رسالت ادا نہیں کیا اور جب حق رسالت ادا نہیں کیا تو پھر آپؐ نبی کیسے رہ سکتے تھے، اس لئے نبیؐ نے یہ حکم فوراً ادا کیا۔ اور یہی نہیں بلکہ جو بھی اللہ کا حکم ہوا وہ فوراً عمل میں لائے۔ لیکن یہاں بھی افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے کہ قوم نے کچھ ایسا لکھ رکھا ہے کہ نبیؐ نے اللہ کا حکم پورا نہیں کیا اور یہ کہ آپؐ نے مرض وفات میں کاغذ قلم طلب کیا اور کہا کہ میں ایسی بات لکھ دوں کہ امت گمراہ نہیں ہوگی۔ لیکن حضرت عمرؓ نے نبیؐ کا حکم نہیں مانا اور کہا کہ ہمیں قرآن کافی ہے۔ اس بات پر شور ہونے لگا تو محمد ﷺ نے [illegible] کو باہر نکال دیا۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ نبیؐ جس حقیقت کو لکھنا چاہتے تھے وہ عمرؓ نے نہیں لکھنے دی۔ اس لئے عمرؓ اطاعت رسولؐ سے خارج ہوگئے، اور جو چیز نبیؐ لکھنا چاہتے تھے وہ نہیں لکھی گئی۔ اگر حقیقت تھی تو جب [illegible] کو باہر کردیا تھا اس وقت لکھ دیتے۔ لیکن نہیں لکھی۔ اس پر شیعہ حضرات سوال کرتے ہیں کہ نبی کیا لکھنا چاہتے تھے؟ تو سنی خاموش ہیں۔ لیکن اس حدیث کو صحیح تسلیم کرتے ہیں۔ سنی حضرات کے خاموش رہنے پر شیعہ حضرات فوراً کہتے ہیں کہ نبی علیؓ کی خلافت لکھنا چاہتے تھے، لیکن عمرؓ نے نہیں لکھنے دی۔ (بخاری، جلد سوم، کتاب الطب، صفحہ ٢٤٨، حدیث ٦٢٩)
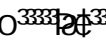
دیکھا کہ معاملہ کہاں سے کہاں- پہنچ Hۓ ؟ نبیؐ کو بھی الزام میں گھیر لیا اور عمرؓ کو بھی ایمان سے خارج کیا۔اس کا مطلب یہ ہوا کہ شیعہ فرقے نے عمرؓ اور نبیؐ دونوں پر 'تبرا' کیا۔ . # کہ ایسا نہیں ہوا۔ نبی ﷺ نے کوئی کاغذ قلم نہیں طلب کیا۔ نبیؐ نے ہر* ت اپنی وفات سے پہلے امت-- پہنچادی تھی۔ $ ہی تو دین مکمل ہوا، قوم غور کرے۔

اختلاف وحی خفی
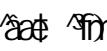
بخاری، جلد اول، کتاب الوضو، صفحہ ۱۶۴ حد$ ۱۷۸: -حضرت ابوسعید: ریؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ا ۔ ا « ری کو بلا بھیجا۔جس وقت وہ آئے تو ان کے سر سے* پانی ٹپک رہا تھا۔آپؐ نے فر$ یا کہ معلوم ہو* ہے کہ تم ہمارے بلانے پر جلدی چلے آئے۔وہ بولے ہاں۔رسول اللہ ﷺ نے فر$ یا۔ # ایسا ہو۔ # تمہیں جلدی ہو* یا انزال نہ ہو تو (صرف) وضوء کر لیا کرو۔
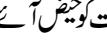
اس کے خلاف بخاری، جلد اول، کتاب الغسل، صفحہ ۱۹۵ حد$ ۲۸۴: -حضرت ابو ہریرہؓ روا$ کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فر$ یا۔ # (کوئی) مرد عورت کی چوا ی کے درمیان بیٹھے اور زور لگائے تو اس پر غسل وا. # ہH یا۔

بخاری، جلد اول، کتاب الوضو، صفحہ ۱۷۲ حد$ ۱۹۹: -سعید بن ابی وقاصؓ روا$ کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے موزوں پر مسح فر$ یا، عبداللہ بن عمرؓ نے حضرت عمرؓ سے پوچھا تو فر$ یا ہاں، اور . # سعدؓ رسول اللہ کی تم سے کوئی حد$ بیان کریں تو پھر دوسروں سے پوچھنے کی ضرورت نہیں۔(قرآن پیروں پر مسح بتا* ہے موزوں پر نہیں۔دیکھو سورۃ ما+ ہ (۵) آ$ ۶)۔

بخاری، جلد اول، کتاب الحیض، صفحہ ۱۹۷ حد$ ۲۹۲: -سیدہ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اور میں ا ۔ ہی بر تن میں نہاتے تھے. # ہم دونوں حا ۔ جنا$ میں ہوتے۔اور حا ۔ حیض میں مجھے فرماتے (ازار *+ ھ لے) تو میں ازار*+ ھ لیتی۔اور مجھ سے اختلاط کرتے۔(عربی عبارت ^³³³³³³³fnÊ o³³³³þæ†³³³³³ ~) (اور کبھی) حا ۔ اعتکاف میں اپنا سر میری طرف نکال دیتے، تو اسے دھو دیتی، حالاè میں حا ۔ حیض میں ہوتی۔
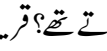
بخاری، جلد اول، کتاب الحیض، صفحہ ۱۹۷ حد$ ۲۹۳: -سیدہ عائشہؓ فرماتی ہیں ہم میں سے . # کسی کو حیض آ*

اور رسول اللہ ﷺ اختلاط کر* چاہتے (^³fn ˆâæ†) تو اس کو ازار*+ ھنے کا حکم دیتے۔ اس وقت حیض کا غلبہ ہو*، ازار*+ ھنے کے بعد آپ اختلاط فرماتے۔(سیدہ عائشہؓ) فرماتی ہیں کہ تم میں سے کوئی اپنی خواہش پر قابو نہیں رr ہے، جس قدر رسول اللہ ؐ کو اپنی خواہش پر کنٹرول تھا۔

نوٹ: -قرآن میں ہے کہ . # عورت کو حیض آئے تو قر$ نہ جاؤ اور یہاں äx³ÚÜ äÃÚ میں مباشرت کر* لکھا ہے جس کا* جمہ اختلاط کیا ہے حالاè آ$ قرآن میں قر$ جانے کو بھی ا کیا ہے پھر اخلاط کا کیا مطلب ہے؟

سورۃ بقرہ (۲) آ$ ۲۲۲: -اے رسول! تم سے لوگ عورتوں کی ماہواری کی حا ۔ کے متعلق سوال کریں گے آپ کہہ دینا کہ وہ بیماری (تکلیف) کے دن ہیں، پس تم (ان دنوں میں) عورتوں سے الگ رہو اور ان کے قر$ نہ جاؤ. # -- وہ* پاک نہ ہو جا N ۔پھر. # * پاک صاف ہو جا N تو ان کے* پاس جاؤ۔

یہ رہا اللہ کا حکم ۔1 وحی خفی ä³³³³x³³ÚÜ ä³³³Ã³Ú میں ہے کہ اختلاط کرتے تھے۔. # کے عربی لفظ "^fnÊ †æþoXX" ہے۔کیا نبیؐ خلاف کرتے تھے؟ قر$ جانے کو ا ہے پھر اختلاط سے کیا مطلب؟

نوٹ: - روا$ میں ازار*+ ھنے کو لکھا ہے۔یہ ازار کیا ہے؟ کیا حیض سے پہلے عورتیں کچھ نہیں پہنے ہوتی تھیں؟ اس لکھے سے ظاہر ہے وہ ننگی رہتی تھیں (اً ذ)۔پھر ازار سے کیا مراد ہے اور کیا تھا؟ کیا آج بھی حیض کی حا ۔ میں آدمی ایسے ہی کرتے ہیں؟ اس تحریر پر غور کرو اور نبیؐ کی کردار کشی بند کرو!

بخاری، جلد دوم، کتاب+ اء الخلق، صفحہ ۲۱۱ حد$ ۴۳۲: -حضرت ابو ذرؓ سے روا$ ہے کہ غروب آفتاب کے وقت نبی کریم ﷺ نے مجھ سے فر$ یا کیا تم جا... ہو کہ سورج کہاں جا* ہے؟ میں عرض گزار ہوا کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جا... ہیں ۔فر$ یا بے شک یہ جا کر عرش الٰہی کے نیچے سجدہ کر* ہے، پھر f ع ہونے کی اجازت مانگتا ہے تو اسے اجازت مل جاتی ہے۔عنقر$ ایسا وقت بھی آئے گا کہ وہ سجدہ کرے گا اور قبول نہ ہو گا .پھر f ع ہونے کی اجازت طلب کرے گا، لیکن نہیں ملے گی۔اس سے کہا جائے گا کہ . ھر سے* یہ ہے ادھر ہی لوٹ جاؤ تو وہ مغرب سے f ع ہو گا۔اس لئے اللہ نے فر$ یا 'اور سورج چلتا ہے اپنے ا ۔ ٹھیراؤ کے لئے یہ حکم ہے ا ۔ ز. د ۔ علم والے کا'۔

نوٹ: - یہ بھی حقیقت ہے کہ سورج کبھی چھپتا نہیں۔

بخاری، جلد دوم، کتاب التفسیر ء، صفحہ ۲۵۱ حد$ ۵۵۸: -حضرت ابو ہریرہؓ سے روا$ ہے کہ رسول اللہ ﷺ

نے فر*ا یا کہ عورتوں سے اچھا سلوک کرو۔ کیوèعورت پسلی سے پیدا کی گئی ہے اور پسلی کا اوپ والا حصہ ڑ*یدہ ٹیڑھا ہو*تا ہے۔ اگر تم اسے سیدھا کر*نا چاہو گے تو توڑ ڈالو گے، اور اگر چھوڑ دو گے تو ہمیشہ ٹیڑھی رہے گی۔ پس عورتوں کے ساتھ اچھا سلوک کرتے رہنا۔

نوٹ:- قرآن* پ ک میں ہے کہ جس مٹی سے آدم کو پیدا کیا اس سے ہی حوّا کو۔

بخاری، جلد دوم، کتاب المCی ء، صفحہ ۳۳۸ حدی$ ۴۸ے:- حضرت عائشہؓ کا بیان ہے نبی کریم ﷺ کا. # وصال ہوا تو آپ کی عمر ۶۳ (ت یسٹھ) سال تھی۔ ابن شہاب نے کہا کہ سعید بن مسیّب نے بھی مجھے ایسا ہی بتا*یا ہے۔

بخاری، جلد دوم، کتاب المCی ء، صفحہ ۳۴۰ حدی$ ۶۰ے:- حضرت انس بن مالکؓ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ رسول ﷺ نہ تو اتنے لمبے تھے اور نہ پست قد آپؐ کا رنگ نہ تو* بالکل سفید تھا اور نہ گندمی *بال مبارک نہ گھنگر*یالے تھے اور نہ* بالکل سیدھے۔ اللہ تعالیٰ نے چالیس سال کی عمر میں آپ کو مبعوث فر*ا یا۔ پھر مکہ) مہ میں دس سال جلوہ فر*ا یا اور دس سال مدینہ منورہ میں رونق افروز رہے۔. # اللہ نے آپؐ کو وفات دی تو سراقدس اور داڑھی مبارک میں بیس* بال بھی سفید نہ تھے۔

نوٹ:- اس طرح اس حدی$ میں آپؐ کی عمر مبارک ساٹھ ۶۰ سال ہوئی ہے لیکن دوسری میں ت یسٹھ ۶۳ سال ہے۔

بخاری، جلد دوم، کتاب المCی ء، صفحہ ۳۶۷ حدی$ ۸۲۸:- حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ نبی ﷺ نے اپنی صاñادی حضرت فاطمہؓ کو اپنے* پاس اس مرض میں بلا*یا جس میں آپ کی وفات ہوئی۔ پھر سرگوشی کے# از میں ان سے کوئی* بات کہی تو وہ رونے لگیں، پھر* د یہ بلا کر سرگوشی کی تو ہنس پڑیں۔ یہ فرماتی ہیں کہ میں نے اس* بارے میں ان سے پوچھا تو انہوں نے بتا*یا کہ نبیؐ نے سرگوشی کرتے ہوئے مجھے بتا*یا کہ اسی مرض میں میری وفات ہو جائے گی، تو میں رونے لگی۔ پھر آپؐ نے سرگوشی کرتے ہوئے مجھے بتا*یا کہ ان کے گھر والوں میں . سے پہلے میں ہوں جو ان کے پیچھے جاؤں گی تو میں ہنس پڑی۔

نوٹ:- یہاں غیب کا حال بتا*یا جا رہا ہے۔

بخاری، جلد دوم، کتاب التفسیر، صفحہ ۱۹۹ حدی$ ۲۱۰۰:- عروہ بن زبیرؓ کا بیان ہے کہ ان سے مسور بن مخزمہ اور عبدالقاری نے بیان کیا کہ انہوں نے حضرت عمر بن خطابؓ کو فرماتے سنا کہ رسول اللہ ﷺ کی مبارک ز# گی

کے# ر میں نے ہشام بن حکمؓ کو سورہ الفرقان پڑھتے ہوئے سنا۔ وہ کسی اور قرأت میں پڑھ رہے تھے۔. # کہ رسول اللہ نے اس قرأت میں نہیں پڑھی۔ قری$ تھا کہ میں úز ہی کے دوران میں ان پ ٹوٹ پ*تا، لیکن سلام پھیرنے تک میں نے صبر سے کام لیا اور پھر میں نے اپنی چادر ان کے گلے میں ڈال کر کہا، اب تمہیں اس طرح یہ سورۃ کس نے پڑھائی، جس طرح میں نے تمہاری ز*بان سے سنی ہے؟ انہوں نے کہا مجھے رسول اللہ ﷺ نے پڑھائی ہے۔ میں نے کہا تم نے جھوٹ بولا، کیوè رسول اللہ ﷺ نے مجھے اس طرح پڑھائی ہے۔ پس میں انہیں کھینچ کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لےH یا اور میں عرض گزار ہوا کہ جس طرح آپ نے سورۃ الفرقان مجھے سکھائی، میں نے انہیں اس سے مختلف طر i پر پڑھتے ہوئے سنا ہے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فر*ا یا کہ انہیں چھوڑ دو، اور اے ہشام! تم پڑھو۔ پس انہوں نے سورۃ الفرقان اسی طرح پڑھی، جس طرح میں نے ان کی ز*بانی سنی تھی۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فر*ا یا کہ اسی طرح* زل ہوئی ہے۔ پھر فر*ا یا اے عمر! تم پڑھو، پس میں نے اسی طرح پڑھی، جس طرح آپؐ نے مجھے پڑھائی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے فر*ا یا اسی طرح* زل ہوئی ہے۔ بے شک قرآن کریم سات طرح قرأتوں میں* زل فر*ا یاH ہے۔ پس ان میں سے جو طر i جس کے لئے آسان ہو اسی طر i سے پڑھا کرے۔

نوٹ:- یہاں پر بھی اختلاف ہو رہا ہے اور سات طر j بتائے جا رہے ہیں۔ اور دوسری روای$ میں ہے کہ قرآن شریف کس ز*بان میں* زل ہوا ہے۔ اگر سات طر h ں میں* زل ہوا تو بتائے جاN کہ وہ کون کون سے ہیں؟ پھر عمر کیوں* راض ہوئے؟ حدی$ ۲۱۰۰ جلد دوم، میں لکھا ہے کہ وہ کسی اور قرأت میں پڑھ رہے تھے، لیکن بخاری، جلد سوم، کتاب التوحید ۷۰۹ حدی$ ۲۳۹۶ میں ہے کہ حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ. # میں نے ان کی قرأت سنی تو وہ کتنے ہی ایسے حروف کے ساتھ پڑھ رہے تھے، جس طرح رسول اللہ ﷺ نے مجھے نہیں پڑھا*یا تھا۔۔۔۔۔۔۔ میں ان کو رسول اللہ ﷺ کے* پاس لےH یا وہاں پر ہم دونوں نے اپنے اپنے # از میں قرأت پڑھی جو مختلف تھی۔ حضور ﷺ نے دونوں کو در ت بتا*یا۔ افسوس ہر تضاد کو رسول اللہ ﷺ سے منسوب کر د*یاH جو در ت نہیں ہے۔

نوٹ:-. # کہ اسی کتاب میں سورۃ بقرۃ کی آی$ ۲۱۳ لکھی ہے، جس میں بتا*یاH ہے کہ نبیؐ اختلافات کو ختم کرنے کو آئے تھے، اور یہاں نبیؐ اختلاف کو جاری کرتے ہوئے در ت بتا رہے ہیں (اَ ذ)۔

بخاری، جلد دوم، کتاب المCی ء، صفحہ ۳۲۸ حدی$ ۲۰ے:- حضرت انسؓ سے روای$ ہے کہ حضرت عثمانؓ نے

حضرت زی بن* .$ؓ، حضرت عبداللہ بن زبیرؓ، حضرت سعد بن العاص اور حضرت عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشامؓ کو بلا* یا۔ پس انہوں نے قرآن کریم کو مصاحف کی شکل میں لکھا۔ حضرت عثمانؓ نے قریش کے تینوں آدمیوں کی جما (سے فر* یا کہ۔ # کسی لفظ کے* رے میں تمہارے اور زی بن* .$ؓ کے درمیان اختلاف واقع ہو تو قریش کی ز* ن میں لکھنا۔ کیو èقرآن مجید ان کی ز* ن میں* زل ہوا ہے۔ پس انہوں نے ایسا ہی کیا۔

بخاری، جلد دوم، کتاب المغازی، صفحہ ۵۸۳ حد$ ۱۳۱۵:- حضرت. اء بن عازبؓ فرماتے ہیں کہ حدیبیہ کے روز رسول اللہ صلى الله عليه وسلم کے ہمراہ چودہ سوافرا* اس سے بھی کہیں* دہ تھے۔ پس ہم نے ا- کنویں کے* س پڑاؤ ڈالا۔ # ہم اس کنویں کا سار* نی نکال چکے تو رسول اللہ صلى الله عليه وسلم کی : مت میں حاضر ہوگئے۔ پس آپ کنویں پہ تشریف لائے اور اس کی منڈھیر پہ بیٹھ گئے۔ اس کے بعد آپؐ نے فر* یا کہ* نی کا ا- ڈول لاؤ۔ پس وہ آپ کی : مت میں پیش کر* H۔ آپؐ نے اس میں لعاب دہن ڈالا پھر دعا کی۔ اس کے بعد فر* یا کہ ا- سا (ٹھیرے رہو۔ پس سارے حضرات خود اور ان کی سوا* یں کوچ کرنے-- سیراب ہوگئے تھے۔

بخاری، جلد دوم، کتاب المغازی، صفحہ ۵۸۳ حد$ ۱۳۱۶:- حضرت جا.ؓ فرماتے ہیں کہ حدیبیہ کے روز لوگ پیاس سے دوچار ہوئے اور رسول اللہ صلى الله عليه وسلم کے حضور ا- . تن رکھا ہوا تھا، جس سے وضو فرما رہے تھے۔ # لوگ آپ کی* رگاہ میں حاضر ہوئے، تو رسول اللہ صلى الله عليه وسلم نے د* فت فر* یا کہ تمہارا کیا حال ہے؟ عرض ا ر ہوئے کہ* رسول اللہ! ہمارے* س وضو کرنے اور پینے کو* نی نہیں ہے۔ پس یہی تھا جو اس . تن کے اندر حضورؐ کی : مت میں پیش کر* تھا۔ راوی کا بیان ہے کہ آپؐ نے . تن میں اپنا د - کرم رکھ* تو آپ کی انگشت مبارک سے چشموں کی طرح* نی پھوٹ نکلا۔ یہ فرماتے ہیں کہ ہم* نی پیا اور وضو کرتے رہے۔ پس میں (سالم بن ابوالجعد) نے حضرت جا.ؓ سے د* فت کیا کہ اس وقت آپ کتنے حضرات تھے؟ فر* یا کہ اگر لاکھ بھی ہوتے تو . کے لئے کافی ہو جا* لیکن ہم پندرہ سو تھے۔

نوٹ:- دوسری روا$ جو متصل ہی ہے یعنی حد$ نمبر ۱۳۱۷ میں صحابیوں کی تعداد چودہ سو ۱۴۰۰ بتائی ہے۔

بخاری، جلد دوم* . ب ۷۹ ۲۹۷ غزوہ خندق* غزوہ ا اب، صفحہ ۵۵۶:- موسیٰ بن عقبہؓ فرماتے ہیں کہ یہ شوال کے مہینے میں ۴ ہجری کے اندر رہوا۔

نوٹ:- اسی غزوہ میں حضرت سعد بن معاذؓ زخمی ہوگئے تھے اور اس زخم سے ہی ان کا انتقال ہوا H۔ حد$

پیش ہے:-

بخاری، جلد دوم، ابواب المغازی، صفحہ ۵۶۵ حد$ ۱۲۹۱:- حضرت عائشہ صد iؓ فرماتی ہیں کہ . B خندق کے اندر حضرت سعد بن معاذؓ کو قریش کے ا- آدمی حبان بن عرفہ کا تیر لگ H تھا، وہ ان کی رگ سبقت اندام میں لگا تھا۔ پس نبی کریم صلى الله عليه وسلم نے ان کے لئے مسجد t ی میں خیمہ نصب کروا* تھا* کہ ان کی تیمارداری میں آسانی رہے۔ # رسول اللہ صلى الله عليه وسلم . B خندق سے فارغ ہو کر دو - خانہ کی طرف لوٹے، تو ہتھیار* رکر غسل فرمانے لگے، اس وقت حضرت جبرا Lؑ حاضر : مت ہوئے اس وقت آپؐ سر مبارک سے گ دجھاڑ رہے تھے۔ وہ عرض ا ار ہوئے کہ آپؐ نے ہتھیار* ردیئے، لیکن : اکی قسم میں نے ابھی نہیں* رے، ان کی جا$ تشریف لے چلیئے۔ نبی کریم صلى الله عليه وسلم نے د* فت فر* یا کہ کن کی جا$؟ تو بنی قریظہ کی جا$ اشارہ کیا۔ پس نبی کریم صلى الله عليه وسلم ان کے* س تشریف لے گئے، پس وہ آپؐ کے حکم پہ قلعہ میں سے آئے کیو èفریقین نے حضرت سعد بن معاذؓ کو حکم (منصف) تسلیم کر لیا تھا۔ انہوں (حضرت سعدؓ) نے فر* یا ان کا یہ فیصلہ کر* ہوں کہ ان کے جو مرد لڑنے کے قابل ہیں انہیں قتل کر* جائے، ان کی عورتوں اور بچوں کو لو* ی غلام بنا لیا جائے اور ان کے مال کو مسلمانوں میں تقسیم کر* جائے۔ حضرت عائشہ صد iؓ فرماتی ہیں کہ حضرت سعدؓ نے* رگاہ : ا ی میں یوں دعا کی تھی کہ اے اللہ! تو جا { ہے کہ مجھے اس سے پیاری کوئی چیز نہیں کہ اس قوم سے جہاد کر* رہوں، جس نے تیرے رسول صلى الله عليه وسلم کو جھٹلا* اور انہیں وطن سے نکالا۔ میرے خیال میں تو نے ہمارے اور کفار قریش کے درمیان لڑائی ختم کر دی ہے۔ اگر قریش سے لڑائی ابھی* قی ہے تو مجھے ز گی » فر* کہ میں تیری راہ میں ان سے جہاد کروں اور اگر تو نے ان کے ساتھ ہماری لڑائی ختم فرما دی ہے تو میرے اس زخم کو جاری کر کے شہادت کی موت » فرما دے۔ پس ان کے g سے خون جاری ہو H، جو مسجد میں ان کے خیمے سے بنی غفار کی طرف بہہ کر جانے لگا۔ وہ لوگ کہنے لگے اے خیمے والو! یہ تمہاری طرف سے کیا چیز آ رہی ہے؟ پھر انہیں معلوم ہوا کہ یہ تو حضرت سعد بن معاذؓ کے زخم کا خون ہے اور وہ اسی زخم کے* (اپنے حقیقی مالک کی * رگاہ میں جا پہنچے۔

نوٹ:- حد$ میں درج ہے کہ حضرت سعد بن معاذؓ نے فیصلہ* کہ ان مردوں کو قتل کر* جائے جو لڑنے کے قابل ہیں اور ان کی عورتوں اور بچوں کو لو* ی غلام بنا لیا جائے۔ اور اس فیصلہ کو . نے تسلیم کیا، اور محمد صلى الله عليه وسلم نے بھی۔ کیا یہ فیصلہ F . ا « ف ہے؟ اور کیا محمد صلى الله عليه وسلم اس فیصلے کو قبول کر h تھے؟ قرآن میں کیا درج

ہے دیکھا جائے:-

سورۃ محمدؐ(۴۷) آ$ ۴:-تو. # کافروں سے تمہارا مقابلہ ہوتو اَ د 3 ماژ یعنی کاٹنا ہے، کیوè .B میں تو قتال ہو ہی ہے، دونوں فریق ا ِ دوسرے کوقتل کرتے ہی ہیں، یہاں- کہ وہ مغلوب ہوجا N، مخالفانہ کاروائیاں کرنے کی طاقت ختم ہوجائے۔وہ ایسی حا میں ہوجا N کہ وہ اپنے ہتھیار ڈال دیں توان کو اَ فتار کرلو۔امن ہونے کی حا میں فدیہ لے کران قیدیوں کوچھوڑ دو۔اوراَ کسی پ رقم نہیں ہے، تو رحم کر کے چھوڑ دو۔(اورتیسری ۔ت یہ ہے کہ جو دستور زمانہ ہے، کہ اپنے آدمی اَ قید ہوں توان سے تبادلہ کرلو) ہر حال میں قیدیوں کو رہائی ملنی ہے۔اَ اللہ چاہتا تو آپؐ ہی لہ لے è۔1 یہ آپس میں .B اس لئے ہوتی ہے کہ ا ِ دوسرے سے جانچے جاؤ، کون مومن ہے اور کون منافق؟ اور جو اللہ کی راہ میں .B کرتے ہوئے مارے جا N گے اللہ ہرا ان کے اعمال ضائع نہیں کرے گا۔

یہ ہے قرآن کا فیصلہ اس کے خلاف کوئی مومن فیصلہ نہیں دے سکتا اور اَ کوئی دے گا تو اس وقت کا امیر اس کورد کردے گا، اور. # سعدؓ کا فیصلہ لکھا ملتا ہے تو اس وقت محمد ﷺ V ہ تھے وہ اس کورد کردیتے، 1 یہ . کچھ ہوتے ہوئے اس فیصلہ کو جار ہا ہے، جو خلاف قرآن اور قانون ہے، اس لئے یہ فیصلہ نہیں ہوا۔اس لئے بھی کہ یہ آ$ ۱ہجری میں زل ہوچکی تھی، اور. B ا اب ۴ہجری میں ہوئی اور یہ واقعہ اس. B کے فوراًبعد کا ہے۔دوسری ۔ت غورطلب یہ ہے کہ حضرت عائشہؓ پر تہمت کا ذکر ملتا ہے، جو غزوہ بنی مصطلق سے واپسی پ لگا H تھا، اس غزوہ کی رنخ میں جھول ہے کوئی ۶ہجری بتا ہے کوئی ۵ہجری۔1 یہ غزوہ ۵ہجری میں ہوا۔اس تہمت کے بعد نبی ﷺ V نے ا ِ دن مسجد t ی میں اپنی ۔ت رکھی جو درج ذیل ہے:-

بخاری، جلد دوم، ابواب المغازی، صفحہ ۲۷۲ حد$ ۱۳۰۵:- (حد$ کی عبارت لمبی ہے اس لئے پوری حد$ کو چھوڑ کر صرف وہ حصہ لکھ رہا ہوں جس میں حضرت سعدؓ کا ذکر ہے) وہ فرماتی ہیں کہ پھر رسول اللہ ﷺ V کھڑے ہوگئے، پھر عبداللہ بن ابی کی شکا$ فرمائی گئی، چنانچہ ممبر پ جلوہ افروز ہو کر آپؐ نے فر یا کہ اے مسلمانو! کون ہے جو اس شخص سے میر لہ لے، جس نے میری بیوی کے ۔رے میں مجھے تکلیف پہنچائی ہے، : ا کی قسم، میں اپنی بیوی میں بھلائی کے سوا کچھ نہیں دیکھتا۔نیز جس شخص کا ذکر کرتے ہیں اس کے ربھی بھلائیوں کے سوا اور کچھ نہیں دیکھا، وہ میرے گھر میں داخل ہو تو میرے ساتھ۔وہ فرماتی ہیں کہ اس کے او پ بنی عبدالاشہل کے بھائی حضرت سعد بن معاذؓ کھڑے ہو کر عرض اَ ار ہوئے یا رسول اللہؐ! آپ کا لہ میں

لونگا۔اَ وہ شخص قبیلہ اوس سے ہے تو میں اس کی اَ دن اڑادونگا، اور اَ قبیلہ زرج والے ہمارے بھائیوں میں سے ہے، تو جس طرح آپ حکم فرما N اس کی تعمیل کی جائے گی۔یہ فرماتی ہیں کہ پھر زرج والوں میں سے ا ِ شخص کھڑا ہوا H، کیوè حضرت حسانؓ کی والدہ اس کے چچا کی بیٹی اور اسی قبیلے سے تھی۔وہ زرج کے سردار حضرت سعد بن عبادہؓ تھے۔(حد$ کا آگے کا حصہ بھی ف کر H ہے)۔

نوٹ:-حضرت سعدؓ ۵ہجری میں انتقال کر گئے تھے، پھر ۵ہجری یا ۶ہجری میں کہاں سے ہ ہو گئے؟ اس لئے وحی جلی اور وحی خفی میں بہت تضاد ہے۔جس وحی خفی کو کتاب جلی کا مثل بتا یا جا ہے، اَ مثل ہوتی تو تضاد نہیں ہو تھا۔1 تضاد ہے اور بہت ز یدہ تضاد ہے۔

وحی جلی اور وحی خفی کا تضاد اور 5 حظہ ہو:-

سورۃ البلد(۹۰) آ$ ۹:-اور ا ِ ز ن اور دو ہو$ دے۔

سورۃ البلد(۹۰) آ$ ۱۰:-اور K ن کو نیکی اور بدی کی دونوں یں گھاٹیاں دکھادیں۔

سورۃ البلد(۹۰) آ$ ۱۱:-1 اس نے دشوار گھاٹی سے اَ رنے کی ہمت نہ کی۔

سورۃ البلد(۹۰) آ$ ۱۲:-اور تمہیں اللہ سے. ھ کر اور کون بتا سکتا ہے کہ وہ گھاٹی کیا ہے۔

سورۃ البلد(۹۰) آ$ ۱۳:-K ن کی اَ دن کو غلامی کے پھندے سے چھڑا ۔

سورۃ البلد(۹۰) آ$ ۱۴:-کھلا بھوک کے دن ضرورت مند کو۔

سورۃ البلد(۹۰) آ$ ۱۵:-جو یتیم رشتہ دار ہو۔

سورۃ البلد(۹۰) آ$ ۱۶:-اور خاک نشیں محتاج کو۔

سورۃ البلد(۹۰) آ$ ۱۷:-پھر ان لوگوں میں سے ہو جا ، جو ایمان لائے اور ا ِ دوسرے کو صبر کی اور رحم کرنے کی وصیت کرتے ہیں۔

سورۃ البلد(۹۰) آ$ ۱۸:-یہی وہ لوگ ہیں دا N ز و والے۔

سورۃ البلد(۹۰) آ$ ۱۹:-اور جن لوگوں نے ہماری یت کو ماننے سے انکار کیا وہ N ز و والے ہیں۔

سورۃ البلد(۹۰) آ$ ۲۰:-انہیں پ آگ ہوگی جو چاروں طرف سے گھیرے ہوگی۔

سورۃ الواقعہ(۵۶) آ$ ۸:-پس داہنے ہاتھ والے کیسے اچھے ہیں، داہنے ہاتھ والے۔

سورۃ الواقعہ(۵۶) آ$ ۹:-اور N ہاتھ والے، کیا حال ہے N ہاتھ والوں کا؟

سورۃ الواقعہ (۵۶) آ$ ۳۸:-دا N*. زو والوں کے لئے (نعمتیں)۔

سورۃ الواقعہ (۵۶) آ$ ۴۱:-اور*. N*. زو والے، افسوس*. N*. زو والوں پر۔

سورۃ الواقعہ (۵۶) آ$ ۴۲:-وہ/ م اور کھولتے ہوئے* پ نی میں ہونگے۔

سورۃ الواقعہ (۵۶) آ$ ۴۳:-اور دھو N کے سائے میں ہوگے۔

سورۃ الواقعہ (۵۶) آ$ ۴۴:-جو نہ ٹھنڈا ہوگا نہ تسکین بخش۔

سورۃ الواقعہ (۵۶) آ$ ۵۶:-د* میں جو بُرے عمل کئے تھے، ان کے+ لے میں بڑی ضیافت ہوگی+ لے کے دن۔

سورۃ الواقعہ (۵۶) آ$ ۹۰:-اور جو دا N*. زو والوں میں سے ہے۔

سورۃ الواقعہ (۵۶) آ$ ۹۱:-تو کہا جائے گا، تم پر داہنے ہاتھ والوں کی طرف سے سلام۔

سورۃ الواقعہ (۵۶) آ$ ۹۲:-اور ا/ وہ جھٹلانے والے گمراہوں میں سے ہے۔

سورۃ الواقعہ (۵۶) آ$ ۹۳:-تو کھولتے* پ نی سے ضیافت ہوگی۔

سورۃ الواقعہ (۵۶) آ$ ۹۴:-اور وہ دوزخ میں داخل کیا جا* ہے۔

سورۃ الواقعہ (۵۶) آ$ ۹۵:-اور یہ*. لکل سچ اور یقینی ہے۔

قرآن میں اور بھی آ* یت ہیں جن میں یہ کہاH ہے کہ دا N ہاتھ والے کامیاب یعنی .A میں جا N گے اور*. N ہاتھ والے* کامیاب، یعنی دوزخ میں جا N گے۔ مطلب یہ ہوا کہ . # حشر کے میدان میں اللہ حساب کرے گا تو حساب کے بعد جو جنتی* .$ ہوگا* مہ اعمال کی شہادت سے اس کی جنتی سند دا N ہاتھ میں ہوگی، اور جو دوزخی* .$ ہوگا اس کی سند*. N ہاتھ میں ہوگی، اور ان سے کہا جائے گا کہ جاؤ ہمیشہ ہمیشہ اپنے اپنے مقام میں رہو، وہاں سے کبھی نہ نہ ہوگا۔

یہ رہا وحی جلی کا فیصلہ۔ لیکن وحی خفی یعنی [garbled] کے مطابق حساب کتاب ہونے کے بعد سند حاصل کرنے کے بعد بھی ان . کو پل صراط پر * یے جائے گا۔ جس کی تفصیل [garbled] میں تقریباً . نے ہی جان لی ہوگی۔ کیو è کتابوں میں لکھی ہے، اور جو پڑھنا نہیں جا{ انہوں نے مولویوں کی تقریروں میں سن لیا ہوگا۔ اس کی حقیقت یہ بتائی جاتی ہے کہ جو جنتی ہوگا وہ تیر کی طرح* پار ہو جائے گا۔ اور جو دوزخی ہوگا وہ ٹ کر دوزخ میں ا/ جائے گا، کیو è یہ پل دوزخ کے اوپر قائم ہوگا۔ گو* اس پُل پر حقیقی فیصلہ یہ ہوگا کہ کون جنتی ہے

اور کون دوزخی۔ گو* اللہ کا فیصلہ مشکوک ہوگا، اور اس شک کو دور پل صراط پر کیا جائے گا، یہ فیصلہ وحی [garbled] کا ہے۔ اس وحی جلی اور وحی خفی یعنی [garbled] میں تضاد پیدا ہوH ۔ جبکہ [garbled] میں تضاد نہیں ہو* چاہئے [garbled] کا مطلب ہی یہ ہے کہ جو اصل ہے وہی اس کا مثل ہو، لیکن ایسا نہیں ہو رہا ہے۔ اور [garbled] کو اس نبیؐ کی طرف منسوب کیا جا* ہے، جس کے لئے وحی جلی میں کہاH ہے کہ جو آپ پر وحی کے ذریعہ قرآن* زل کیا جا رہا ہے اس کے مطابق عمل کر* ۔ ا/ خلاف کیا، تو رگ/ دن کاٹ دی جائے گی۔ 1 اس تنبیہ کے بعد بھی نبیؐ وحی جلی کے خلاف بتا رہے ہیں، تو* .$ ہوا وحی جلی اور وحی خفی کا نبیؐ الگ الگ ہے۔ اور وحی جلی کا نبیؐ گم ہو چکا، ہمارے ہاتھوں سے اس کا دامن چھوٹH ۔ اس وجہ سے ہی آج ہم ذلیل و خوار ہیں۔

کیا نبی بھول جاتے تھے؟

حد$ بخاری میں کیا ہے اور قرآن کے ترجمہ میں کیا لکھا ہے اس کو دیکھا جائے:-

بخاری، جلد اول، کتاب الغسل، صفحہ ۱۹۰، حد$ ۲۶۹:-ابو ہریرہؓ روا$ کرتے ہیں کہ ا* . ںلا ز کھڑی ہوئی اور صفیں . ا. کی گئیں۔ اتنے میں رسول اللہ ﷺ V ہماری جا$ تشریف لے آئے۔ . # آپؐ جا ںلا ز پر کھڑے ہوئے تو آپ کو* د* یہ کہ وہ جنبی ہیں۔ (آپؐ نے) ہم سے فر* یا کہ تم یہیں رہو اور آپؐ لوٹ گئے، غسل کیا۔ بعد ازاں تشریف لائے اور آپؐ کے سر سے* پ نی ٹپک رہا تھا، پھر آپؐ نے تکبیر کہی اور ہم . نے آپؐ کے ساتھ ںلا ز ادا کی۔

بخاری، جلد اول، کتاب الاذان، صفحہ ۲۹۹، حد$ ۶۰۸:-ابو ہریرہؓ روا$ کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ V مسجد سے*. ہر تشریف لے گئے حالا è اقامت کہی جا چکی تھی اور صفیں در ـ کر لی گئی تھیں۔ . # آپؐ (واپس آ کر) مصلیٰ پر کھڑے ہوئے۔ ہم انتظار میں تھے کہ آپ تکبیر کہیں گے، تو آپؐ (د*. رہ) چلے گئے اور فر* یا، یہیں ٹھہرے رہو) ہم کھڑے رہے۔ آپؐ واپس آئے تو آپؐ کے سر سے* پ نی ٹپک رہا تھا۔ آپؐ نے غسل کیا۔

بخاری، جلد اول، کتاب الاذان، صفحہ ۲۹۹، حد$ ۶۰۹:-حضرت ابو ہریرہؓ روا$ کرتے ہیں کہ ںلا ز کے لئے اقامتیں کہی جا*۔ اور صفیں در ـ کر لی گئی تھیں، رسول اللہ ﷺ*. ہر نکلے اور آگے بڑھے (* کہ ںلا ز

پڑھا N) آپؐ حا ت جنا$ میں تھے۔ (لیکن* ید نہ رہا) فرتا تم یہی ٹھہرو اور چلے گئے، غسل کیا، پھر آمد ہوئے، آپؐ کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا اور لوگوں کو نماز پڑھائی۔

یہ تو رہا حدیث کا فرمان۔ قرآن کے ترجمہ میں کیا ہے وہ بھی دیکھ لیا جائے:-

سورۃ اعلیٰ (۸۷) آیت ۶:- البتہ ہم پڑھا N گے تمہیں، پھر نہ بھولو گے۔

سورۃ اعلیٰ (۸۷) آیت ۷:- 1 جو چاہے اللہ۔

یہ ترجمہ مولانا محمود الحسن صا # کا ہے اور تقریباً سبھی عالموں نے یہی ترجمہ کیا ہے۔ یہ تفسیر بھی پڑھ لی جائے جو نے ایک جیسی ہی لکھی ہے۔

تفسیر:- یعنی جس طرح ہم نے اپنی M سے ہر چیز بتدریج اس کو کمال مطلوب تک پہنچایا ہے، تم کو آہستہ آہستہ کامل قرآن پڑھا دیں گے اور ایسا یاد کرا دیں گے کہ اس کا کوئی حصہ بھولنے نہ پاؤ گے۔ بجز ان آیت کے کہ جن کا بالکل بھلا دینا ہی مقصود ہوگا کہ وہ بھی ایک قسم کی ہے۔

حدیث میں ہے کہ نبیؐ غسل واجب تھا اور وہ بھول گئے اور مسجد میں آ کر جا نماز پر کھڑے ہوگئے، $* یاد آیا اور واپس جا کر غسل کیا، $ آ کر نماز پڑھائی۔ کیا یہ ممکن ہے؟ اگر ہے، تو نہ معلوم کیا کیا بھولے ہوں گے، یہاں تک کہ وحی کو بھی بھول گئے ہوں گے، اگر * یاد نہ آتا تو نماز سی حا ت میں پڑھا دی جاتی، ایسا بھی ہو سکتا ہوگا کہ * یاد نہ آیا اور نماز پڑھا دی اور اللہ نے وحی کے ذریعہ قرآن نازل کیا اور پھر بعد میں اس کا کچھ حصہ بھلا دیا، اگر اللہ کو بھلانا مقصود تھا، تو نازل ہی کیوں کیا تھا؟ اور اسی طرح نہ معلوم کتنا قرآن بھلا دیا۔ کیا یہ ممکن ہے؟ ہرگز نہیں! نہ تو نبیؐ یہ بھولے کہ میں جنبی ہوں۔ وہ تو مباشرت کے بعد غسل سے فارغ ہو جاتے تھے۔ پھر غسل واجب ہوتے ہوئے مسجد میں آ کر جا نماز پر کیسے کھڑے ہو جاتے؟ اس طرح جا نماز پر کھڑا کرنا نبیؐ کی کردار کشی ہے۔ اور نہ ہی اللہ نے نازل شدہ قرآن کو بھلایا۔ اللہ نے اتنا ہی قرآن نازل کیا جتنا ضروری تھا اور اس کو پکا یاد کرایا۔ نبیؐ نازل شدہ قرآن کو کبھی نہیں بھولے۔ نہ بھلانا ہی اللہ کو مطلوب تھا۔ ذیل میں سورۃ اعلیٰ کی آیت ۶ اور ۷ کا مفہوم لکھا جا رہا ہے:-

سورۃ اعلیٰ (۸۷) آیت ۶:- ہم تم کو ابھی پڑھا N گے پھر تم نہ بھولو گے۔

سورۃ اعلیٰ (۸۷) آیت ۷:- یقیناً جو چاہا اللہ نے اور اللہ نے یہی چاہا ہے کہ آپ ہرگز نہ بھولیں گے، ایسا پکا یاد ہو جائے گا۔ بے شک وہ جانتا ہے ہر کھلے اور چھپے کو۔

نوٹ:- رائج الوقت ترجمہ میں یہی ملتا ہے کہ آپ نہیں بھولیں گے 1 جو اللہ بھلانا چاہے۔ تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر اللہ کو بھلانا ہی مقصود ہوتا، تو نازل کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ وحی نازل کرتا جو یاد رہنا تھا، اور اللہ عبث کام کرتا نہیں۔ اس لئے اللہ نے جو نازل کیا یاد رہا۔ اللہ یہی چاہتا ہے۔ اس آیت میں اللہ نے یہ کہا ہے کہ آپؐ کو قرآن کی جو تعلیم دی جا رہی ہے، وہ آپؐ کو ایسے یاد ہو جائے گی کہ آپ ہرگز نہ بھولیں گے۔

یہ ہے حقیقت اور میرا قرآن والا رسول ﷺ، جس کی مجھے تلاش ہے۔ وہ ایسا ہی ہے۔ 1 میرے سامنے دوسرا رسولؐ آگیا ہے۔ جو قرآن والے سے مختلف ہے۔ مجھے مختلف کی ضرورت نہیں۔ مجھے جو تلاش ہے وہ مجھے مل گیا ہے۔ جو قرآن کا رسول ہے، جس کو اللہ نے مبعوث کیا اور جس نے قرآن کی پیروی صد فیصد کی، اور وہ ہے محمد ﷺ۔

حاصل

اس چھوٹی کتاب کا نام تلاش رسولؐ رکھا گیا ہے۔ اس عنوان کو سن کر ہر آدمی چونکے گا اور اس کو عجیب سا لگے گا۔ کیونکہ ہر آدمی جانتا ہے کہ رسول ﷺ جانے پہچانے ہیں اپنے تو اپنے، غیر بھی نبی عربی کو نبی آخر الزماں کی نبی کو جانتے ہیں، پھر تلاش کیسی؟ اس لئے تلاش کرنے والا شاید راہ سے بھٹک گیا ہے۔ ہم حقیقت یہ ہے کہ میرے اوپر ایک عجیب سی حالت طاری ہے۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ # میں نے قرآن کے علاوہ دوسری کتابوں کا مطالعہ کیا (جیسا کے عام رواج ہے) تو مجھے ایک عجیب سی الجھن ہوگئی، اس لئے جو متن ان کتابوں میں پڑھنے کو ملا اس کو پڑھنے کے بعد میں مطمئن نہ ہو سکا۔ کیونکہ ان کتابوں میں درج مسائل اور نبیؐ کا عمل جو قرآن سے ظاہر ہے، میں تضاد ملا۔ کبھی کچھ فرماتے تو کبھی کچھ فرماتے۔ کبھی حضورؐ کو کچھ عمل کرتے ہوئے لکھا، تو دوسری جگہ اس کے خلاف عمل کرتے ہوئے لکھا ہے۔ ایسے مواد کو پڑھنے کے بعد نبیؐ کا مرتبہ و مقام ہماری نظر میں مشکوک ہو جاتا ہے، تو اسلام کے مخالف یا غیر جانبدار کی نظر میں اسلام اور محمد ﷺ کی وقعت کیا رہ جائے گی؟ ہمارے پاس ایک مستند ماخذ اور ہے جو قرآن کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ جس کو اللہ نے محمد ﷺ پر نازل کیا ہے۔ لیکن قرآن کے پڑھنے پر عالموں نے کچھ پابندیاں لگا رکھی ہیں، کہ یہ بہت مشکل ہے، اس کو سمجھنا ہر آدمی کیلئے آسان نہیں، اس کو پڑھنے کے بعد آدمی گمراہ ہو سکتا ہے، اور اس میں جو باتیں درج ہیں، وہ ادھوری ہیں، ان کو حدیث و تفسیر اور اجماع سے سمجھنا پڑتا ہے، اور بغیر وضو کے اس کو مت چھونا وغیرہ وغیرہ۔ اس لئے ہر

آدمی قرآن نہیں پڑھتا اور اگر کوئی پڑھتا بھی ہے تو عربی عبارت پڑھتا ہے۔ جب آدمی کا آخری وقت ہوتا ہے تو اس کی موت کو آسان کرنے کے لئے سورۃ یٰسین کا ورد کرلیا جاتا ہے۔ ترجمہ سے پڑھنے یا جاننے سے کوئی مطلب نہیں۔ جانتے ہیں کہ عربوں کے علاوہ دوسرے مسلمانوں کی زبان عربی نہیں ہے۔ بہت کم آدمی عربی جانتے ہیں اس لئے صرف عربی عبارت پڑھنے سے یہ علم نہیں ہوتا کہ قرآن میں کیا ہے؟ پس عالموں نے یہ بتا رکھا ہے کہ اس کی تلاوت کرو اس کے ایک حرف کے بدلے میں دس نیکیاں ملیں گی۔ الٓمٓ ایک حرف نہیں ہے، بلکہ تین ہیں۔ اس کے پڑھنے سے تیس نیکیاں لکھی گئیں ہیں۔ تو مسلم قوم نے نیکیوں کا انبار لگانے کے لئے اس کی تلاوت شروع کر رکھی ہے، اور ماہ رمضان میں تو ایک آدمی پانچ پانچ بار قرآن پڑھتا ہے۔ اتنے پر بھی اسے پتا نہیں چلتا کہ قرآن میں کیا ہے؟ اگر وہ کسی آیت کا مطلب کسی عالم سے معلوم کرتا ہے تو اس آیت کا وہی مطلب بتایا جاتا ہے جو پہلے سے احادیث اور اجماع کے ذریعہ لکھا گیا ہے۔ کیونکہ مشہور ہے کہ قرآن کو براہ راست سمجھنا مشکل ہے۔ حدیث، شان نزول اور اجماع سے سمجھنا پڑتا ہے۔ قرآن پر دوسری چیزیں احادیث، شان نزول، اجماع وغیرہ قاضی ہیں۔ گویا قرآن کو مہجور بنا رکھا ہے، جس کی شکایت سورۃ فرقان کی آیت ۲۵-۳۰ میں درج ہے، وہ یہ کہ ''اور رسول کہے گا کہ اے میرے رب! بے شک میری امت نے قرآن کو چھوڑ رکھا تھا مہجور بنا رکھا تھا''

جن کتابوں کو قوم پڑھتی ہے اور میں نے بھی پڑھا، ان میں رسولؐ سے ایسے ایسے کام سرزد ہوتے لکھ رکھے ہیں، جن کو پڑھ کر آدمی حیران ہو جاتا ہے اور سوچتا ہے کہ کیا یہ کام ایک نبی انجام دے سکتا ہے؟ مگر قوم کی سوچ اور زبان پر پابندی لگا رکھی ہے کہ خبردار اگر کوئی سوال کرو گے تو گمراہ ہو جاؤ گے۔ بس جو کچھ لکھا گیا ہے اس کو آمنا صدقنا کرو۔ پہلے کے لوگ جنہوں نے یہ لکھا ہے، وہ جاہل نہیں تھے، انہوں نے پوری تحقیق کے ساتھ یہ لکھا ہے۔ اس لئے قوم خاموش رہتی ہے۔ اگر کوئی اس کی مخالفت بھی کرتا ہے تو اس کی خیر نہیں۔ میں بھی ان پریشانیوں سے دوچار ہوا، اور ہو رہا ہوں۔ مگر ہمت کر کے میں نے عربی زبان پڑھ کر قرآن کو پڑھا اور سمجھا۔ قرآن پڑھنے پر مجھے ایسا لگا کہ میرا قرآن والا رسولؐ کہیں گم ہو گیا ہے۔ اور رائج تفسیر، حدیث، سیرت، فقہ، اجماع، اور تاریخ کا جو رسولؐ سامنے آتا ہے، وہ قرآن کے رسولؐ سے مختلف نظر آتا ہے۔ اس پریشانی کے بعد ہی میں نے رسولؐ کی تلاش شروع کی۔ اور اللہ کا شکر ہے کہ اب مجھے میرا مدنی، مکی قرآن والا رسول محمد ﷺ مل گیا، جس کو میں نے زیرِ نظر کتاب میں پیش کیا ہے۔ قارئین پڑھیں گے اور میری تائید کریں

گے، وہ قارئین، جو عقل والے ہیں۔

قرآن میں رسولؐ کے لئے حکم ہے کہ جو کچھ تم پر نازل کیا جا رہا ہے اس پر خود عمل کرو اور دوسرے کو پہنچا دو، اگر نہ پہنچایا تو رسالت کا حق ادا نہیں کیا۔ رسولؐ کی زبانی کہلایا گیا ہے کہ کہہ دو کہ میں اس کی پیروی کرتا ہوں جو مجھ پر وحی کے ذریعہ نازل کیا جاتا ہے۔

کیا نازل کیا جاتا ہے؟

جواب ہے ''...''

اگر اس قرآن کے خلاف کوئی بات رسولؐ کہتے تو اللہ کی طرف سے اس کی سزا قرآن میں درج ہے کہ اللہ رسولؐ کی رگ گردن کاٹ دیتے۔ اس لئے رسولؐ نے کبھی کوئی قرآن کے مخالف بات نہیں بتائی، اور نہ ہی کوئی قرآن کے خلاف عمل کیا۔ قرآن میں جو بھی احکامات درج ہیں محمد ﷺ نے اس کے مطابق ہی عمل کیا۔ ان کے خلاف نہیں۔ مگر آج ہمارے سامنے تفسیر، سیرت، فقہ، اور روایت کی سبھی کتابوں میں قرآن سے مختلف عمل ثابت ہو رہے ہیں۔ مثلاً نماز، زکوٰۃ، حج، سزا وغیرہ۔ یہاں تک کہ دیگر معاملات قرآن سے مختلف ہیں، جن پر غیر اعتراض کرتے ہیں اور جن کی پابندی قوم سے یہ کہہ کر کرائی جا رہی ہے کہ نبیؐ نے اس طرح ہی فرمایا ہے۔ فلاں فلاں راوی اور صحابہ اس کے گواہ ہیں۔ مگر یہ عقل میں آنے والا نہیں ہے۔ قرآن میں معجزات کا انکار کیا گیا ہے۔ اللہ نے فرمایا ہے کہ دور محمد ﷺ معجزوں سے خالی ہے، اس لئے کہ پچھلی قوموں نے پہلے نبیوں کے معجزوں کا انکار کیا تھا۔ معجزوں کے انکار کے بارے میں خود محمد ﷺ نے فرمایا ہے:-

بخاری، جلد اول، کتاب التفسیر، صفحہ ۹۸۷، حدیث ۲۰۹۰:- حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ کوئی نبی ایسا نہیں، مگر جتنے لوگ اس پر ایمان لائے ان کے مطابق ہی اسے معجزے دئے گئے اور جو چیز (بطور معجزہ) مجھے دی گئی، وہ وحی (قرآن کریم) ہے، جو اللہ تعالیٰ نے میری طرف نازل فرمایا۔ پس مجھے امید ہے کہ قیامت کے روز میرے پیروکار ... سے زیادہ ہوں گے۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ محمد ﷺ سے پہلے اس دنیا میں جادو، سحر اور کرامات دکھانے کا رواج تھا، جو چالاک آدمی تھے وہ اس طرح کے کرشمے دکھا کر عوام کو گمراہ کرتے تھے، تو ان کے جواب میں اللہ نے اپنے نبیوں کے ذریعہ معجزے دکھا کر ان چالاک آدمیوں کا اثر ختم کیا، حالانکہ کچھ نہ کچھ اثر اب بھی باقی ہے، مگر بہت حد تک اثر ختم ہے۔ اور اس وقت تک یہ معجزے نبیوں کو دئے، جب تک عوام کا ذہن ان کراماتوں کے خلاف نہ ہو

H ۔اور یہ ذہن سازی اس لئے کی کہ اللہ کا منشاء یہ تھا کہ ای دن وہ آئے کہ . # عوام بغیر معجزے کے کتاب کی حقیقت کو تسلیم کرتے ہوئے دین کو قبول کرلیں اور اللہ اپنا دین بھی مکمل کردے اور جس نبی پر دین مکمل ہو، وہی نبی آ ی ہو کیوè ت کا سلسلہ بھی ختم کر تھا۔اس لئے محمد ﷺ کو بغیر معجزے کے د* کے سامنے صرف قرآن دn پیش کیا اور د* نے قرآن میں درج نور بصیرت کو حق مان کر اسلام کو تسلیم کیا۔

کرامات کے سلسلے میں ای فرمان مولا محمد الیاس مرحوم کا بھی ہے، جو کہ ''حضرت مولا محمد الیاسؒ اور ان کی دینی دعوت* می کتاب میں، جس کے مصنف مولا سید ابوالحسن وی ہیں، درج ہے۔جس میں مولا الیاسؒ فرماتے ہیں کہ ''ہماری یہ تحری کراماتوں سے نہ چلے''۔ای صا # کے استفسار پر ای رفیق نے اس کی مصلحت بتاتے ہوئے عرض کیا'' کہ لوگوں کو ہر زمانے میں اس کو ` نے کی ہمت ہو اور اس میں . وجہد کریں۔اگ معجزوں سے چلے گی تو ای ذات اور ای دور کی خصوصیت سمجھ لیں گے''۔

یہ ہے وہ حقیقت معجزہ نہ دینے کی۔اگ محمد ﷺ کو بھی معجزے دئے جاتے تو وہ بھی آ ی نبی نہ ہوتے بلکہ ان کے بعد بھی کوئی ایسا نبی آ جو بغیر معجزے کے صرف کتاب میں درج بصیرت کی بناء پر دین پیش کر اور لوگ قبول کرتے۔ یہ بھی ای دلیل ہے آ ی نبی ہونے کی کہ آ ی نبیؐ پر معجزے نہیں * رے گئے، بلکہ صرف ''قرآن'' معجزہ کے روپ میں * H ہے۔اس قرآن کے علاوہ نبیؐ کا اور کوئی معجزہ نہیں ہے۔1 ہمارے علماء نے نبیؐ کے ذریعہ اتنے معجزے دکھائے ہیں کہ جن کا شمار نہیں۔ . # کہ قرآن معجزہ سے انکار کررہا ہے۔اور قوم نے بھی * . ر یہ کہا ہے کہ یہ کیسا نبیؐ ہے کہ اس پر کوئی معجزہ نہیں ا۔اگ معجزہ ہ اور نبیؐ نے معجزہ دکھا ہ تو ضرور نبیؐ ان کے اس اعتراض پر کہ 'یہ نبی کوئی معجزہ نہیں دکھا' کے جواب میں نبیؐ فوراً کہتے کہ تم جھوٹ بول رہے ہو۔کیا میں نے چا کے دو ٹکڑے نہیں کئے؟ جو . نے دیکھے، کیا فلاں فلاں جگہ * پانی کے چشمے نہیں بہا دئے * فلاں وقت پر تھوڑے کھانے کو ایسا کر * کہ بہت آدمیوں نے کھا اور $ بھی بچ H؟ اور کیا کنکریوں نے میری شہادت نہیں دی؟ کیا مسجد t ی میں کھجور کا تنا رونے نہیں لگا؟ وغیرہ وغیرہ۔ اتنے معجزے دکھانے کے بعد بھی ہر اعتراض پر قرآن والا نبیؐ جس کی مجھے تلاش ہے، خاموش Ã ہے اور کہتا ہے کہ میرا کام معجزہ دکھا نہیں ہے۔میں تو اس نور بصیرت پر عمل کر ہوں، جو مجھ پر وحی کے ذریعہ زل ہو رہا ہے، اور بتا ہوں کہ یہ قرآن . سے . معجزہ ہے۔اگ محمدؐ پر بھی معجزے ہوتے تو یہ آ ی نبی نہیں ہوتے اس لئے کہ ابھی عوام کو معجزوں کی ضرورت تھی، جس سے ان کا ذہن ایسا بن جائے، جس سے لوگ بغیر معجزے

کے اللہ کا دین عقل کی بنا پر قبول کرلیں۔چوè عوام کا ذہن پہلے بن چکا تھا، اور محمد ﷺ آ ی نبی ہیں، اس لئے دورِ محمد ﷺ معجزوں سے خالی ہے۔ان کا یہی ای بہت . معجزہ ہے کہ بغیر کسی کرشمے کے، معجزے کے، لوگ جوق در جوق دین اسلام میں داخل ہوتے رہے، اور جو معجزوں کا مطالبہ کرتے تھے، ان میں سے * دہ جہنم رسید ہوئے۔قرآن سے . $ ہ ہے کہ غیب صرف اور صرف اللہ جا { ہے، اور کوئی نہیں۔جس کی تصدیق قرآن میں درج ہے، نبیؐ نے کہا کہ میں تو غیب نہیں جا { میں تو قرآن اور اپنا عمل و اخلاق پیش کر ہوں۔اگ میں غیب جا { تو . بھلائی اکٹھی کر 8 اور مجھے کوئی تکلیف نہیں ہوتی، مجھے صرف وہ علم غیب ہے، جو اللہ نے وحی کے ذریعہ زل کرکے بتا ہے، یعنی قرآن میں درج واقعات، اس کے علاوہ اور کچھ نہیں۔اس قرآن پر جوں کا توں عمل کرنے والا حقیقی نبیؐ ہے جس کو میں تلاش کررہا ہوں۔1 قرآن کے علاوہ جو نبیؐ سامنے آ ہے اس کے ذریعہ غیب ہی غیب بتا جا ہے، اس لئے قرآن کے خلاف غیب بتانے والا سچا نبی نہیں ہوسکتا، سچا نبی قرآن کے مطابق عمل کرنے والا ہے، جو مجھے مل H ہے۔قرآن نے جو * پابند * یں عا کیں، نبیؐ نے ان پر پورا عمل کیا۔اور ان لوگوں نے بھی جو اس پر ایمان لائے۔قرآن میں یہ بھی درج ہے کہ کتنی بی * یں ای ساتھ نکاح میں رہ سکتی ہیں، اور کن حالات میں؟ تو قرآن والے نبی محمد ﷺ نے اس حکم کی * پابندی کی۔1 ان کے لئے لکھا ملتا ہے کہ انہوں نے آٹھ (۸) H رہ (۱۱)، تیرہ (۱۳)، اور تیئیس (۲۳) شا * یں کیں، جو غلط ہے۔اس طرح سے جس نے خلاف ورزی کی وہ میرا نبی نہیں ہوسکتا، میرا نبیؐ اُسی قرآن کا پابند تھا، جس قرآن کی وہ پیروی کر تھا۔قرآن کی سورۃ ا اب کی آ $ ۵۲ پیش ہے:-

''اے رسولؐ! ان کے علاوہ اور عورتیں تم کو جا 'نہیں اور نہ یہ کہ تم ان کو چھوڑ کر اور بی * یں کرلو خواہ ان کا حسن تمہیں کیسا ہی اچھا لگے اور خصوصاً اب تمہارے لئے اس کے بعد 'ماملکت' بھی حلال نہیں کہ ان سے نکاح کرو، (کیوè * پابندی . پر ہی ہے اس وقت جو بی * یں ہیں وہی رہنی ہیں) اور اللہ ہر چیز پر نگاہ ر r ہے۔

یہ آ $ ۵ ہجری میں * زل ہو چکی، اس لئے اس حکم کے بعد نبیؐ کوئی نکاح نہیں کر h تھے، 1 ہمارے یہاں لکھا ملتا ہے کہ نبیؐ نے ۷ ہجری، ۸ ہجری میں نکاح کئے۔کیا یہ ممکن ہے؟ اسی طرح ہجرت کرکے آنے والی عورتیں جو 'ماملکت' (ایمان والی) ہیں، ان سے اگ نکاح کر ہے تو ان کا ا n اء کر ہے یعنی ای حیض سے ان کے رحم کی جانچ کرنی ہے، اگ حیض آ ہے تو ان سے نکاح ہوسکتا ہے اور اگ حیض نہیں آ تو نکاح نہیں ہوسکتا، کیوè وہ عورت حاملہ ہے، اور قرآن سے . $ ہے کہ حاملہ سے نکاح اس وقت ہوسکتا ہے، . #

بچہ پیدا ہو جائے۔ یہ حاملہ کی عدت ہے، عدت کے دوران نکاح جا َنہیں، اس لئے اس کی* پابندی ضروری ہے، اور نبیؐ نے* پابندی کی، 1لکھا ملتا ہے کہ نبیؐ نے بغیرا n اء کے نکاح کیا جو نہیں ہو* تھا۔ اس لئے نبیؐ نے ایسی عورت سے نکاح نہیں کیا۔ لیکن لکھ رکھا ہے، جو غلط ہے، اور نبیؐ کی کردار کشی ہے۔ قرآن میں درج ہے کہ جنگی قیدیوں کو قتل نہیں کیا جائے گا اور نہ ہی غلام، قیدی بنا یا جائے گا، بلکہ معاہدہ امن ہونے کے بعد ان کو رہا کیا جائے گا، فدیہ لے کر رقم نہ ہونے کی صورت میں رحم کے ساتھ رہا کر* ہے۔ آ$ پیش ہے:-

سورۃ محمد (۴۷) آ$ ۴:- . # کافروں سے تمہارا مقابلہ ہو تو اَ د 3 ماڑ* ، یعنی کاٹنا قتل کر دینا ہے (کیوè .B میں تو قتال ہو* ہی ہے دونوں فریق ا یـ دوسرے کو قتل کرتے ہی ہیں) یہاں -- کہ وہ مغلوب ہو جا N ، مخالفانہ کارروائیاں کرنے کی طاقت ختم ہو جائے، وہ ایسی حا - میں ہو جا N کہ وہ اپنے ہتھیار ڈال دیں، تو ان کو اَ فتار کر لو۔ (امن ہونے کی حا - میں ان قیدیوں کو اپنے قیدیوں کے+ لے میں چھوڑ دو* یا فدیہ لے کر چھوڑ دو اور اَ کسی پا رقم نہیں ہے تو رحم کر کے چھوڑ دو۔ ہر حال میں قیدیوں کو رہائی ملنی ہے۔ اور اَ اللہ چاہتا تو آپ ہی+ لہ8 ۔1 یہ آپس میں .B اس لئے ہوتی ہے کہ ا یـ دوسرے سے جانچے جاؤ کہ کون مومن ہے اور کون منافق؟ اور جو اللہ کی راہ میں .B کرتے ہوئے مارے جا N گے، اللہ ہرا َ ان کے اعمال ضائع نہیں کرے گا۔

قرآن کی آ$ ہم نے پڑھ لی، جو محمد ﷺ پا* زل ہوئی تھی، اس لئے محمد ﷺ نے اس آ$ پا عمل کیا۔ اس حکم کے تحت کنیز، غلام بنا* قرآن کے خلاف ہے، اس لئے محمد ﷺ نے قرآن کے خلاف کام نہیں کیا، ان کو رہا کیا۔ لیکن لٹرZ میں واضح لکھا ملتا ہے کہ محمد ﷺ نے جنگی قیدیوں کو مال غنیمت سمجھ کر مجاہدین میں تقسیم کر* یا اور ان عورتوں سے بغیر نکاح کے مباشرت بھی کی، ان سے اولاد بھی پیدا ہوئی۔

اور جو یہ حکم ہے کہ نہ ہی جنگی قیدیوں کو قتل کیا جائے گا، نہ ہی دشمن کی* دی کو لو* جائے گا، نہ زبر دستی کسی کو مسلمان بنا یا جائے گا، دشمن کے مغلوب ہونے کے بعد u33333_ ê کا* وَ کیا جائے گا (جیسا سلوک مکّہ والوں کے ساتھ کیا تھا)، اس حکم کے صریح خلاف لکھا ملتا ہے کہ جنگی قیدیوں کو قتل کیا H یا، کیا نبی ﷺ خلاف قرآن کام کر h ہیں؟ ہرا َ نہیں۔

صلوٰۃ، زکوٰۃ کا جو طر i قرآن میں درج ہے، قرآن والے نبیؐ نے اس پا عمل کیا اور بنا یا، لیکن آج جو طر i رائج ہے وہ قرآن کے خلاف ہے، اس لئے یہ قرآن کے خلاف طر i رائج کرنے والا نبی نہیں ہو

سکتا* یا جیسے ز* کی سزا قرآن میں کچھ ہے، ä³Ã³Ú ä³³x³¾Ú'1 کی سزا دوسری ہے، جس میں تضاد ہے۔ اس لئے قرآن والا نبیؐ خلاف قرآن کوئی سزا مقرر نہیں کر سکتا تھا۔ قرآن میں حکم ہے کہ جو حلال و حرام اللہ نے مقرر کر* یا ہے، وہی در - ہے، اس کے خلاف غلط ہے۔1 ہم کو یہ بتا یا H ہے کہ نبیؐ نے یہ مقرر کیا ہے، . # کہ یہ مقرر کیا ہوا قرآن کے خلاف ہے۔ کہاں -- لکھا جائے، ہر معاملہ میں ہمارے سامنے نبیؐ کے دو کردار سامنے آ رہے ہیں، ا یـ قرآن والا اور دوسرا ä³ÃÚ ä³x³¾Ú والا، اور دونوں میں بہت تضاد ہے۔ اور تضاد در - نہیں۔ اس لئے نبیؐ نے مختلف کردار پیش نہیں کیا، جو قرآن میں ہے وہی محمد ﷺ کا عمل تھا۔ جس کے* رے میں قرآن اور حد$ کی شہادت درج کر دی گئی ہے، اس لئے جو قرآن ہے وہی L ہے۔ اور جو L ہے وہی قرآن ہے، ان دونوں میں ذرّہ ا. بھی فرق نہیں ہے۔ جو حقیقت ہے، اس حقیقت پا ہمارا ایمان ہو* چاہئے، $ ہی ہم مسلم ہیں ورنہ مشرک، اس وقت ہم مومن نہیں ہیں۔ اَ مومن ہوتے تو غا ۔ ہوتے۔ جیسا اللہ نے فر یا ہے:-

سورۃ آل عمران (۳) آ$ ۱۳۹:- اور نہ تم سستی کیا کرو اور نہ غم زدہ ہوا کرو، تم ہی غا ۔ رہو گے اَ تم ہمارے ہر حکم کو مان کر مومن ہو جاتے ہو۔

اللہ نے مسلمانوں کو غا ۔ رہنے کو کہا ہے1 آج ہم کہیں غا ۔ نہیں، بلکہ مغلوب ہیں۔ ہماری کوئی عزت نہیں، تو کیا اللہ کا وعدہ جھو* ہو سکتا ہے؟ ہرا َ نہیں۔ اللہ نے غا ۔ ہونے کی شرط رکھی ہے "اور اَ تم مومن ہو"۔ گو* یا مغلوب ہونے کی وجہ مومن نہ ہو* ہے۔ اس لئے ہم کو مومن C ہے، اور مومن قرآن پا عمل کرنے سے ہو* ہے۔ محمد ﷺ یعنی قرآن والے نبی نے جن K نوں کو مومن بنا یا تھا، . # -- وہ مومن رہے، غا ۔ رہے۔1 بعد کو ان کے سامنے نبیؐ کا دوسرا کردار آH یا، جو دھوکہ تھا۔ یعنی وہ کردار قرآن کا نہ رہا۔ . # اس پا عمل شروع کیا، یہ کہہ کر کہ یہی محمد ﷺ نے بتا یا ہے، تو مغلوب ہو گئے۔ قوم کو دھوکہ د* یا H یا۔ آج بھی ہم دھوکے میں ہیں۔ اس دھوکے کو جلد از جلد دور کیا جائے، $ ہی خیر ہے۔ محمد ﷺ آ ی نبی ہیں، ان کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا* ہم قرآن کی بہت سی* یت سے یہ ظاہر ہو رہا ہے، (جو کچھ میں نے بھی لکھ دیں ہیں) کہ نبی کا وجود ہر زمانہ میں ہو** .$ ہے، جو قرآن کی* یت سے ظاہر ہے۔ محمد ﷺ کا تو انتقال ہو H یا۔ وہ اس وقت ہمارے سامنے موجود نہیں ہیں، پھر امت کس سے رہنمائی حاصل کرے؟ . # کہ اللہ نے کہا ہے کہ "جاؤ منتقل ہو جاؤ اور تمہارے* پاس . # میری طرف سے کوئی ہدا$ آئے، تو اس پا عمل کر*"۔

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ Kا ن کے لئے اللہ کی ہدا$ کا* ضروری ہے۔اور اللہ کی ہدا$ نبی کے ذریعہ ہی آتی ہے۔لیکن محمدؐ آ ٓ ی نبی ہیں، ان کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور ۔# کوئی نبی نہیں آئے گا تو اللہ کی ہدا$ بھی نہیں آئے گی۔جو ہدا$ نبیؐ آ ٓ ی ,پ آگئی وہی آ ٓ ی ہدا$ ہے۔قرآن کی *یت اس کتاب میں درج ہیں، جن سے ثابت ہوتا ہے کہ قیامت -- ہر آدمی کے سامنے رسول ہو* ضروری ہے، اس *۔رے میں حد$ بھی پیش ہے، 5حظہ ہو:-

بخاری، جلد اول، کتاب الزکوٰۃ، صفحہ ۵۳۶حد$ ۱۳۲۳:-محل بن خلیفہ طائی روا$ کرتے ہیں کہ میں نے عدی بن حاتم کو کہتے سنا کہ میں رسول اللہ ﷺV کے *پس تھا کہ دو شخص آئے، ا- تو فقر و فاقہ کا شکار تھا، اور دوسرا رہزنی اور راستہ کے غیر محفوظ ہونے ,* لاں تھا، اس ,پ رسول اللہ ﷺV نے فر*یا، کہ جہاں -- رہزنی کا تعلق ہے، چند دنوں کے بعد تم ,پ وہ دور آئے گا، ۔# مکہ کی طرف قافلہ کسی نگرانی کے بغیر روانہ ہوگا، رہا فقر وفاقہ تو قیامت اس وقت -- نہیں آئے گی کہ تم میں کوئی شخص صدقہ لے کر اِدھر اُدھر پھرے، اور کوئی e والا نہیں ہو۔ پھر تم میں سے کوئی شخص اللہ کے سامنے اس طرح کھڑا ہوگا کہ اِس کے اور اُس کے درمیان کوئی حجاب نہ ہوگا، اور نہ کوئی ,- جمان ہوگا۔ پھر اس سے اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ کیا میں نے تمہیں مال نہیں *یا تھا؟ وہ کہے گا کہ ہاں۔$ اللہ فرمائے گا کہ کیا میں نے تمہارے *پس رسول نہیں بھیجا تھا؟ بولے گا ضرور۔(میرے *پس اس وقت کون رسول ہے بتاؤ۔ # قرآن اور حد$ سے ہر آدمی کے سامنے رسول ہو* چاہئے جس کا سوال ہو گا) پھر وہ اپنی دا N جا$ دیکھے گا، صرف آگ Ã آئے گی اور*۔ N جا$ بھی آگ دکھائی دے گی۔ بناء ,۔یں تم میں سے ہر شخص آگ سے بچنے کی کوشش کرے، خواہ ا- کھجور کے ذریعہ سے، یہ بھی نہیں تو کم از کم *۔تیں ہی اچھی کر لے۔

حد$ میں لفظ ہے ''تم میں سے کوئی شخص'' اَ/ اس سے مراد صرف وہی Kا ن مراد ہیں جو نبیؐ کے سامنے موجود تھے، تو*۔ت نہیں بنے گی۔کیوè نبی محمد ﷺV صرف ان لوگوں -- ہی محدود ہو جاتے ہیں، جو اس وقت موجود تھے، ۔# کہ محمد ﷺV قیامت -- آنے والے ہر Kا ن کے لئے نبی ہیں۔اس لئے یہ خطاب عام ہے اور ہر اس Kا ن سے خطاب ہے، جو قیامت -- آئے گا جیسا کہ *یت قرآنی سے بھی ثابت ہے۔کوئی بشر تو اب رسول ہو نہیں سکتا، کیوè t ت ,پ مہر لگ گئی، محمد ﷺV آ ٓ ی نبی ہیں۔اس لئے *یت قرآنی اور حد$ سے یہ حقیقت سامنے آئی کہ امّت کے سامنے قیامت -- قرآن کی شکل میں رسول موجود رہے گا، جس سے

روشنی ملتی رہے گی، اس کو، جو روشنی چاہے گا۔

اور یہ نور، محمد ﷺV کے ذریعہ ہی ہم کو 5 ہے، اور اس قرآن کے مطابق محمد ﷺV کا عمل بھی ظاہر ہے کہ اس کے خلاف نہیں۔اس لئے جو بھی قرآن ,پ عمل کرے گا، گو*یا اس نے رسولؐ کی L ,پ عمل کیا، اس کے سامنے یہی رسول ہے۔اس لئے میری تلاش مکمل ہوگئی، مجھے محمد ﷺV کے ساتھ ساتھ ا- ایسا رسول بھی ملH یا، جو قرآن کی شکل میں میرے سامنے موجود ہے، اور قیامت -- ہر آدمی کے سامنے موجود رہے گا۔جس رسول کو محمد ﷺV نے اللہ سے لے کر امت کو *یا ہے، یعنی قرآن۔

یہ ہے حقیقت! اس حقیقت کے خلاف عمل کرنے والا جو بھی آکر یہ کہے گا کہ حقیقت ''äÃÚ ä³x³‰Ú'' ہے، وہ جھو*ٹ ہوگا۔ہاں احاد$ میں کچھ حقیقت بھی ہوتی، تو اس کو ہم* Gی گواہ کے طور ,پ لے h ہیں۔ لیکن وہ قرآن ,پ قاضی نہیں ہے۔بس اللہ سے دعا ہے کہ اللہ ہم کو قرآن کا فہم » کرے اور اس ,پ عمل کرنے والا ذہن d- ے۔

تقبل۔

†n í ö]^e kÛi

سکندر احمد کمال
نگلہ پٹواری ,۔ ولی روڈ،
علیگڑھ، ۲۰۲۰۰۲
مو*ئل:09319593020